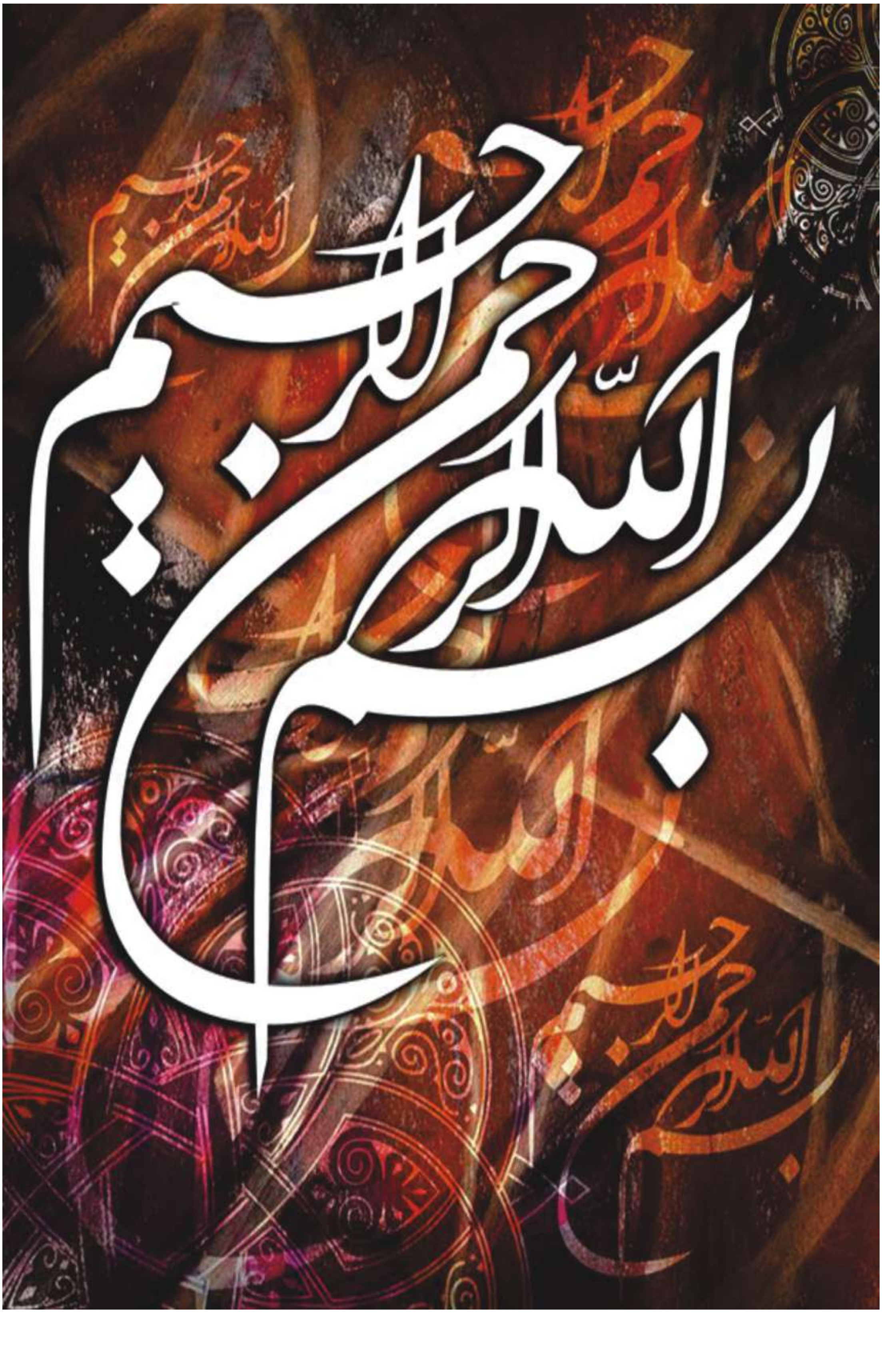
بسم الله الرحمن الرحيم

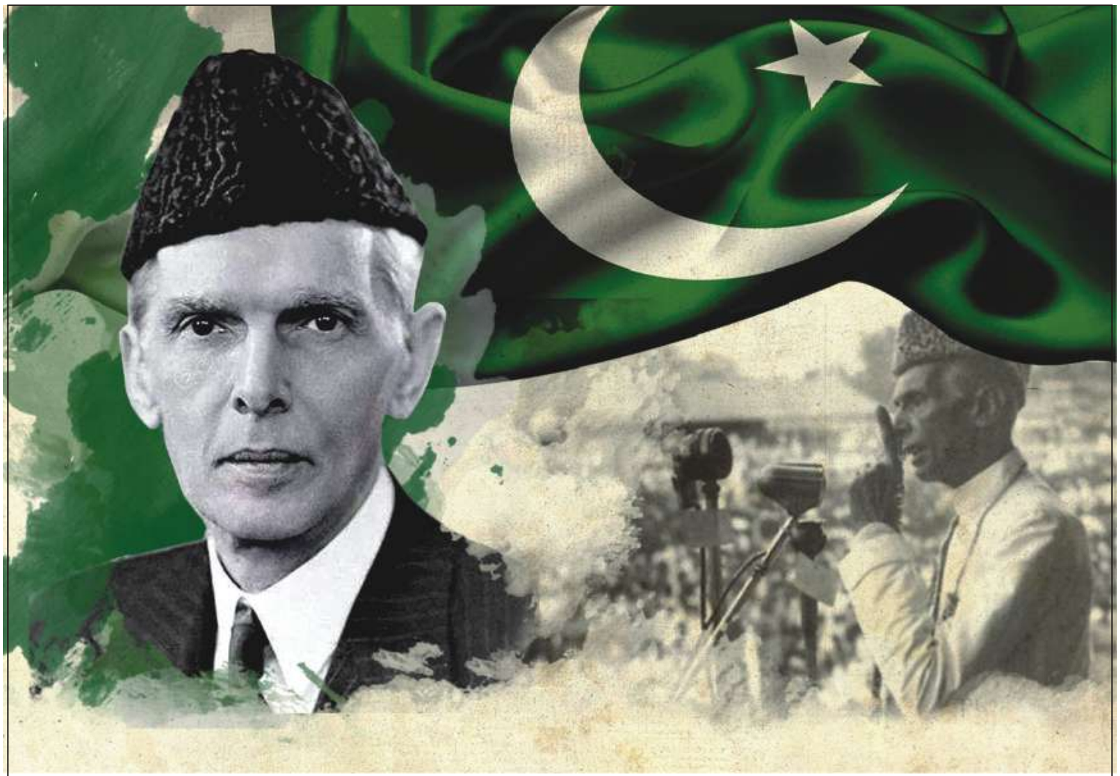

قائد کا فرمان

میں آپ کو مصروف عمل ہونے کی تاکید کرتا ہوں' کام کام اور بس کام ۔سکون کی خاطر، صبر و برداشت اور انکساری کے ساتھ اپنی قوم کی سچی خدمت کرتے جائیں۔

(آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹ کانفرنس جالندھر 15 نومبر 1942ء)

عروج

2022ء

مجلس ادارت

سرپرست اعلیٰ : پروفیسر دُرشہوار ترمذی (پرنسپل)

معاونِ خصوصی : مسز روبینہ شہزاد (وائس پرنسپل)

مدیرِ اعلیٰ : ڈاکٹر صغریٰ رانا (ایسوسی ایٹ پروفیسر اردو)

مدیرانِ معاون : اساتذہ شعبہ اردو

طالبات : سائبان اسلم، طاہرہ مصطفیٰ (بی ایس اردو)

گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین

دبئی محل روڈ بہاول پور

نام مجلّہ	:	عروج
منتظم و نگرانِ اعلیٰ	:	پروفیسر مسز درِ شہوار ترمذی (پرنسپل)
ٹائٹل آرٹسٹ	:	ایسوسی ایٹ پروفیسر شفق السحر
تاریخ	:	2022ء
مطبع	:	اسماعیل پرنٹنگ سروس بہاولپور 0321-6803962
طابع	:	گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین دبئی محل روڈ بہاولپور
تعداد	:	500
فون کالج	:	062-9330187

﴿ اداریہ ﴾

’’عجب گھڑی تھی

کتاب کیچڑ میں گر پڑی تھی

چمکتے لفظوں کی میلی آنکھوں میں اُلجھے آنسو بلا رہے تھے

مگر مجھے ہوش ہی کہاں تھا

نظر میں اک اور ہی جہاں تھا

نئے نئے منظروں کی خواہش میں اپنے منظر سے کٹ گیا ہوں

نئے نئے دائروں کی گردش میں اپنے محور سے ہٹ گیا ہوں

صلہ، جزاء خون، نا اُمیدی

اُمید، امکان، بے یقینی

ہزار خانوں میں بٹ گیا ہوں‘‘

’’کتاب کا کیچڑ میں گرنا‘‘ دراصل اُس مخصوص تہذیبی اور ثقافتی روایت سے انقطاع پر دال ہے جب فرد روحانی، اخلاقی اور علمی اقدار سے منہ موڑ کر مادی سطح پر نت نئی آسائشوں اور آسودگیوں کی تلاش میں اپنی ذات کے محور سے کٹ جاتا ہے اور نتیجتاً اُس کی ذات میں اُبھرنے والے خلا سماجی اور شخصی سطوح پر اسے بہت سی محرومیوں کا شکار بنا دیتے ہیں۔ معاشرے میں مادی سطح پر ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی روش کا نتیجہ ہیجان انگیزی اور خلفشار کی صورت میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔ ایسے میں ’اُستاذ‘ اور علمی اداروں کی ذمہ داریاں فزوں تر ہو جاتی ہیں۔ طالبات میں علم دوستی، حب الوطنی اور اقدار کی پاسداری کے جذبہ کو بیدار کرنا ہمارا اوّلین فریضہ ہے۔ کالج میگزین، کتاب کی اہمیت کے ساتھ دیگر اخلاق کریمانہ کا پرچار بھی کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جدید ترقی کے ذرائع جو بے شمار فوائد کے ساتھ نقصان پذیر بھی ہیں اُن کی مضرت سے بچانا بھی اُستاد کا کام ہے۔

گورنمنٹ گریجویٹ کالج دبئ محل روڈ، اپنے علمی مقام و مرتبے کی شناس میں ہمیشہ مستعد پایا گیا ہے۔ میری نگرانی میں پانچواں مجلّہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ کی تعریف ہماری حوصلہ افزائی آپ کی تنقید ہماری تعمیر۔

آخر میں پرنسپل مسز درشہوار ترمذی صاحبہ (پروفیسر) کی شگر گزار ہوں جنہوں نے ہر مرحلے پر ہماری راہنمائی فرمائی۔

مدیر اعلیٰ

ڈاکٹر صغریٰ رانا

پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کا شکر ہے کہ کالج میگزین کی اشاعت کا سلسلہ امسال بھی کامیابی کے ساتھ اپنے مراحل سے گزرتا ہوا پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

گورنمنٹ گریجویٹ کالج دبئی محل روڈ، بہاول پور ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جہاں ذہنی تربیت، تعلیمی روشنی کے ساتھ ساتھ چلتی ہے اور طالبات کے درخشاں مستقبل کا ہر لمحے خیال رکھا جاتا ہے۔ ہم سب تیسری دنیا میں رہنے والی خوش قسمت خواتین میں سے ہیں۔ پاکستانی معاشرے کی بنیاد ہماری ذہانت اور اچھے رویوں پر قائم ہے۔ تعلیم پانے کے مواقع کا حصول ہمیں ایک ایسی نسل بناتا ہے جو انسانیت، اخلاق اور ہمدردی پھیلا سکتی ہے۔ اگر ہم تعلیم کا حصول صرف مادی قاصد کے لیے کریں گے تو یہ ہماری شخصیت کے لیے بہت نقصان دہ ہوگا۔

میرا مقصد ماؤں کی ایک بے مثال نسل تیار کرنا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ طالبات کو زیورِ علم سے آراستہ کرنا ایک ایسا عمل ہے جو ان کو ہنر اور پیشہ وارانہ اصول سکھاتا ہے، زندگی گزارنے کا مقصد اور درسِ انسانیت دیتا ہے، میرا اپنی طالبات کے لیے یہ خواب ہے۔

بطور پرنسپل میری خواہش ہے کہ میری ہر طالبہ معاشرے میں ایک چھوٹی سی مثبت تبدیلی کا باعث بنے۔

اللہ پاک آپ سب کے لیے زندگی میں آسانیاں پیدا کرے اور تمام مراحل میں خاص رحمتوں کے ساتھ کامیابی سے نوازے۔

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

دعاگو

پرنسپل

پروفیسر مسز درشہوار ترمذی

حسنِ ترتیب

نمبرشمار	عنوان	مصنف	صفحہ نمبر
01	اداریہ	ڈاکٹر صغریٰ رانا	
02	پیغام	پرنسپل دُرِشہوار ترمذی (پروفیسر)	
03	حمد باری تعالیٰ		
04	نعت رسول مقبول ﷺ		
	انشاء پردازی / عکس ریزے		
05	اسلامی تعلیمات کی روشنی میں دورِ حاضر اور پردہ کی ضرورت واہمیت	میمونہ طارق سال دوم	11
06	لفظ اللہ کے متعلق غیر مسلم کا اعترافِ حقیقت	ماریہ بخاری اردو	13
07	روح کی خوراک	عدیلہ یاسمین بی۔ایس اردو	14
08	مطالعے کی اہمیت	فضہ مقدس سال دوم	15
09	صحافت کیا ہے	بشریٰ اجمل بی۔ایس نفسیات	16
10	وکٹورین عہد کا عظیم فلسفی میتھیو آرنلڈ اور شاعری	فضیلہ اجمل	17
11	میری ڈائری کا ایک ورق	حفصہ احمد	18
12	کالج میں میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوداد	ثناء ندیم سال دوم	19
13	بھلائی پلٹ کر آتی ہے ، حرف چند ، دلیل	نادیہ رمضان بی ایس اردو	21
14	فکر اقبال اور ہم	رمشاء سال دوم	23
15	اُمید	اقراء بتول بی ایس اردو	24
16	توبہ	سائبان اسلم طاہرہ مصطفیٰ	25
17	ہم زندہ قوم ہیں	اُمامہ زاہد سال اوّل	26
18	منفی سوچ	مقدس خورشید بی ایس اردو	29
19	جنت کے پتے	مہوش عابد بی ایس اردو	30
	افسانہ وافسوں / سفر وسیلۂ ظفر		
20	وہ ایک پری جیسی تھی نازک سی	زہرا شفقت بی ایس اردو	33
21	سفرنامہ ”ترکی“	سیرت انجم بی ایس اردو	37
	متفرقات		
22	میں جب آئینہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔سروے رپورٹ	سائبان اسلم ، طاہرہ مصطفیٰ	41
23	بشریٰ کا کچن	بشریٰ بی ایس اردو	43
24	مسکراہٹیں	نورین شبیر بی ایس اردو	45
25	تذکیر وتانیث کا کلیہ	مقدس مجید بی ایس اردو	48

نمبر شمار			صفحہ نمبر
25	دولت کی حقیقت ، کیا آپ جانتے ہیں	مقدس عباس سال دوئم	49
26	ذوق مطالعہ	زینب سعید سال اوّل	50
	محفلِ شعر و سخن		
27	بی ایس اردو کی بیاض سے	ماریہ بخاری	53
28	نظم	عائشہ فاطمہ	56
29	نظم ''معصوم لڑکی''	مقدس مجید	59
30	نظم ''تم بچھڑ جاؤ گے''	فضیلہ اجمل	61
31	نظم 'ساتھ مت دینا'	مصباح جمیل	62
32	نظم ''مٹی کا بھید''	فضہ لطیف	63
33	غزل	(انتخاب) عائشہ فاطمہ	64
34	نظم 'یہ میرا کالج'	عائشہ سرفراز	65
35	دسمبر کی ایک نظم	زہرا شفقت	65
36	نظم ''احساس''	(انتخاب) خولہ نسیم صدیقی ، حمیرا لطیف	66
37	نظم	اُمامہ رفیق قریشی	67
38	نظم ''کاش''	کلثوم شوکت	68
39	نظم	بشریٰ اجمل	68
40	نظم ''ماں تیری بہت یاد آتی ہے''	حفصہ مصطفیٰ	69
41	نظم ''خدا کے دوست''	کلثوم	70
	لسانی همه رنگی (عربی، فارسی، سرائیکی)		
42	علم و عمل (عربی)	حافظہ رفعت حمید فرسٹ ائیر	73
43	کتاب ''بہترین ساتھی'' (عربی)	کلثوم بی بی فرسٹ ائیر	74
44	اقبال اور عشقِ رسول ﷺ (فارسی)	مسفرہ اقبال سال دوم	75
45	گزیدہ ای از گلستانِ سعدی (فارسی)	مسفرہ اقبال سال دوم	75
46	خطاب بہ نوجوانِ مسلم (فارسی)	مسفرہ اقبال سال دوم	76
47	خواجہ غلام فرید عظیم صوفی شاعر (سرائیکی)	فاطمہ بی بی، نمرہ، سعدیہ	78
48	بکروال (سرائیکی)	فاطمہ بی بی	81
49	ترقی کا سفر	حمیرا اکرم ، ترتیب و تدوین: ڈاکٹر صغریٰ رانا	83

حمد باری تعالیٰ

تری حمد کیسے کروں بیاں تری ذات پاک ہے لم یزل
مرے منہ میں ہے وہ زباں کہاں ترِی ذات پاک ہے لم یزل

تری شان جل جلالہ ہے نفَس نفَس میں صدائے ہو
ہیں نظر نظر میں ترے نشاں تری ذات پاک ہے لم یزل

تو دل اور جاں سے بھی ہے قریں تو کہاں پہ جلوہ کناں نہیں
ترے جلوے چاروں طرف عیاں تری ذات پاک ہے لم یزل

تو ہے پھول پھول میں جلوہ گر ہے کلی کلی میں ترا اثر
ترا پتہ پتہ ہے نغمہ خواں تری ذات پاک ہے لم یزل

تو ہر ایک دل میں مقیم ہے تو بصیر ہے تو علیم ہے
ترے آگے کچھ بھی نہیں نہاں تری ذات پاک ہے لم یزل

ترے قبضے میں ہیں سبھی جہاں تو محیطِ عالمِ لامکاں
تری وسعتوں کا ہو کیا بیاں تری ذات پاک ہے لم یزل

نعت

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم

میں مدینے اگر گیا ہوتا
تو مقدر سنور گیا ہوتا

جاودانی حیات مل جاتی
گر مدینے میں مر گیا ہوتا

کچھ درود و سلام کے گجرے
لے کے زادِ سفر گیا ہوتا

پھول ہوتا گلاب کا اے کاش
تیری رہ میں بکھر گیا ہوتا

دیکھ لیتا جو ایک بار تجھے
پھر میں جاں سے گزر گیا ہوتا

دیکھتا جا کے سبز گنبد کو
نقش دل میں اتر گیا ہوتا

آسرا مل گیا ترا ورنہ
میں تو مدت کا مر گیا ہوتا

درِ اقدس پہ میں جو ہوتا ثمرؔ
میرا دامن بھی بھر گیا ہوتا

انشاء پردازی/عکس ریزے

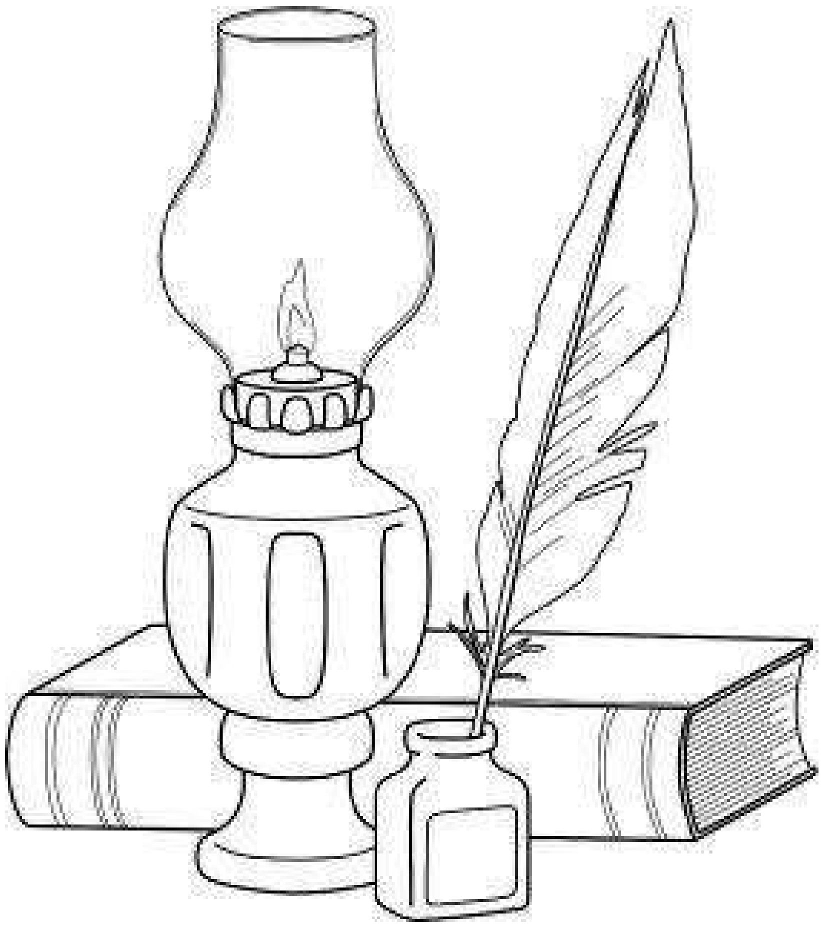

مارچ پاسٹ سپورٹس ڈے

صاف اور سرسبز پنجاب مہم

جشن آزادی کی تقریبات

تحصیلی اور ضلعی سطح پر ہونے والے تقاریری مقابلا جات

میمونہ طارق
سال دوم (رول نمبر 428)

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں دورِ حاضر اور پردہ کی ضرورت واہمیت

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ o

اے نبی! کہہ دو اپنی عورتوں کو اور اپنی بیٹیوں کو اور مسلمانوں کی عورتوں کو نیچے لٹکا لیں اپنے اوپر تھوڑی سی چادریں o

عورت کو اللہ تعالیٰ نے مرد پر تین مقامات پر زیادہ فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے لیکن اپنی مخلوق میں سے تخلیق کا وصف صرف عورت کو عطا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کو صرف ماں کی محبت سے تشبیہہ دی ہے۔ میرا رب خود پردے میں ہے لیکن اپنی ساری مخلوق میں سے اس نے صرف اپنی بندیوں کو پردے میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ یعنی نامحرموں سے اپنے جسم چھپانے کا نام پردہ ہے۔ چہرہ چھپانا اسلام میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جلباب کا لفظ ارشاد فرمایا جس کا مطلب ایسی بڑی چادر ہے جس میں عورت پوری چھپ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے پردہ کا حکم مجموعی طور پر نازل کیا اور تمام عورتوں پر اس کو فرض فرمایا جبکہ آج کل کچھ لوگ اس کو اسلام سے ہٹ کر اضافی چیز سمجھتے ہیں اور ان کے نزدیک دل کا پردہ ضروری ہے۔ ظاہری پردے کی ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے۔ انہوں نے کبھی یہ سوچا ہے کہ کیا ان کے دل امہات المؤمنین سے زیادہ پاک ہیں؟ کیا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں اور صحابیات سے زیادہ پارسا ہیں؟ جب پردہ کا حکم نازل ہوا تو اسلام کی پاکیزہ عورتوں نے اسلام کے پاکیزہ مردوں سے پردہ کیا۔

اگر پردہ کی اہمیت کو دیکھا اور اس کی اہمیت کا اندازہ لگایا جائے تو دنیا میں بہت سی کتابیں ہیں مگر غلاف صرف قرآن پر ہی چڑھایا جاتا ہے۔ دنیا میں بہت سی عمارتیں ہے لیکن صرف خانہ کعبہ کو ہی ڈھانپا جاتا ہے۔ دنیا میں کثیر تعداد میں خواتین ہیں لیکن پردہ صرف مسلمان عورت ہی کرتی ہے اور یہی ایک چیز ہے جو مسلمان عورت کو سب سے ممتاز کرتی ہے۔

ے کعبہ و قرآن کو جب دیکھا غلافوں میں لپٹے
تب میں سمجھی کہ پردے کی فضیلت کیا ہے

آج کا المیہ یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں پردہ کا رواج ختم ہو گیا ہے اور اس کی جگہ مغربی تہذیب نے لے لی ہے۔ آج کے دور کو دورِ ترقی کہہ کر پردے کی بے حرمتی کی جاتی ہے اور پردہ کرنے میں شرم محسوس کی جاتی ہے۔ جبکہ شرم کا مقام تو تب ہے جب ایک عورت بے پردہ ہو کر مغربی تہذیب میں ڈھکی ہوئی گھر سے باہر نکلتی ہے اور ہر کسی کی نظروں کا محور بنی ہوتی ہے۔

ے جستجو ہے گناہوں کی وہ ثواب سے ڈرتی ہے
افسوس! آج بنتِ حوا حجاب سے ڈرتی ہے

اللہ تعالیٰ نے پردہ کا حکم سورۃ الاحزاب میں نازل فرمایا جو کہ ایک جنگ کا نام ہے اور پردہ کو بھی جنگ سے تشبیہہ دی ہے۔ کیونکہ پردہ کرتے ہوئے ایک لڑکی کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔خاندان اور معاشرے کی بغاوت مول لینی پڑتی ہے۔ لیکن وہ پھر بھی لوگوں کی باتوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اللہ کے حکم کو بجالاتی ہے اور جہاد کو قبول کرتی ہے۔ پردے کی اہمیت کے بارے میں جتنا لکھا جائے وہ کم ہے۔مختصر یہ ہے کہ میرے یہ الفاظ ان لڑکیوں کے لئے ہیں جنہوں نے اللہ کے حکم کو مضبوطی سے تھامنے اور احزاب کی جنگ کو لڑنے کا ارادہ کیا ہے۔

سنو لڑکیو! تم اسلام کی شہزادی ہو! جب بھی تم حجاب پہنو یاد رکھنا تم قرآن کی ایک آیت کو تاج کی طرح اپنے سر پر سجا رہی ہو۔اس تاج کو کبھی گرنے نہیں دینا۔ ہمیشہ یاد رکھنا کہ شہزادی کی پہچان اس کے تاج سے ہوتی ہے۔

......☆......☆......☆......☆......☆......

فرموداتِ اقبال

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشہ کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی

منصور کو ہوا لبِ گویا پیام موت
اب کیا کسی کے عشق کا دعویٰ کرے کوئی

ہو دید کا جو شوق تو آنکھوں کو بند کر
ہے دیکھنا یہی کہ نہ دیکھا کرے کوئی

بانگِ درا

انشائیے

ماریہ بخاری

1۔ لفظ اللہ کے متعلق غیر مسلم کا اعترافِ حقیقت :

ہالینڈ کے ایک ماہرِ نفسیات پروفیسر ڈاکٹر وینڈر ریلون نے اپنی تین سالہ تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ لفظ ''اللہ'' کا مسلسل وِرد کرنے سے انسان بہت سی بیماریوں سے خاص کر امراض قلب، سانس، ذہنی پریشانی اور دباؤ سے بچ سکتا ہے۔ ڈاکٹر وینڈر ریلون کا کہنا ہے کہ اُس نے تین سال لفظ ''اللہ'' پر مسلسل تحقیق کی اور اسے مسلم اور غیر مسلم مریضوں کو سب سے پہلے عربی اڑھانا دکھایا۔ انہوں نے کہا جو مسلمان باقاعدگی سے قرآن پاک پڑھتے ہیں وہ نفسیاتی بیماریوں سے بچ سکتے ہیں۔ ڈاکٹر کا مزید کہنا ہے کہ لفظ ''اللہ'' کے تمام حروف کو الگ الگ پڑھنے سے سانس کے نظام کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

2۔ ہنستے جاؤ:

خواہشیں پوری ہوجائیں تو انتظار ختم ہوجاتا ہے۔ لیکن انتشار پھر بھی قائم رہتا ہے اور پھر یہ انتشار اگلی خواہش کو تخلیق کرتا ہے اور اگلی خواہش اگلے انتشار کو تخلیق کرتی ہے۔ سو منتشر ہونے سے بہتر ہے کہ خواہش ہی نہ کی جائے۔

3۔ اعتماد :

شاخ پر بیٹھا پرندہ شاخ کی کمزوری یا اس کے جھولنے سے نہیں ڈرتا کیونکہ اس کو شاخ پر نہیں اپنے پروں پر اعتماد ہوتا ہے۔

......☆......☆......☆......☆......☆......

امام غزالیؒ نے فرمایا

سب انسان مردہ ہیں، زندہ وہ ہے جو علم والے ہیں
سب علم والے سوئے ہیں، بےدار وہ ہیں جو عمل والے ہیں
تمام عمل والے گھاٹے میں ہیں، فائدے میں وہ ہے جو اخلاص والے ہیں
سب اخلاص والے خطرے میں ہیں، کامیاب وہ ہیں جو تکبر سے پاک ہیں

عدیلہ یاسمین
بی۔ایس اردو

روح کی خوراک (سچی خوشی)

دنیا کا ہر مثبت کام رُوح کی خوراک ہوتی ہے اور دنیا کی ہر منفی سرگرمی ہماری رُوح کے لئے بیماری ہے۔ فلاحِ عامہ، خدمت خلق، قوتِ برداشت، وسعتِ قلبی، سخاوت، انسانیت، رحم دلی، انصاف، سچ اور صداقت یہ وہ تمام مثبت سرگرمیاں ہیں جو رُوح کی وٹامن ہوتی ہیں۔ان سے رُوح کو سکون ملتا ہے اور یہ سکون خوشی بن کر ہمارے چہرے اور آنکھوں سے جھلکتا ہے۔

☆ صدقہ

مسکین پر مال خرچ کرنا صرف صدقہ ہے اور رشتے دار پر مال خرچ کرنے کا دُہرا اجر ہے۔ وہ صدقہ بھی ہے اور صلۂ رحمی بھی ہے۔غریب رشتے دار ہر صدقے کا اجر اس قدر زیادہ ہے کہ اس سے عمر میں اضافہ اور مال میں برکت پیدا ہو جاتی ہے۔

☆ شوال کے چھ روزے

رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عیدالفطر کے بعد چھ روزے رکھے۔اس کے پورے سال کے روزے ہو گئے۔

جو شخص نیکی کرے اس کے لئے اس کا دس گُنا ثواب ہے۔

......☆......☆......☆......☆......☆......

شیخ سعدیؒ سے کسی نے پوچھا !

کونسی عورت بہتر ہے؟؟ پاک دامن یا پھر حسین عورت؟؟

فرمایا! حسین عورت سے پاک دامن عورت بہتر ہے

کیونکہ حسین عورت جواہرات کا صرف ایک ٹکڑا ہوتی ہے

جبکہ پاک دامن عورت پورا ایک خزانہ!!

فضہ مقدس
سال دوم

مطالعے کی اہمیت

علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب میں حوالہ دیتے ہیں کہ:

مئی کی صبح کو میں سوتے سے اُٹھا تو ایک ہم سفر نے کہا کہ جہاز کا انجن ٹوٹ گیا ہے۔ میں نے دیکھا تو جہاز کا کپتان اور جہاز کے ملازمین گھبرائے پھرتے تھے اور اس کی درستی کی تدبیریں کر رہے تھے۔ انجن بالکل بے کار ہو گیا تھا اور جہاز آہستہ آہستہ ہوا کے سہارے چل رہا تھا۔ میں سخت گھبرایا اور نہایت ہی ناگوار خیالات دل میں آنے لگے۔ اس اضطراب میں اب اور کیا ہو سکتا ہے۔ دوڑا ہوا مسٹر آرنلڈ کے پاس گیا۔ وہ اس وقت نہایت اطمینان کے ساتھ کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے۔ میں نے کہا آپ کو خبر بھی ہے؟ بولے: ہاں جہاز کا انجن ٹوٹ گیا ہے۔ میں نے کہا: آپ کو کچھ اضطراب نہیں؟ بھلا یہ کتاب دیکھنے کا موقع ہے؟ بولے! کہ اگر جہاز کو برباد ہی ہونا ہے تو یہ تھوڑا سا وقت اور قابل قدر ہے اور ایسے قابل قدر وقت کو رائیگاں کرنا بے عقلی ہے۔ ان کے استقلال اور جرأت سے مجھ کو بھی اطمینان ہوا۔

☆......☆......☆......☆......

وینس کی خوبصورتی

وینس کا حُسن دن کی نسبت رات کو کس قدر نکھر آتا ہے! اس وقت اس میں بے پناہ کشش پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کے سامنے باہر سے آنے والے مسافر اپنے آپ کو بے بس محسوس کرتے ہیں۔ اس حُسن کا تعلق برقی قمقموں یا تیز روشنی سے نہیں، بلکہ اس تاریکی سے ہے جو شام کے دھندلے کے ساتھ ہی وینس کی لہروں میں اُترنا شروع ہو جاتی ہے اور جوں جوں شام گزر جاتی ہے، اس تاریکی کی گہرائی خود وینس کو اس طرح پُرکشش بنا دیتی ہے جس طرح سے بعض اوقات سیاہ پلکوں میں لپٹی ہوئی شفاف آنکھوں کا حُسن کاجل کی سیاہی سے اُبھر آتا ہے۔

☆......☆......☆......☆......☆......

ہم اس دورِ جہالت میں جی رہے ہیں
جہاں عمل کرنے سے زیادہ زور
سوشل میڈیا پر شیئر یا فارورڈ کرنے میں ثواب سمجھا جاتا ہے

بشریٰ اجمل
بی۔ایس نفسیات

صحافت کیا ہے

قائداعظمؒ کا ارشاد ہے کہ : ۔

''صحافت ایک ایسی قوت ہے جو فائدہ بھی پہنچا سکتی ہے اور نقصان بھی۔ اگر یہ ٹھیک نہج پر پہنچ جائے تو یہ رائے عامہ کی راہنمائی بھی کر سکتی ہے''۔ یہ وجہ ہے کہ موجودہ زمانے میں آزاد پریس کو ریاست کا چوتھا ستون قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ جمہوری ممالک میں آزادیٔ صحافت کی ہر قیمت پر حفاظت کی جاتی ہے۔ یہ آزاد اخبار ہی ہوتے ہیں جو ریاست کے باقی تین ستون یعنی انتظامیہ، مقنّنہ اور عدلیہ کی صحیح کارکردگی کی ضمانت ہوتے ہیں۔ اگر کسی ملک میں صحافت آزاد نہ ہو تو نہ انتظامیہ جو جبر سے روکنا ممکن ہوتا ہے، نہ ہی مقنّنہ کو غلط اور ملکی مفاد کے خلاف قانون سازی سے رکھا جا سکتا ہے اور نہ ہی عدلیہ کیلئے وہ آزاد ماحول باقی رہ سکتا ہے جس میں وہ اپنے فرائض خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کر سکے۔ جہاں آزاد اخبارات ایک طرف اپنی تعمیری تنقیدوں کے ذریعے حکومت کو صحیح پالیسیاں مرتب کرنے میں مدد دیتے ہیں، وہاں وہ عوام کے جذبات کی بھی ترجمانی کرتے ہیں۔

......☆......☆......☆......☆......

اللہ تعالیٰ کی شان

1۔ سیب دل کی حفاظت کرتا ہے اور خون کو جمنے نہیں دیتا۔
2۔ امرود پیٹ کو صاف کرتا ہے۔
3۔ کیلا ہڈیاں مضبوط کرتا ہے اور بلڈ پریشر کنٹرول کرتا ہے۔
4۔ گاجر آنکھوں کی بینائی بہتر کرتی ہے اور کینسر نہیں ہونے دیتی۔
5۔ آم یادداشت کو اچھا کرتا ہے۔
6۔ انگور گردے کی پتھری نہیں ہونے دیتا۔
7۔ مالٹا جسم میں بیماری کے خلاف دفاعی نظام کو بہتر کرتا ہے۔
8۔ آڑو کینسر نہیں ہونے دیتا۔ ہارٹ اٹیک کو روکتا ہے اور ہاضمے کو بہتر کرتا ہے۔

تو تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

وکٹورین عہد کا عظیم فلسفی میتھیو آرنلڈ اور شاعری

فضیلہ اجمل

میتھیو آرنلڈ (1822-1888) انگلستان کا نہ صرف ایک اہم شاعر تھا بلکہ ایک عظیم نقاد بھی۔ وہ نہ صرف ادب کا نقاد تھا بلکہ انسانی زندگی کا نقاد بھی۔ اس کے ناقدانہ خیالات بیسویں صدی پر بھی اثر انداز رہے ہیں۔ اردو ادب کو بھی اس کے اثر سے آزاد نہیں کیا جاسکتا۔

آرنلڈ کے نزدیک اعلیٰ تری شاعری کی پہچان اس میں اعلیٰ سنجیدگی کی موجودگی ہے۔ آرنلڈ کے اثر سے اردو ادب اور اردو میں تنقید بھی اعلیٰ سنجیدگی کی اصطلاح بہت استعمال ہوتی رہتی ہے۔ آرنلڈ اس بات کا قائل تھا کہ شاعری کی شاندار قوت اس کی تعبیری قوت ہے۔ شاعری بنیادی طور پر زندگی کی تنقید ہے۔ کسی شاعر کی عظمت اس سوال کے جواب میں پوشیدہ ہے کہ زندگی کس طرح بسر کی جائے۔ ''اخلاقیات'' اخلاقی خیالات سے بغاوت کی شاعری زندگی سے بغاوت کی شاعری ہے۔ اخلاقی خیالات کی طرف بے اعتنائی کی شاعری زندگی کی طرف بے اعتنائی کی شاعری ہے۔

شاعری کا مقصد نہ تو مسرت بخشش جذبات پیدا کرنا ہے، نہ ذہنی لطف ولذت، اس کا مقصد اعلیٰ تر ہے۔ شاعری انسان کو زندگی سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کرتی ہے وہ زندگی کی تشریح کرتی ہے اور اُسے بتاتی ہے کہ زندگی کس طرح بسر کرنی چاہیے۔

......☆......☆......☆......☆......☆......

شیخ سعدیؒ سے کسی نے پوچھا!

کیا حال ہے؟

جواب دیا! اللہ کی نعمتیں کھا کھا کر میرے دانت ٹوٹ گئے

لیکن زبان پھر بھی ناشکری سے باز نہیں آتی

میری ڈائری کا ایک ورق

حفصہ احمد

5 نومبر 2022ء

معمول کے مطابق صبح ہی بیدار ہوئی، نماز فجر اور تلاوت قرآن کے بعد تھوڑی دیر سیر کی۔ آج کوئی خاص کام نہیں تھا۔ سارا دن گاؤں ہی میں گھر پر گزارنا تھا۔ پتہ نہیں کیوں آج کل تنہائی کا احساس عروج پر ہے۔ ویسے تو مجھے مطالعے کا شوق ہے۔ ادبی اور غیر ادبی تفریحی رسالے، کتابیں میرے پاس ہیں مگر آج دل چاہ رہا ہے باہر کے نظاروں کو آنکھوں میں بسایا جائے۔ گاؤں کی کھلی فضا، ہری بھری فصلیں، لہلہاتے پودے، جھومتے درخت، گیت گاتے پرندے، سیماب آسا پانی، بھیگی بھیگی شبنم زدہ گھاس، رنگ و نور سے بھری شامیں، یہ سب شہر والوں کے نصیب میں کہاں۔ اِن سے تو صرف دیہات والے ہی لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

گاؤں کے سیدھے سادے سچے لوگ، شام کے وقت کچھ گھروں سے نکلنے والا پیچدار دھواں، صبح دم ہل میں جُتے بیلوں کے گھنگھروؤں کی صدائیں، چڑیوں کے چہچہے، بلبل کی نغمہ ریزیاں یہ سب یہاں گاؤں میں پایا جاتا ہے۔

سارا دن مزے دار گُڑ کھا کر، لسی اور ساگ کے ساتھ مکئی کی روٹی کھاتے گزر گیا۔ شام ہوئی تو چوپال سے ہیر رانجھا اور وارث شاہ کی لافانی تصنیف سننے کی آرزو بھی پوری ہوگئی۔ گھر کے اندر بیٹھ کر شاندار آواز سے ہیر سُنی تو مزہ آ گیا۔ نرم گرم گھر کی روئی کے بنے بستر پر لیٹ کر آنکھ لگ گئی۔

بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (شب بخیر)

......☆......☆......☆......☆......☆......

سورہ الکہف کے فضائل

ابوعبید اور ابن مردویہ نے ابوالدرداءؓ کے ذریعے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ جس نے سورہ کہف کی شروع والی دس آیتیں حفظ کر لیں پھر اس کو دجال نے گھیر لیا وہ اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور جس نے سورہ کہف کی خاتمہ والی چار آیتیں حفظ کر لیں اس کے لیے قیامت کے دن وہ آیتیں نور رہوں گی۔ (درمنشور)

حضرت ابو سعدی خدریؓ نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس نے سورہ کہف اسی طرح صحیح صحیح تلاوت کی جس طرح وہ نازل کی گئی ہے اس کے لیے وہ سورہ اس کی جائے قیام سے لے کر مکہ تک بروز قیامت نور اور روشنی ہوگی اور جس نے اس کی آخری دس آیتیں تلاوت کیں پھر دجال نکل آیا وہ اس پر مسلط نہیں ہو سکے گا۔ (مستدرک حاکم)

کالج میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوداد

ثناء ندیم
سال دوم

ربیع الاول کا ماہِ مبارک آتے ہی ہر طرف میلاد شریف کی محفلیں برپا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ امسال کالج ھذا (گورنمنٹ گریجویٹ کالج دبئی محل روڈ، بہاول پور) میں میلاد شریف کی بابرکت محفل کا انعقاد کیا گیا۔

کالج ھذا کی پرنسپل صاحبہ کی جانب سے شعبہ اسلامیات کے اساتذہ کو تیاری کا کام سونپا گیا۔ شعبے کے تمام اساتذہ کرام نے ایک ایک کلاس میں جا کر نعت شریف پڑھنے والی طالبات کے نام لکھے اور سیرت پاک ﷺ پر مقالہ جات پڑھنے والی طالبات کا بھی انتخاب کیا گیا۔

۱۰ ربیع الاول ۲۰۲۲ھ کو یہ جلسہ کالج کے مرکزی ہال میں منعقد کیا گیا۔ ہال کو مسجد نبوی ﷺ کی خوبصورت تصاویر اور آیات و احادیث کی خوبصورت خطاطی کے ساتھ ساتھ برقی قمقموں، پودوں اور رنگ برنگی بتیوں کی محرابوں سے سجایا گیا۔ پرنسپل صاحبہ اور تمام اساتذہ نے ہال کی سجاوٹ میں گہری دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ ہال کی سجاوٹ دیدنی تھی۔

تمام طالبات ہال میں باوضو ہو کر جمع ہو گئیں۔ پہلے گھنٹے میں قرآن خوانی کی گئی۔ختم قرآن پاک کے بعد اسٹیج پر نعت خوان طالبات خوبصورت لباس پہنے حجاب کے ساتھ ترتیب سے بیٹھ گئیں۔تمام طالبات نے ترتیب کے ساتھ حضور پاک ﷺ ختم المرتبت کو خوبصورت آواز میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔سالِ اوّل کی قاریہ کلثوم بی بی کی لحن سے بھر پور آواز نے وجد طاری کر دیا۔ ہر نعت کے بعد درود پاک کی آوازیں بلند ہوتیں۔سارا ہال الفتِ رسول پاک ﷺ میں جھوم جھوم کر درود کی صدائیں بلند کرتا رہا۔ آج اِس محفل میلاد میں تمام فضا مہک رہی تھی۔اور روحانیت عروج پر تھی۔فرشتگانِ رحمت نے تمام حاضرین کو گھیر رکھا تھا۔سال دوم کی طالبات نے جب یہ نعت پڑھی تو ہال ایک بار پھر درود کی صداؤں سے گونج اُٹھا۔

اکرام نبیؐ ، الطافِ خدا سبحان اللہ ما شاء اللہ
لب پر ہے نبیؐ کی نعت سدا سبحان اللہ ما شاء اللہ

بی ایس کی طالبات نے یہ نعت پیش کی:۔

آپؐ کا فیض جا بہ جا آپؐ کا لطف سو بہ سو
سینہ بہ سینہ ، دل بہ دل خانہ بہ خانہ کو بہ کو

ہر طرف تحسین و آفرین کی صدائیں بلند ہوئیں۔تمام اساتذہ کرام کمال ذوق وشوق سے سر جھکائے محفل رسول پاک ﷺ سے اپنی رُوح کو آسودہ کر رہی تھیں۔

محفل کے آخر میں پرنسپل مسز دُرِشہوار ترمذی صاحبہ جو کمال انہماک سے نعت سن رہی تھیں۔انہیں اسٹیج پر آنے کی دعوت دی گئی تاکہ وہ گلہائے عقیدت کا جامع اظہار کرتے ہوئے طالبات کو پیغام دے سکیں۔اُنہوں نے آنحضور ﷺ کے انقلاب آفرین پیغام کے چیدہ چیدہ پہلو پیش کئے اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ مختصر مگر جامع خطاب کیا۔اس طرح یہ خوبصورت پُر وقار اور بابرکت محفل اپنے اختتام کو پہنچی۔طالبات میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور اساتذہ کرام کی چائے کے ساتھ ضیافت کی گئی۔ہال سے باہر آنے والی ہر طالبہ کے چہرے پر عقیدت ومحبت کے رنگ نمایاں تھے۔

......☆......☆......☆......☆......☆......

نادیہ رمضان
بی ایس اردو رول نمبر 103

بھلائی پلٹ کر آتی ہے

وہ اسکاٹ لینڈ کا ایک غریب کسان تھا۔ کھیتوں کی طرف جاتے ہوئے اس نے دیکھا کہ ایک بچہ دلدل کے ایک جوہڑ میں ڈوب رہا ہے۔ کسان نے اسے تسلی دی، پرسکون کیا اور درخت کی ایک شاخ توڑ کر بچے سے کہا:

''یہ پکڑلو، میں تمہیں کھینچتا ہوں''۔ کچھ دیر بعد بچہ باہر تھا۔

کسان اسے گھر لے جانے لگا لیکن بچے نے کہا، ''میرے والدین پریشان ہوں گے''۔ اور دوڑ لگا دی۔ اگلی صبح ایک شاندار بگھی کسان کے گھر کے سامنے کھڑی ہوئی، ایک رعب دار شخصیت بگھی سے اُتری اور کسان کا شکریہ ادا کرنے کے بعد کہا:

''میں آپ کو کیا صلہ دوں کیونکہ آپ نے میرے بیٹے کی جان بچائی''

غریب کسان نے کہا، ''شکریہ جناب، لیکن میری جگہ کوئی بھی ہوتا تو یہی کرتا''۔

بہت اصرار کے بعد بھی جب کسان نے کچھ قبول نہ کیا تو رئیس کی نظر جاتے جاتے کسان کے بیٹے پر پڑی۔ رئیس نے کہا:

''ایک کام کرتے ہیں، میں اسے اپنے ساتھ لندن لے جاتا ہوں، اسے پڑھاتا ہوں''۔

بیٹے کی محبت میں کسان راضی ہوگیا۔

ان کا بیٹا لندن چلا گیا، پڑھنے لگا اور اتنا پڑھا کہ آج دنیا اسے الیگزینڈر فلیمنگ کے نام سے جانتی ہے جس نے پنسلین ایجاد کی۔

اس رئیس کا بیٹا ایک بار پھر جنگ عظیم سے پہلے ہسپتال میں زندگی اور موت کی کشمکش میں تھا اور اسی فلیمنگ کی پنسلین سے اس کی زندگی بچائی گئی۔ وہ رئیس روڈولف چرچل تھے اور ان کا بیٹا ونسٹن چرچل، وہ چرچل جو جنگ عظیم میں برطانیہ کا وزیر اعظم تھا اور جس نے کہا تھا:

''بھلائی کام کریں، کیونکہ بھلائی پلٹ کر آپ کے پاس آتی ہے''۔

......☆ **دلیل** ☆......

ایک امیر اور غریب آدمی آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ امیر آدمی نے کہا:

''میرے پاس سو اونس سونا ہے، بیس اونس اگر تمہیں دے دوں تو کیا تم میری تعریف کرو گے؟''

غریب آدمی نے جواب دیا: ''اتنے کم سونے کے لئے میں تمہاری تعریف نہیں کرسکتا''۔

''آدھا سونا دے دوں تو۔۔۔۔؟'' امیر آدمی نے پوچھا!

''تب ہماری حیثیت برابر ہو جائے گی، اس لئے میں تمہاری تعریف نہیں کروں گا''۔ غریب آدمی نے کہا!

''اور اگر سارا سونا دے دوں تو۔۔۔۔۔۔۔۔؟'' امیر آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا!

''سارا سونا میرے پاس آ گیا تو مجھے تمہاری تعریف کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی''۔ غریب آدمی نے شاہانہ انداز سے کہا

......☆ حروف چند ☆......

☆ دوسروں کی تحریروں سے اپنی زندگی کی اصلاح و ترقی شروع کرو، اس طرح تم زندگی کے ایسے مدارج و منازل بآسانی طے کر لو گے جن تک پہنچنا بڑی ہمت اور مردانگی کی بات ہے۔

☆ جب کوئی ذہین ہستی اس دنیا میں آتی ہے تو تم اس کو اس نشانی سے پہچان سکتے ہو کہ تم کند ذہن اپنا ایک گروہ بنا کر اس کی مخالفت کرنے لگتے ہو۔

☆ عشق سب سے بڑی دیوانگی ہے اور وفا اس سے بھی بڑی دیوانگی

......☆......☆......☆......☆......☆......

فرمودات: مولانا جلال الدین رومیؒ

☆ اگر میرا علم مجھے انسان سے علم کرنا نہیں سکھاتا تو ایک جاہل مجھ سے ہزار درجہ بہتر ہے

☆ اپنی آواز کے بجائے اپنے دلائل کو بلند کیجئے، پھول بادل کے گرجنے سے نہیں، بَرسنے سے اُگتے ہیں۔

☆ بے دار کر دینے والا غم غافل کر دینے والی خوشی سے بہتر ہے۔

☆ جو عشق صرف رنگ و روپ کی خاطر ہوتا ہے وہ دراصل عشق نہیں فسق ہے۔

☆ دانائی کا تعلق بالوں کی سیاہی سے نہیں عقل اور تجربے سے ہے، دل سیاہ ہو تو داڑھی کے سفید بالوں کی کیا وقعت!

☆ عقل قبر سے آگے نہیں دیکھ سکتی۔ قبر سے آگے عشق کا قدم اُٹھتا ہے اور عشق ایک جست میں زمان و مکان والی کائنات سے آگے نکل جاتا ہے۔

رمشاء
سال دوم

فکرِ اقبال اور ہم

اقبال ایک ایسا انسان ہے جس نے ہمیشہ اپنے نام کی لاج رکھی۔ ہم میں سے بہت سے لوگوں کے نام بہت اچھے ہوتے ہیں لیکن اپنے نام کی لاج بہت کم لوگ رکھتے ہیں۔ اقبال اگرچہ ایک بہت چھوٹا سا نام ہے لیکن جب اقبال نے اس نام کے مطلب کو سمجھ لیا تو یہی نام ان کی بلند اقبالی کی دلیل بن گیا۔

اقبال کی شاعری بظاہر مجموعہ کلام، لیکن سمجھنے میں سارا قرآن، ان کا تصور کہنے میں ایک چھوٹا سا نظریہ، لیکن اس کی جگمگاتی حقیقت پورا پاکستان ہے۔ ہم سنتے ہیں کہ اقبال کی شاعری قرآن مجید کے فرامین کا عکس ہے۔ آخر ان کی شخصیت میں کوئی ایسی خوبی ضرور ہوگی جس کو کام میں لاکر انہوں نے اتنا اعلیٰ پائے کا کلام کہا۔ اگر اس خوبی کو تلاش کیا جائے تو وہ ''خودی'' کی خوبی ہے۔ انہوں نے اپنی صلاحیتوں کو پہچان لیا اور اُن سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔

''خودی'' اقبال کے نزدیک خودغرضی نہیں بلکہ خوش شناسی ہے اور جب انسان خود کو پہچان لے تو وہ اپنے رب کو بھی پہچان لیتا ہے۔ اُن کی شاعری میں جگہ جگہ خودشناسی کا درس ہے۔ جب انسان اپنے اندر کو پہچان لیتا ہے تو اُسے کائنات سے متعلق سب سوالوں کا جواب مل جاتا ہے اور ان رازوں کو جاننا انسان کے علم کی انتہا ہے۔

اپنے مَن میں ڈُوب کر پا جا سراغِ زندگی　　تُو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن ، اپنا تو بن

کسی فلسفی کا کہنا ہے کہ میں دنیا کے ہر سوال کا جواب جانتا ہوں۔ لیکن جب کسی نے پوچھا تو کون ہے؟ تو میں لاجواب ہو گیا۔ اس طرح اقبال بار بار ہمیں اپنے آپ کو پہچاننے کا درس دیتے ہیں اور خودنگری کی فضیلت کو یوں بیان کرتے ہیں۔

یہ موج نفس کیا ہے؟ تلوار ہے　　خودی کیا ہے؟ راز درونِ حیات
خودی کیا ہے؟ تلوار کی دھار ہے　　خودی کیا ہے بیداریٔ کائنات
ازل اس کے پیچھے ابد سامنے　　زمانے کے دریا میں بہتی ہوئی
نہ حد اس کی پیچھے نہ حد سامنے　　ستم اس کی موجوں کی سہتی ہوئی
سبک اس کے ہاتھوں میں سنگِ گراں
پہاڑ اس کی ضربوں سے ریگِ رواں

آج اگر ہم اپنے حالات پر غور کریں تو سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ انسانوں نے اپنے آپ پر غور کرنا چھوڑ دیا ہے۔ ہم مہینوں ظاہر داری کے لئے دوستوں اور عزیزوں سے ملتے ہیں لیکن اپنے آپ سے نہیں ملتے۔ جس کی وجہ سے ہماری پریشانیاں بڑھتی جارہی ہیں۔

......☆......☆......☆......☆......☆......

اقراء بتول
رول نمبر 121 بی ایس اردو

اُمید

زندگی کے سفر میں کبھی ایسے موڑ بھی آتے ہیں جب انسان اُمید اور نا اُمیدی کے دوراہے پر آ کھڑا ہوتا ہے۔

اُمید اور نا اُمیدی کا دوراہا، جہاں ایک ایسی ہستی کیے ہونے کا احساس اور یقین ہوتا ہے جس کے پاس کُن کی طاقت ہے۔ جس کا ایک اشارہ انہونی کو ہونی میں بدل دیتا ہے۔

نا اُمیدی اللہ کا انکار، ایسی ذات کا انکار، جو ہر چیز پر قادر ہے۔ اسی لئے نا اُمیدی کو کفر کہا گیا ہے۔

دنیا میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے اُمید کے سہارے ہو رہا ہے۔ اُمید کا سہارا بڑے بڑے نازک وقتوں میں کام آتا ہے۔ اُمید کی روشنی ہی ہمیں مصیبتوں اور تکلیفوں میں چلنے کا راستہ دکھاتی ہے۔

اُمید بڑی بڑی مایوسیوں کو دور کر کے عزم بخشتی ہے۔ اُمید کی کرن ہی بجھے ہوئے دلوں کو دوبارہ سہارا دے کر کھڑا کر دیتی ہے۔

اُمید ہی کے سہارے ماؤنٹ ایورسٹ کی چوٹی سر ہوئی، کے ٹو کے پہاڑوں کو اُمید کے قدموں سے ہی روندا گیا، یہ اُمید ہی تھی جس کے سہارے انسان چاند پر پہنچا اور اب آگے بڑھ رہا ہے۔

حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو حضرت یوسفؑ کی تلاش پر روانہ کرتے ہوئے فرمایا: ''خدا کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو کہ خدا کی رحمت سے صرف کافر نا اُمید ہوتے ہیں''۔ (سورۃ یوسف آیت نمبر ۸۷)

اللہ کی طرف دیکھ کے اُمید پیدا ہوتی ہے اور دنیا کی طرف دیکھ کے نا اُمیدی۔

بس اُمیدی اور نا اُمیدی کے بیچ میں ہی اللہ ہے۔

زندگی کی ہر ٹھوکر یہ احساس دلاتی ہے کہ اے اللہ میرا تیرے سوا کوئی نہیں۔

توقع یہ ہوتی ہے کہ:

محنت ——— اور بس کامیابی

مگر حقیقت میں یہ ہوتا ہے:

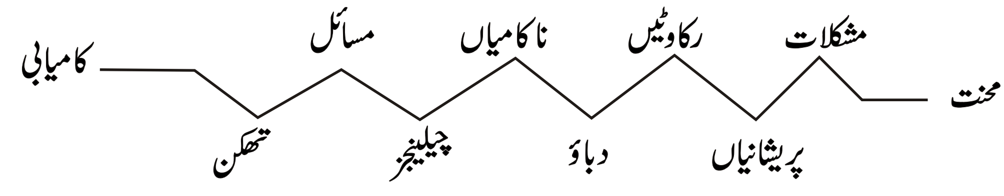

توبہ

سائبان اسلم طاہرہ مصطفیٰ

اگرانسان کی اپنی عقل، اس کی اپنی زندگی خوشگوار نہ بنا سکے تو اسے زعم آگہی سے توبہ کرنی چاہیے۔

''اگر اپنا گھر اپنے سکون کا باعث نہ ہو، تو توبہ کا وقت ہے''۔ اگر انسان کو اپنا حال اور حالات درست کرنے کا شعور نہ ہو تو دانشور کہلانے سے توبہ کرنی چاہیے۔

اگر مستقبل کا خیال، ماضی کی یاد سے پریشان ہو تو توبہ کر لینا مناسب ہے۔ اگر انسان کو تلاش کے باوجود ہمیشہ غلط رہبر یا رہنما ملیں تو اسے اپنی اطاعت شعاری کے دعویٰ سے توبہ کرنی چاہیے۔

اگر انسان اپنے آپ کو غم، پریشانی، غریبی، غریب الوطنی یا موت سے نہ بچا سکے تو اسے اپنے خود مختار ہونے کے بیان سے توبہ کرنی چاہیے۔

اگر انسان ایک ہی پتھر سے دو دفعہ ٹھوکر کھائے تو اسے اپنی صحیح روی کی ضد سے توبہ کرنی چاہیے۔

اگر انسان اپنی جوانی اور روپ سے پریشان ہو تو اسے اپنے بناؤ سنگھار سے توبہ کرنی چاہیے۔

اگر انسان میں اپنی کامیابی کا سرُور ختم ہو جائے اور انسان کو یاد آ جائے کہ کامیاب ہونے کے لئے اسے کتنے جھوٹ بولنے ہیں تو اسے ضرور توبہ کر لینی چاہیے۔

اگر انسان کو اپنے خطاکار یا گنہگار ہونے کا احساس ہو جائے تو اسے جان لینا چاہیے کہ توبہ کا وقت آ گیا ہے۔ اپنے گناہوں کا احساس ہی توبہ کی ابتداء ہے۔

اگر گناہ کا کوئی گواہ نہ ہو تو توبہ تنہائی میں ہونی چاہیے اور اگر گناہ پوری قوم کے سامنے سرزد ہوا ہو تو توبہ بھی پوری قوم کے سامنے ہونی چاہیے۔

دراصل توبہ کا خیال خوش بختی کی علامت ہے جو اپنے گناہ کو گناہ نہ سمجھے وہ بدقسمت ہے۔ شیطان کو اپنی غلطی پر توبہ کا خیال نہ آیا اور ہمیشہ کے لئے لعین و رجیم ہو گیا۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اپنے ضمیر اور اپنے مزاج کے خلاف عمل کرنا گناہ ہے، ایسا ہرگز نہیں۔

بہر حال توبہ اپنی پسند اور ناپسند کے حوالے سے نہیں۔ یہ اللہ کی پسند اور ناپسند کے حوالے سے ہے۔ ہم اس شئے سے توبہ کرتے ہیں جو ہمارے عمل میں اللہ کی ناپسندیدگی کا باعث ہے۔ اس میں برائی بھی شامل ہو سکتی ہے اور عبادت بھی، جسے ریاکاری کہا جاتا ہے، اور وہ منافقت بھی جسے فیشن کے طور پر اختیار کیا جاتا ہے۔ ہمارا ہر وہ عمل جس سے دوسروں کی دل آزاری ہو تو، توبہ کر لینا ہی بہتر ہے۔

اُمامہ زاہد
سال اوّل

ہم زندہ قوم ہیں

دل مردہ نہیں ہے ، اسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے امتوں کے مرضِ کہن کا چارہ

زندہ قومیں وہ قومیں ہوتی ہے جو اپنے زورِ بازو پر بھروسہ کرتے ہوئے جنگل کو جنت بنانے کا ہنر رکھتی ہوں۔ وہ اقوام جو ایمانداری اور شجاعت کی اعلیٰ مثال ہوتی ہیں۔ وہ اقوام جو نہ اپنے شہداء کو بھولتی ہیں اور نہ ان مردِ مؤمن کی قربانیوں کو رائیگاں جانے دیتی ہیں۔ یہ وہ اقوام ہیں جو تابناک ماضی سے سبق حاصل کرتے ہوئے اپنا حال سدھارنے کی تگ ودو کرتی ہیں۔ خودداری اور غیرت زندہ اقوام کی نمایاں اوصاف ہیں۔ ان کی کُل طاقت ان کے نوجوان ہوتے ہیں جو اِن کے کُل کے محافظ اور وارث ہیں۔

ہم نے بحیثیت اشرف المخلوقات کیا بویا اور کیا کاٹا اس کی تفصیل میں اگر جانا چاہیں تو شاید وقت ساتھ نہ دے پائے گا۔ لیکن ہم موجودہ انسان کی قدیم اور جدید تاریخ پر نظر دوڑائیں تو بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ زندہ دل اور خود مختار اقوام سب سے جُدا اور چمکدار مقام رکھتی ہیں۔

زندہ دل قوموں کی منزل عیش وطرب اور افراطِ زر نہیں ہوتی۔ زندہ قوموں کا اثاثہ افراد ہوتے ہیں۔ اوصاف والے، انصاف والے، صاف ستھرے لیکن دین والے اور ایمان والے، رب کو اپنی شہ رگ سے قریب تر محسوس کرنے والے، صاحبِ کردار قومیں اپنی تاریخ خود لکھا کرتی ہیں اور اپنے جغرافیے کے آگے ڈھال بن کر کھڑی ہو جاتی ہیں۔ ایثار اُن کا وعدہ اور قناعت اُن کا ارادہ ہوتا ہے۔

جب کوئی قوم کہ جو ایسی زمین کی مالک ہو جس کی کوکھ میں دنیا بھر کے خزانے جمع ہوں اور جس کی سطح انواع واقسام کی نعمتوں، اجناس اور راحتوں سے بھری لدی ہو اور کاسۂ گدائی لے کر نکلے تو اس کی زمین شرم سے پانی پانی ہو جایا کرتی ہے۔ اتنا روتی ہے کہ زمین پر سیلاب آجائے، دفینے پانی میں بہہ جائیں، اُبلتا ہوا پانی بستیاں بہالے جائے، کھیت کھلیان نوچ لے، نگر اُجڑ جائیں، شہر ویران جس کے رستے دبوچ لئے جائیں۔ ایسے میں افراد کے اندر بے حمیتی اُگنے لگتی ہے۔ خیانت سلگنے لگتی ہے اور جب ذاتی خواہشات قومی مفاد پر غالب آجائیں جب اپنی ذات میں بندے کائنات دیکھنے لگیں، غیرت کو پتنگے کی طرح نظرِ آتش نصیب ہو اور جھوٹ کی سلیمانی ٹوپی پہن کر کاروبارِ زندگی چمکایا جائے تو گھر یا منڈیوں اور دالانوں سے برکت اُڑنے لگتی ہے۔

سچ کو جھٹلا دیا جاتا ہے اور رہبر کو بھٹکانے کی بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی جاتی ایسے میں قوانین مخصوص لوگوں کے نگہبان معلوم ہوتے ہیں۔ یہ تمام افعال کسی زندہ قوم کی دعویدار اقوام سے ناآشنا ہوتے ہیں۔

زندہ قومیں اسلاف کا صرف ذکر ہی نہیں کرتیں بلکہ اُن کے کردار کے اندر جی کر دکھاتی ہیں، مر کر دکھاتی ہیں، ناموری کر کے دکھاتی ہیں۔ اُن کا ماضی شاندار، حال جاندار اور مستقبل تابدار ہوتا ہے اور وہ روئے زمین پر محبت اور انصاف عام کرتی ہیں۔

بچپن سے لے کر آج تک یہ جملہ ہر زبان پر زدِ عام بار ہا سُنا ہے کہ: ''ہم زندہ قوم ہیں، پائندہ قوم ہیں'' لکھنے والے نے انتہائی خوبصورت الفاظ میں پاکستانی قوم کی محبت کی اور جذبات کی ترجمانی کی ہے۔ مگر اِن جذبات اور الفاظ کے حقائق جاننے کی جہد میں صبر کا گھونٹ درکار ہوگا۔

اگر زندہ قومیں وہ ہوتی ہیں جو اپنے تہوار خوشی اور جوش و خروش سے مناتی ہیں تو ہم پاکستانی اس کے دعویدار (ہونے کے) ہیں، مگر یہ الگ پہلو ہے کہ انہیں تہواروں کے مناتے وقت گھر سے نکلی بیٹیوں کی عزتیں تماشا بن جاتی ہیں اور زندہ قوم شرمندہ قوم کی تعبیر بن جاتی ہے۔

ہم زندہ قوم ہیں کہ ہمارے پاس اظہارِ رائے کا پورا پورا حق ہے۔ ہم مہنگائی، بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے دوران حکومت پہ سرِ عام تنقید کر سکتے ہیں اور جملے بھی کس سکتے ہیں۔ مگر ووٹ دینے کی زحمت سے گریز کرتے ہیں۔ ہم زندہ قوم ہیں کہ ہمارا میڈیا آزاد ہے۔ اتنا آزاد کہ اگر حکومت کے کارنامے منظرِ عام پر لے آئے تو اس صحافی کیلئے دفتر سے گھر تک کا سفر آخری سفر بن جاتا ہے مگر اب کی بار منزل گھر نہیں بلکہ شہرِ ویراں ہوتا ہے۔

زندہ اقوام اپنی زبان، تہذیب اور ثقافت کی محافظ ہوتی یں۔ حب الوطنی کا تقاضا اس قدر پورا ہوا کہ ہماری زبان اردو جس کا شمار بڑی زبانوں میں ہوتا ہے اس کے باوجود دفتری زبان آج بھی انگریزی ہے۔

بحر حال جب بھی اِس دھرتی کو ضرورت پیش آئی اِس وطنِ عزیز کے جیالے بہادر جوان اپنے لہو سے اس کو سیراب کرنے کیلئے ہمہ وقت موجود رہے۔ افواجِ پاکستان کیلئے عزت اور محبت ہر دل میں گھر کر چکی ہے۔ افواجِ پاکستان نے خود کو ہر اس لمحے پیش کیا جب عوام تکلیف میں تھی پھر چاہے وہ 2005ء کا زلزلہ ہو یا کوئی سیلاب یا پھر معاملہ وطن کے تحفظ کا ہو۔ کرونا کی ہنگامی حالت میں بھی افواجِ پاکستان ملک کا سہارا بنی رہی۔ ہم بطور زندہ قوم اپنی افواج پر بھروسہ کرتے ہیں۔ پرچم سے محبت بھی لازوال ہے اور محبِ وطن پاکستانیوں کے دل بھی اس جذبے سے لبریز ہیں۔

وطنِ عزیز پر جب بھی کوئی مصیبت آن پڑی تو ہر فرد اپنے تئیں ملک کا سہارا بنا۔ اگر غور 1965ء کی طرف کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ کیسے ایک پکار پر افواجِ پاکستان کی مدد کیلئے ہر شہری نے لبیک کہا اور وسیع پیمانے پر اشیائے ضرورت حاصل کی۔ اس

سب کے پیچھے کی وجہ وہ قربانیاں ہیں جس کے بعد اس چمن کو حاصل کیا۔ ہم نہیں چاہتے کہ کوئی ناپاک عناصر ہمیں پھر سے اس جہنم کی زندگی میں جھونکے جس میں ہمارے برصغیر میں رہ کر گزر گئے۔

اِس سب کے پیشِ نظر اگر ہم زندہ قوم کے دعویدار بننے کی کوشش کریں تو پھر بھی نہیں بن سکتے۔ ہم یومِ آزادی، یومِ مزدور، یوم اقبال، یومِ قائد، یومِ شہداء کو رنگا رنگ تقریبات کے ذریعے یادگار بنا کر دنیا کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ ہم زندہ قوم ہیں۔ اِن تقریبات کے ذریعے ہم بحیثیت قوم اپنی ناکامیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں مثلاً لیاقت علی خان کا قتل، جنرل ایوب کا مارشل لا، جنرل یحییٰ کا اقتدار پر قبضہ، 1971ء کی جنگ میں شکست، ضیاء الحق کا مارشل لاء، ذوالفقار علی بھٹو کی پھانسی، سانحہ اوجھڑی کیمپ، انتخابات میں چوری، کارگل کی مہم جوئی، مشرف کی بغاوت، افغانستان میں امریکی جنگ میں شمولیت، آرمی سکول پشاور میں بچوں کا بہتا لہو، پانامہ لیکس، آٹا چینی کا بحران وغیرہ۔ سچ بات تو یہ ہے ہمارے پاس فخر کرنے کو دن کم جبکہ ایامِ شرمندگی زیادہ ہیں۔

نشاں یہی ہے زمانے میں زندہ قوموں کا
کہ صبح و شام بدلتی ہیں اِن کی تقدیریں

پاکستان بننے کے بعد ہم نے کتنی دفعہ اپنی تقدیر بدلی؟۔ یہ تاریخ ہمارے سامنے ہے۔ بحیثیت پاکستانی ہم نے کون سا قابل ذکر کارنامہ انجام دیا جو زندہ قوموں کا شیوہ ہو یا کون سے ایسی مشین بنائی جسے دیکھنے لوگ باہر سے آئیں؟، مشین کو چھوڑیں اخلاقیات کا کون سا ایسا کارنامہ انجام دیا جس نے مفکرین کو دعوتِ فکر دی ہو۔ شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ نے اپنی سوئی ہوئی قوم کو جگانے کیلئے تمام عمر صَرف کر دی، بڑی مشکل سے یہ قوم جاگی اور پاکستان کے خواب کو شرمندہ تعبیر کر دیا۔ مگر بدقسمتی تو یہ ہے کہ یہاں آ کر پھر سے سو گئی۔ انہیں کسی شئے کی خبر نہیں۔ غربت کو خدا کی مرضی سمجھ لیا گیا ہے۔ حالانکہ حضورﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے:

''فقر کفر تک پہنچا دیتا ہے''

تو بھلا کفر خدا کی مرضی کیسے ہو سکتی ہے؟ مغرب کو تو سب گالی دیتے ہیں۔ مگر وہاں جانے کیلئے سب تیار رہتے ہیں۔ گفتار کے غازی سانس لینے کو زندگی سمجھ بیٹھے ہیں۔ درحقیقت زندگی اپنے اندر محبت، مروّت، فرائض کی ادائیگی اور احساس کا نام ہے۔ ہم آج تک اس ملک کو تخلیق کرنے کے مقاصد ہی نہ پورے کر سکے۔ دستور کی تدوین یا جمہوری اداروں کی تشکیل یا ملکی استحکام سے لے کر داخلی و خارجی پالیسیوں کی ترتیب سب کچھ ادھورا چھوڑا ہوا ہے۔ ہمارا نظامِ تعلیم ہمیں مختلف طبقات میں منقسم کر رہا ہے۔ آج ہمارے اخلاص، ہمارے رویوں اور سوچ میں زیادہ فرق آ گیا ہے۔ جو پاکستان ہمیں ملا تھا وہ آج نہیں رہا۔ جو قومیں اپنے قومی ورثے کا تحفظ کرنے میں ناکام ہو جائیں تو وقار اور مقام میں بہت پیچھے رہ جاتی ہیں۔

مقدس خورشید
بی ایس اردو

منفی سوچ

امریکہ میں جب ایک قیدی کو پھانسی کی سزا سنائی گئی تو وہاں کے کچھ سائنس دانوں نے سوچا کہ کیوں نہ اس قیدی پر کچھ تجربات کیئے جائیں۔

قیدی کو بتایا گیا کہ ہم تمہیں پھانسی دے کرنہیں ماریں گے بلکہ زہریلے سانپ سے ڈسا کر ماریں گے۔اس کے سامنے بڑا سا زہریلا سانپ لایا گیا اوراس کی آنکھیں بند کر کے اس کو کرسی سے باندھ دیا گیا پھراس کو سانپ سے نہیں بلکہ دو سیفٹی پن چبھوئی گئیں۔قیدی کی کچھ سیکنڈ میں ہی موت ہوگئی۔پوسٹ مارٹم کے بعد یہ پایا گیا کہ قیدی کے جسم میں سانپ کے زہر جیسا ہی زہر ہے۔اب یہ زہر کہاں سے آیا جس نے اس قیدی کی جان لے لی! وہ زہراس کے جسم نے ہی صدمے میں جاری کیا تھا۔اس کے بعد سائنسدان اس نتیجے پر پہنچے کہ ہمارے ہرعمل سے مثبت یا منفی توانائی بنتی ہے اور ہمارے جسم میں اسی کے مطابق ہارمونز تیار کرتی ہے۔

یادرکھیں! 75 فیصد بیماریوں کی وجہ منفی سوچ ہی ہوا کرتی ہے۔آج انسان خود ہی اپنی منفی سوچ سے خود کو ختم کر رہا ہے۔اپنی سوچ مثبت رکھیں اور سدا خوش رہیں۔

25 سال کی عمر تک: ہمیں یہ پرواہ نہیں ہوتی کہ لوگ کیا سوچیں گے؟

50 سال کی عمر تک: اسی ڈر میں ہوتے ہیں کہ لوگ کیا سوچیں گے؟

50 سال کے بعد: پتہ چلتا ہے کہ کوئی ہمارے بارے میں سوچ ہی نہیں رہا تھا۔

زندگی خوبصورت ہے اس لیے ہمیشہ خوش رہیں۔

جو ہو گیا اُسے سوچا نہیں کرتے — حاصل انہیں ہوتی ہے منزل
جو مل گیا اُسے کھویا نہیں کرتے — جو وقت اور حالات پر رویا نہیں کرتے

جس قدر جس کی قدر کی — ہار اور جیت تو اپنے اندر ہوتی ہے
اُس قدر بے قدر ہوئے ہم — مان لو تو ہار ہے، ٹھان لو تو جیت ہے

......☆......☆......☆......☆......☆......

مہوش عابد
رول نمبر 112 بی ایس اردو

جنت کے پتے

''سچے دل سے توبہ کروتو گناہ نہیں آتے پیچھے''!

اس نے تار پہ عبایہ پھیلایا اور پھران کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔ وہ اب مشین سے گیلے کپڑے نکال رہی تھیں۔ کنکھیوں سے اُسے اپنا عبایا ہوا سے پھڑ پھڑاتا دکھائی دے رہا تھا۔

مگر وہ کوفت تو دیتے ہیں نہ، جیسے یہ عبایا مجھے کوفت دے رہا ہے، لگتا ہے ابھی ہوا کا تیز جھونکا آئے گا اور یہ اُڑ کر میرے سارے منظر پہ چھا کر اس کو تاریک کر دے گا۔

اس بات پہ مریم خانم ذرا سا مسکرائیں اور ٹوکری سے ایک کلپ اُٹھا کر عبایا کے اوپر لگا دیا۔ حیا پل بھر کو بالکل ٹھہر گئی۔ اب نہیں اُڑے گا۔ بھلے کتنا ہی پھڑ پھڑالے، دعا بھی ایک کلپ کی طرح ہوتی ہے اور یہ گناہ اس لئے یوں پھڑ پھڑاتے ہیں تا کہ تم یہ یاد رکھو کہ اگر تم دوبارہ اس راستے کی طرف گئیں تو یہ کلپ ٹوٹ جائے گا اور کپڑا اُڑ کر سب پہ چھا جائے گا۔ زمانۂ اسلام میں آنے کے بعد جاہلیت کے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ لیکن ایک دفعہ پھر غلط راستے کی طرف جانے کی صورت میں وہ پچھلے گناہ زندہ ہو جاتے ہیں اور انسان کو زمانۂ جاہلیت میں کئے گئے تمام گناہوں کا بھی حساب دینا پڑتا ہے۔

......☆......☆......☆......☆......☆......

فرمودات: مولانا جلال الدین رومیؒ

- عقل سے سوال پوچھا! کیا موت سے زیادہ کوئی چیز دردناک ہے؟
  محبت نے عقل کو مخاطب کیا اور کہا محبوب کی جدائی موت سے زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔
- مولانا رومی سے کسی نے پوچھا! زہر کیا ہے؟
  ہر وہ چیز جو ہماری ضرورت سے زیادہ ہو زہر ہے، جیسے قوت، اقدار، دولت، بھوک، لالچ، محبت، نفرت
- میں نے خدا سے کہا! میں تمہیں جاننے سے پہلے نہیں مرنا چاہتا
  خدا نے جواب دیا! جو مجھے جان گیا وہ کبھی نہیں مرتا

افسانہ و افسوں / سفر وسیلۂ ظفر

یوم جشن آزادی پاکستان 2022ء

یوم یکجہتی کشمیر 2022ء

نمائش ⟨سائیکالوجی ڈیپارٹمنٹ⟩

وہ ایک پری جیسی تھی نازک سی

زہرا شفیق
بی ایس اردو رول نمبر 105

مارچ کا مہینہ تھا، دوپہر کے بارہ بجے کا وقت تھا۔ جب اس نے سفید دودھیا رنگت، بھوری آنکھیں، سر پر سلیقہ کے ساتھ دوپٹہ پہنا ہوا تھا۔ گلابی فراک جس میں مختلف رنگوں کے پھول بوٹے بنے تھے۔ اس نے پہن رکھا تھا جو اس پر شر مارہا تھا وہ کسی پرستان کی پری یا پھر کسی سلطنت کی شہزادی لگ رہی تھی اور وہ لباس جو اس نے پہن رکھا لگتا تھا اس نے اپنی کنیز کا پہن رکھا ہو۔

کمرہ امتحان سے وہ انگریزی کا پرچہ دے کر آ بیٹھی تھی۔ سکول کے گیٹ کے پاس سفیدے کے درخت کے ساتھ رکھے بنچ پر بیٹھی شاید وہ گھر جانے کا انتظار کر رہی تھی۔

''پتہ نہیں بھائی کتنی دیر تک لینے آئے گا'' اُس نے خود سے ہمکلامی کی۔

السلام علیکم! اس کے ساتھ بیٹھی انشاء نے اسے سلام کیا۔

وعلیکم السلام! اس نے اسے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''آپ یہاں پیپر دینے آئی ہیں؟ کس چیز کا پیپر تھا؟ کیسا ہوا آپ کا پیپر؟''

انشاء نے اس سے اتنے سارے سوال ایک ساتھ کر دیئے تھے اور وہ خود بھی پیپر دے کر آئی ہوئی تھی اپنی ٹیچر سے ملنے۔

''میرا انگلش کا پیپر تھا بس اچھا ہو گیا ہے۔ بس تھوڑے سے ہی وقت میں تیاری کی ہے تو اتنا خاص نہیں ہوا''۔

''اچھا وہ کیوں آپ کو کم وقت ملا؟ انشاء نے اس سے ایک اور سوال کیا۔ پھر اچانک یاد آیا کہ اس نے اس سے نام تو پوچھا ہی نہیں ہے۔''اوہو میں نے آپ کا نام تو پوچھا ہی نہیں۔ آپ کا نام کیا ہے، پلیز کیا آپ بتائیں گی''؟

''میرا نام پری وش ہے''۔ اس نے انشاء کے پوچھنے پر بتایا۔ انشاء مسکرائی اور بولی! ''یہ تو بہت خوبصورت اور الگ نام ہے''۔

''جی یہ میرے ابو نے رکھا تھا میرا نام''۔ یہ بتاتے ہوئے وہ بہت دُکھی سی ہو گئی تھی۔ جیسے شدت سے اُسے اپنے ابو یاد آئے ہوں۔''اچھا یہ واقعی بہت پیارا نام ہے''۔

''آپ واقعی ایک پری ہی ہیں آپ پیاری ہیں ایسے جیسے کوئی شہزادی ہوں''۔

وہ اسے بہت ہی حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی جیسے اس کی آنکھوں نے کہا ہو کہ میں شہزادی ہی تو تھی اپنے ابو کی۔

''آؤ ہم کچھ کینٹین سے لے آتے ہیں کچھ کھانے کے لئے مجھے لگتا تھا ابھی لینے آئے لیکن جلدی نہیں آنے والے''۔

''جی مجھے بھی لگتا ہے کہ میرے بھائی جان کالج سے اپنی چھٹی پر ہی لینے آئیں گے دو بجے تک''۔

''دو بجے تک؟'' انشاء نے اُسے حیرانی والی نظروں سے دیکھ کر کہا۔''آؤ پھر اُٹھو مجھے بھی دو بجے ہی لینے آئیں گے ٹھیک ہے پھر ہم کینٹین ہی چل کر کچھ کھا پی لیتی ہیں''۔

اب وہ کینٹین کی طرف چلتی ہوئی جا رہی تھیں۔ جب انشاء نے اس سے پوچھا کہ آپ کتنے بہن بھائی ہیں؟ آپ کے ابو کیا کرتے ہیں؟ اور آپ کی امی کیسی ہیں۔

تھوڑی دیر تو وہ چُپ رہی جیسے اس نے خود کو ہمت دی ہو۔ پھر بولی ہم تین بہن بھائی ہیں۔ دو بہنیں ایک بھائی ہے۔ آپی بڑی ہیں، میں بھائی سے چھوٹی ہوں اور میرے ابو حیات نہیں ہیں۔ اس کے چہرے پر دُکھ بھری مسکراہٹ تھی اور انشاء صرف اس کے چہرے کو دیکھتی ہی رہ گئی۔ پھر اچانک حیرانی سے بولی۔''امی ابو دونوں نہیں ہیں؟'' پھر آپ لوگ کہاں رہتے ہیں؟ کس کے پاس؟ کب ان کی وفات ہوئی؟ کیسے ہوئی؟ جو اس کے ذہن میں سوال آ رہے تھے انشاء ایک ساتھ سب بولے جا رہی تھی۔ وہ ایک حیرانی میں آ گئی کہ ایسا کیسے ہوسکتا ہے کہ اس کے ماں باپ میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہے۔ یہ جو ایک کانچ کی گُڑیا جیسے ایک نازک سی پری، ایک معصوم، بھولی سی شہزادی جیسی لڑکی کیسے رہتی ہوگی اپنے ماں باپ کے بغیر؟ اس کے دماغ میں کتنے سوال آ رہے تھے اور بس اس کا چہرہ ہی دیکھتی جا رہی تھی۔

پری وش نے اس کی طرف دیکھا ہلکی سی مسکرائی اور پھر بولی! ''بتاتی ہوں، ابھی کینٹین سے کچھ لے لیں پھر بتاتی ہوں آپ کو سب''۔ وہ دو انجان سی لڑکیاں ایسے لگتا تھا جیسے سہیلیاں ہوں۔ دو رول اور دو سموسے اور دو جوس لیئے ہاتھ میں رول سموسوں کی پلیٹ اور جوس پکڑے وہ آپس میں گیٹ کے ساتھ والے گراؤنڈ میں جا کر بیٹھ گئیں۔

''میرے ابو بزنس مین تھے۔ میرے ابو امی کے درمیان بہت محبت تھی۔ وہ ہم بہن بھائیوں پر اپنی جان چھڑکتے تھے۔ ہمارے گھر کھانا بنانے کے لیے کُک تھا، ہمارے گھر نوکر چاکر کام کرتے تھے۔ میں اعلیٰ سکول میں پڑھتی تھی۔ میں اکثر لڑکوں والے کپڑے پہنتی تھی۔ میں گھر میں سب کی لاڈلی تھی اور اپنے ابو کی تو جان تھی۔ پھر ایک دن اچانک ہمارے گھر کو کسی کی نظر لگ گئی۔ میرے ابو کی طبعیت خراب ہوگئی۔ انہیں ہسپتال لے جایا گیا، کچھ گھنٹوں بعد وہ گھر واپس آ گئے، ہمیں لگا سب ٹھیک ہے بس عام سے تکلیف ہوگی، اب ابو ٹھیک ہیں۔ لیکن ہمیں نہیں پتہ مگر ابو کو معلوم ہوگیا تھا، ڈاکٹرز نے انہیں بتایا کہ انہیں کینسر ہے اور وہ بھی آخری سٹیج پر اور وہ اس دنیا میں کچھ ہی دنوں کے مہمان ہیں۔ لیکن ابو نے گھر میں کسی کو نہیں بتایا کہ کہیں ہم پریشان نہ ہو جائیں اور ہم شاید ابو کے لیے روئیں گے۔ دن بہ دن ابو بہت کمزور ہوتے گئے اور پھر چند دنوں بعد انہیں خون کی قے آئی اور وہ کچھ ہی لمحوں میں ختم ہوگئے۔

میرے ابو اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گئے۔ میرا بھائی اکیلا تھا اس نے میڈیکل میں داخلہ لینا تھا۔ میرے ابو کو غسل دیا گیا،

کفن پہنایا گیا اور کچھ ہی لمحوں میں ابو کا جنازہ اُٹھالیا گیا اور وہ قبرستان بھی پہنچ گئے۔ پھر ہمارا اصل امتحان شروع ہوا میرے ابو قبر میں سو گئے۔ میرا بھائی قبرستان سے سامان لے کر گھر ہی پہنچا تھا کہ قبرستان سے فون آیا کہ رضوان تم کہاں ہو؟ آ کر اپنے ابو کی قبر کے پیسے دو۔ یہ کوئی اور نہیں تھا یہ میرا تایا زاد کزن تھا۔ اسے اتنا بھی خیال نہ آیا کہ اس کے ابو کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس نے اپنے ابو کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں سلایا ہے وہ کتنی تکلیف میں ہوگا۔ قبر والے کو پیسے دے دیتا گھر آ کر بے شک لے لیتا تھوڑا تو احساس کر لیتا۔

ادھر میری امی ابو کے جانے کا صدمہ برداشت نہیں کر پائی تھی۔ وہ پاگل ہو گئیں اور اپنے ہوش میں نہیں تھیں۔ ایک دو دنوں میں سب رشتے دار چلے گئے پھر کوئی نہیں آیا۔ میرے ابو نے کاروبار کے لیے جن لوگوں سے پیسے اُدھار لئے تھے وہ سب ہمارے گھر آ گئے۔ میرے ابو کا سارا کاروبار ختم ہو چکا تھا۔ ہمارے پاس جو تھا سب ختم ہو گیا تھا۔ صرف ایک گھر بچا وہ بھی پانچ مرلے کا۔ میری امی کی حالت ہر روز کے ساتھ خراب ہو گئی۔ ہم جتنا بھی بھائی بہنیں خیال رکھتے امی کا، امی کی صحت پر کچھ اثر نہیں ہوتا تھا۔

پھر ایک دن ہمارے گھر ابو کے دوست میری آپی کا رشتہ اپنے بیٹے کے لئے مانگنے آئے۔ وہ اکثر ہمارا حال پوچھتے رہتے تھے۔ اس دنیا میں وہ واحد انسان تھے جو ہماری خبر گیری کرتے تھے۔ میرے بھائی نے رشتہ قبول کر لیا اور پھر ہم نے بہن کی رخصتی بہت اچھی طرح سی کی۔ میری امی کی حالت ٹھیک نہیں تھی پر میرا بھائی بانہوں میں اُٹھا کر سٹیج پر لے گیا۔ میری بہن کی احسن طریقے سے رخصتی ہو گئی۔

ابھی ایک ماہ بھی پورا نہیں گزرا تھا کہ میری امی اللہ پاک کو پیاری ہو گئیں۔

پری وش کی آنکھوں سے آنسو تھے کہ بہتے جا رہے تھے۔ اسے بہت شدت سے اپنے امی ابو یاد آ رہے تھے۔ وہ خود پر کنٹرول نہیں کر پائی اور رونے لگی۔ انشاء بھی اسے دیکھ کر رونے لگی۔ پھر اسے تسلی دی چپ کروایا۔ پری وش رو رہی تھی پھر آنکھوں میں آنسو تھے جو بہتے جا رہے تھے اور وہ مسکرانے لگی کہ میں ٹھیک ہوں۔

پھر بولی ''اب ہم صرف دو بہن بھائی ہی ساتھ رہتے ہیں۔ میرا بھائی میڈیکل میں سٹڈی کر رہا ہے۔ ایک سال میں ڈاکٹر بن جائے گا ان شاء اللہ اور مجھے میٹرک کی سند کی ضرورت تھی، مجھے ایک ڈپلومہ کرنا اور اس کے لیے میٹرک کی سند لازم ہے۔ اس لئے اب 9th اور 10th کلاس کے ایک ساتھ پیپر زدیئے ہیں۔ وقت بھی کم ملا تیاری اچھی نہیں کر پائی، بس پاس ہو جاؤں''۔

''ان شاء اللہ آپ اچھے نمبروں میں پاس ہوں گی میری دعا ہے''۔ انشاء نے پری وش سے کہا۔

پری وش مسکرائی اور کہا ''اللہ آپ کو جزائے خیر دے''۔ ''پری وش آپ جتنی پیاری ہیں اتنا ہی زیادہ آپ کا دل پیارا ہے۔ آپ کی تربیت بہت اچھی ہے''۔ انشاء نے اس سے کہا تو وہ ہلکی سی مسکرا دی اور کہا: ''یہ میرے ماں باپ کی تربیت ہے، میں

ان کی ہر بات یاد کرتی ہوں، مجھے ان سے بہت پیار ہے۔ میں ہر روز انہیں درود، قرآن پاک اور نماز پڑھ کر بخشتی ہوں، کبھی نہیں بھولتی کہ میرے امی ابو کو انتظار رہتا ہوگا میرے درود کا، میرے قرآن پاک کا کہیں وہ اداس نہ ہو جائیں میں کبھی نہیں بھولتی''۔

انشاء کو احساس ہوا کہ ماں باپ کی کیا قدر ہوتی ہے۔ زندگی گزارنے کے لیے ان کی باتیں ان کی نصیحتیں کتنی اہم ہوتی ہیں۔ وہ دل ہی دل میں خود کا احتساب کر رہی تھی کہ وہ کس طرح سے اپنی ماں کے ساتھ کیسا رویہ رکھتی ہے۔ وہ کتنا غلط بول جاتی ہے اور کبھی انہیں غلط سمجھتی ہے، ان ہی خیالوں اور سوچوں میں تھی کہ سکول کی چھٹی ہوگئی اور پری وش کو اس کا بھائی لینے بھی آ گیا۔ وہ دونوں گلے ملیں خدا حافظ کہا۔ انشاء آپ سے مل کر بہت اچھا لگا۔ ایسے لگا جیسے کوئی اپنا ہو، مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا۔ پتہ نہیں زندگی میں پھر کبھی ملاقات ہو یا نہ ہو۔ وہ کہتی ہوئی مسکرائی اور چلی گئی۔

انشاء کو بھی اس کے گھر والے لینے آ گئے تھے وہ راستے میں بس اس کے بارے میں سوچتی آئی کہ وہ اپنی ماں کے بغیر کیسے رہتی ہوگی؟ اس کے ابو بغیر کون اُس کے لاڈ اُٹھاتا ہوگا؟ بس یہ سوال تھے اور وہ تھی۔ ہاں! اسے سبق بھی تو مل گیا تھا کہ ماں باپ کی کتنی اہمیت ہے۔ گھر آتے ہی ماں کے گلے لگ گئی۔ ''ماں مجھے آپ سے بہت پیار ہے''۔ اس کی امی نے اسے ہنس کر گلے سے لگالیا۔

......☆......☆......☆......☆......☆......

فرمودہ اقبال

طبع مشرق کیلئے موزُوں یہی افیون تھی
ورنہ قوالی ، سے کچھ کم تر نہیں 'علم کلام'!

ہے طواف و حج کا ہنگامہ اگر باقی تو کیا
کُند ہو کر رہ گئی مومن کی تیغِ بے نیام

ارمغان حجاز

سفرنامہ ''ترکی''

سیرت انجم بی ایس اردو

ایک دن ابو جان شام کو گھر واپس آئے تو ہم نے اُن کے سامنے ترکی کا ذکر کیا کہ ترکی ایک بہت خوبصورت ملک ہے۔ امی جان نے ابو جان سے ترکی جانے کی خواہش ظاہر کی تو ابو جان مان گئے اور فوراً ہمارے جانے کا بندوبست کیا۔ کچھ دن کے بعد ہم ترکی کے لیے روانہ ہوئے۔ ہم ائیر پورٹ پر اُترے اور ٹیکسی میں جا کر بیٹھ گئے۔ ہم نے وہاں سے پہلے کھانا کھانے کے لیے کسی ہوٹل جانے کا کہا تو ابو جان نے ٹیکسی والے کو ترکی کے کسی اچھے ہوٹل لے جانے کو کہا۔ ٹیکسی والے نے ہم سے پوچھا "Where you come from?" ابو جان نے جواب دیا Pakistan یہ سن کر ٹیکسی والا بہت خوش ہوا اور اُس نے گاڑی سے اُتر کر ابو جان سے مصافحہ کیا اُس کے بعد ابو جان اور ٹیکسی والا گاڑی میں بیٹھے اور ہم ہوٹل کے لیے روانہ ہوئے جب ہم ہوٹل پہنچے تو ہم نے ویٹر سے وہاں کے خاص کھانے کی چیزوں کے بارے میں پوچھا تو اُس نے ہمیں تین چیزوں کے نام بتائے۔ قہوہ، میٹھا گوشت اور کباب۔ میٹھا گوشت وہاں کی ایک مشہور سوغات ہے۔ ترکی کے لوگ میٹھا گوشت بہت شوق سے کھاتے ہیں، لیکن ہمیں اُس کا ذائقہ پسند نہیں آیا۔ اُس کے بعد ہم نے کباب منگوائے۔ یہ بھی ترکی کے بہت مشہور کباب ہیں یہ پوری دنیا میں بہت مشہور ہیں اور ان کا ذائقہ بھی بہت منفرد تھا۔ یہ کباب ہمیں بھی بہت اچھے لگے اور یہ آنے والے تمام سیاحوں کے لیے بھی باعث لطف ہے۔ ترکی کا خاص قہوہ بھی بہت مشہور ہے۔ ترک یہ قہوہ بہت شوق سے پیتے ہیں۔ اُن کے مطابق اُس قہوہ کو پیئے بغیر نہ تو کھانا ہضم ہوتا ہے اور نہ ہی کھانے کا لطف آتا ہے۔ یہ قہوہ بغیر چینی اور دودھ کے بنتا ہے، یعنی یہ بالکل کڑوا ہوتا ہے۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ہم ترکی کی سیر کے لیے روانہ ہوئے۔ ہم سب سے پہلے ترکی کی مسجد ''آیا صوفیہ'' گئے۔ یہ مسجد بہت دلکش اور قابلِ دید ہے۔ یہ سیاحوں کے لیے خوشی اور مسرت کا باعث ہے۔ سیاحوں کی کثیر تعداد مسجد میں موجود ہوتی ہے۔ عصر کے وقت کثیر تعداد میں ترک بھی یہاں جمع ہوتے ہیں۔ یہ مسجد سلطنتِ عثمانیہ میں تعمیر کی گئی۔ مسجد کا گنبد بہت بڑا اور نیلی ٹائیلوں اور نیلے رنگ کی وجہ سے بہت منفرد لگتا ہے۔ مسجد کا اندرون بہت خوبصورت اور دلفریب ہے۔ اس مسجد کا صحن بہت بڑا اور کشادہ ہے۔ اس میں سنگِ مرمر اور دیگر قیمتی پتھر لگائے گئے ہیں۔ مسجد ''آیا صوفیہ'' کی سیر کے بعد ہم سلطان احمد کی مسجد دیکھنے کے لیے روانہ ہوئے۔ یہ مسجد بھی بہت خوبصورت ہے۔ سلطان احمد کی مسجد سیاحوں کی آمد کا مرکز ہے۔ یہ مسجد زیادہ تر نیلی ٹائیلوں سے بنی ہوئی ہے۔ اِس وجہ سے اِس مسجد کو ''نیلی مسجد'' کہا جاتا ہے۔ یہ عمارت پہلے ایک چرچ تھا کیونکہ یہ عمارت بازنطینی دور میں

بنائی گئی تھی۔ سلطان مہمد دوم کے دورِ حکومت میں جب استنبول کو فتح کیا گیا تو سلطان مہمد نے اس کو مسجد میں تبدیل کر دیا۔ یہ مسجد 1931ء میں لوگوں کے لیے بند کر دی گئی۔ اس کے بعد اس مسجد کو 1935ء میں عجائب گھر کے طور پر کھولا گیا۔ استنبول اور انقریہ ترکی کے قدیم ترین شہر ہیں۔ استنبول ترکی کا دارالحکومت بھی ہے۔ اس شہر کو گنبدوں کا شہر بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس شہر میں بہت زیادہ مساجد موجود ہیں۔

ترکی کا کچھ حصہ براعظم ایشیاء اور کچھ حصہ براعظم یورپ میں موجود ہے۔ انقرہ بھی ترکی کے قدیم ترین شہروں میں شامل ہوتا ہے۔ انقرہ میں موجود لوگوں کے گھر آج بھی پرانے طریقوں سے بنائے گئے ہیں۔ انقرہ یونیورسٹی پوری دنیا میں بہت مشہور ہے۔ ہم ترکی میں پورا ایک ہفتہ رُکے ہم نے وہاں بہت کچھ دیکھا اور بہت سے کھانے بھی کھائے۔ ترکی کا ساحلِ سمندر بھی بہت خوبصورت اور تازگی بخشنے کی جگہ ہے۔ ساحلِ سمندر پر ملنے والی کھانے کی اشیا ہر سیاح کے لیے باعث لطف ہے۔ ہم نے ترکی میں بہت سی جگہوں سے کھانا چکھا۔ سیاحوں کے لیے ترکی ایک بہت خوبصورت اور دلکش جگہ ہے۔ ہم نے ترکی میں بہت مزے کیے۔ ہم نے اِس سیر سے بہت سی معلومات بھی حاصل کیں۔ ترکی سے واپس آنے کے بعد ہم نے اپنے دوستوں کو بھی ترکی کے بارے میں بہت کچھ بتایا۔ ہمیں یہ سیر ہمیشہ یاد رہے گی۔

......☆......☆......☆......☆......☆......

پانی کے مختلف روپ

۱۔ اُوپر اُٹھے تو ''بھاپ''　　۲۔ اوپر سے گرے تو ''بارش''

۳۔ جم کے گرے تو ''اولہ''　　۴۔ گر کر جمے تو ''برف''

۵۔ پھول پر گرے تو شبنم　　۶۔ پھول سے نکلے تو ''عرق''

۷۔ قدمِ اسماعیل سے نکلے تو ''زم زم''

۸۔ اور حضور ﷺ کی اُنگلی مبارک سے نکلے تو ''آبِ کوثر''

متفرقات

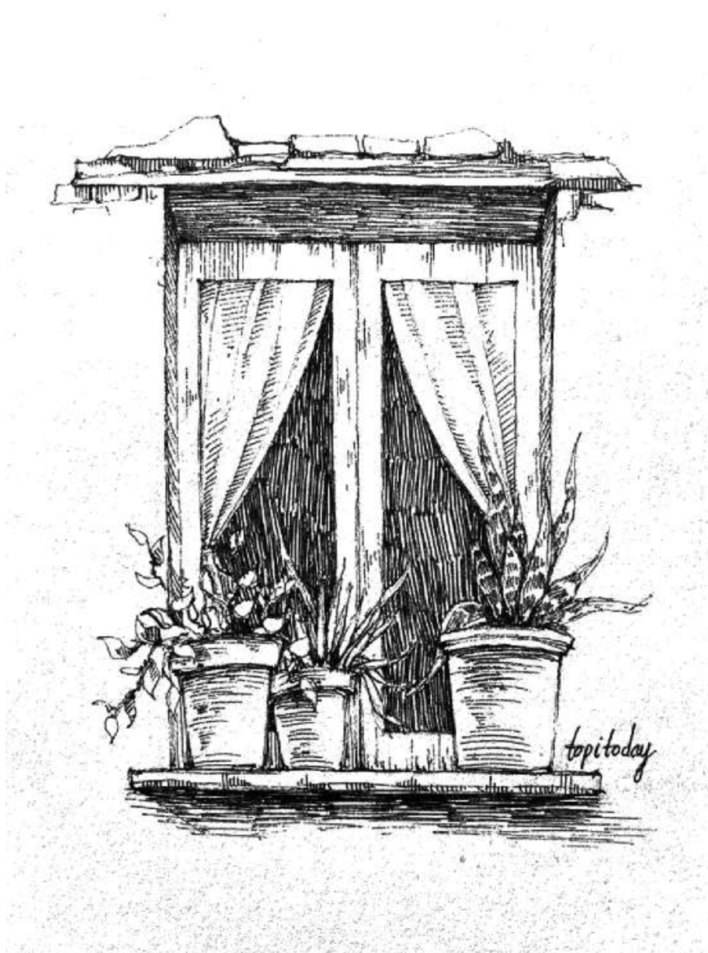

کالج میں ہونے والے تقریری مقابلاجات میں طالبات کی شرکت

﴿ میں جب آئینہ دیکھتی ہوں تو کیا سوچتی ہوں؟ ﴾

سروے رپورٹ سائبان اسلم ، طاہرہ مصطفیٰ

(رپورٹ کا آغاز ہم نے اپنے آپ سے کیا ہے
تا کہ کسی کو اعتراض نہ ہو اور اوّل خویش بعد از درویش کی کہاوت بھی پوری ہو سکے، ان شاء اللہ)

سائبان: آئینہ دیکھ کر کہتی ہوں بھولی بھالی لڑکی۔۔۔۔۔۔پڑھ پڑھ موقع نکل گیا تو ہاتھ پہ ہاتھ دھرے رہ جائیں گے۔ (واہ بھئی واہ بڑی سیانی ہو لڑکی)

طاہرہ مصطفیٰ: آئینہ دیکھ کر سوچتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔بالوں میں چاندی اُتر آئی، جوانی کدھر گئی؟؟؟

(ایک تو تم حسین ہو اوپر سے ذہین ہو ایسی باتیں نہ کیا کرو)

حمیر الطیف: آئینہ دیکھتی ہوں تو کہتی ہوں یا اللہ۔۔۔کاش رنگ گورا کر دیتے۔۔۔۔تا کہ اگلے گھر جا کر میں بھی راج کرتی۔ (بی بی نصیب کھاتے ہیں اور رنگ روتے ہیں فکر نہ کرو)

ماریہ بخاری: آئینہ دیکھتی ہوں تو کہتی ہوں۔۔۔۔کالی ماتا جی بازار جاؤ اور فائزہ بیوٹی کریم خرید لاؤ۔

(جاؤ جاؤ کہیں دیر نہ ہو جائے)

عمارہ نذیر: آئینہ دیکھتی کر کہتی ہوں شیروں کے منہ دُھلے دُھلائے۔۔۔

(ہاں جی شیرنی صاحبہ۔۔۔مِس کلاس میں آنے والی ہیں پتہ چل جائے گا)

رابعہ گل: آئینہ دیکھتی ہوں تو ماں باپ پر ترس کھاؤں موٹی ہوتی جا رہی ہوں۔۔

(میڈم پھول کر کُپا نہ بنو ماں باپ پر مہربانی فرماؤ)

مصباح جمیل: گلاں گوریاں تے وِچ ٹوئے۔

(زمانہ کرے اوئے ہوئے، اوئے ہوئے)

نادیہ بشیر: آئینہ دیکھ کر سوچتی ہوں دنیا میں بس میں اکیلی۔۔۔۔۔۔

(واہ بھئی واہ اتنی خوش فہمی؟؟؟)

فضیلہ اجمل: اللہ نے مجھے مکمل بنایا۔۔۔۔۔۔میں نے اپنا حلیہ بگاڑ لیا۔

(بالکل میک اپ کی دُکان ایسا ہی ہے)

عائشہ سرفراز: آئینہ دیکھ کر سوچتی ہوں۔۔۔۔۔ایوب کھوسہ ایوب کھوسہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(اتنی بھی ڈرامہ بازی اچھی نہیں)

نادیہ رمضان: آئینہ دیکھ کر سوچتی ہوں۔۔۔۔ہوا اُڑا لے جائے گی۔۔۔

(پوٗن اس قدر بیوقوف نہیں جو تمہیں اُڑا لے جائے)

فضّہ رمضان: آئینہ کہتا ہے۔۔۔۔۔واہ۔۔۔واہ ماشاءاللہ

(بڑی خوش فہمی ہے جناب)

خولہ نسیم: آئینہ دیکھتی ہوں تو سوچ میں پڑ جاتی ہوں دلہن بن کر کیسی لگوں گی؟؟؟؟

(بس کوئی اچھا پارلر تلاش کر رکھو)

مریم: آئینہ دیکھتی ہوں تو سوچتی ہوں اچھی لگ رہی ہوں۔

(اس عمر میں خوش فہمیاں اچھی نہیں ہوتیں)

سحر ایمان: مجھ سے زیادہ کوئی خوبصورت نہیں

(مبالغے کی حد کر دی)

خدیجہ یوسف: سوچتی ہوں کوئی کمی تو نہیں ہے؟؟؟؟

(بڑی بڑی نمایاں کمیاں ہیں جناب! آپ کیا جانیں)

......☆......☆......☆......☆......☆......

﴾ بشریٰ کا کچن ﴿

بشریٰ
بی ایس اردو

......☆...... وائٹ قیمہ کڑاہی ......☆......

اجزاء:۔

چکن کا قیمہ	آدھا کلو
دہی	ایک کپ
ادرک	ایک کھانے کا چمچہ
کالی مرچ	ایک چائے کا چمچہ
تیل	آدھا کپ
قصوری میتھی	ایک چائے کا چمچہ
گرم مصالحہ	ایک چائے کا چمچہ
لیموں کا رَس	دو کھانے کے چمچے
نمک	ایک چائے کا چمچہ
بھنا زیرہ	ایک چائے کا چمچہ
پسی ہوئی ہَری مرچ	ایک چائے کا چمچہ
کریم	آدھا کپ
ہَرا دھنیا	دو کھانے کے چمچے

ترکیب:۔

تیل گرم کر کے اس میں ادرک ، لہسن اور چکن کا قیمہ ڈال کر ڈھک دیں اور دس منٹ تک پکائیں اب اس میں دہی ، نمک ، کالی مرچ ، زیرہ ، مرچیں اور لیموں کا رَس ڈال کر اچھی طرح فرائی کر لیں کہ تیل اوپر آ جائے ۔ آخر میں تمام مصالحے ، کریم ، ہرا دھنیا ، مرچیں اور قصوری میتھی ڈال کر چولہا بند کر دیں ۔

پھر ادرک سے گارنش کر لیں ۔

......☆...... ڈھا کا کباب ......☆......

اجزاء:۔

چکن	ایک کپ
ادرک ، لہسن	ایک کھانے کا چمچہ
چھوٹی ہری مرچ	ایک کھانے کا چمچہ
ہرا دھنیا	ایک کھانے کا چمچہ
نمک	حسب ضرورت
چکن پاؤڈر	ایک کھانے کا چمچہ
لال مرچ	ایک کھانے کا چمچہ
گرم مصالحہ	ایک کھانے کا چمچہ
زیرہ	ایک کھانے کا چمچہ
انڈہ	ایک عدد
تیل	تلنے کے لیے

بیٹر کے لیے:۔

انڈے	دو عدد
کارن فلاور	دو کھانے کے چمچے
سفید تل	ایک کھانے کا چمچہ
پانی	حسب ضرورت

ترکیب:۔

ایک میں ریشہ کی ہوئی چکن اور کباب کے تمام اجزاء ڈال کر مکس کریں اور کباب بنا لیں ۔ اس کے بعد تمام اجزاء مکس کریں ۔ پھر کباب کو تیار آمیزے میں ڈِپ (Dip) کر لیں اور گرم تیل میں سنہرا کر کے پیش کریں ۔

......☆...... مٹکا قلفی ......☆......

اجزاء:۔

دودھ	ایک کلو
چینی	آدھا کپ
کھویا یا ماوا	آدھا کپ
ہری الائچی	آدھا چائے کا چمچہ
کٹے پستے	ایک کھانے کا چمچہ

ترکیب:۔

دودھ اُبال کر پسی چینی، کھویا یا ماوا اور پسی الائچی ڈالیں اور اتنی دیر پکائیں کہ کھویا پگھل جائے۔ پھر اس میں پستے شامل کریں۔ اس کے بعد تیار کیے ہوئے مکسچر کو چھوٹے چھوٹے مٹکوں میں ڈال کر فریز کر لیں۔ آخر میں مزے دار مٹکا قلفی نکال کر پیش کریں۔

......☆......☆......☆......☆......☆......

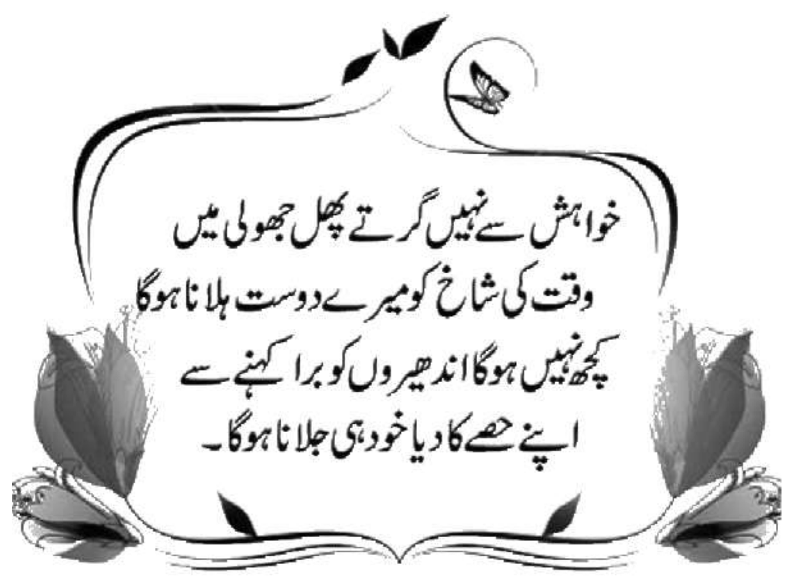

نورین شبیر
بی ایس اردو

﴾ مسکراہٹیں ﴿

فیشن: دادی اماں نے فیشن کے شوق میں اپنے سر کے بال کٹوا دیئے۔ انہوں نے بالوں کو سنوارتے ہوئے جھٹکا دیا اور اپنی پوتی سے پوچھا؟ ''کیا اب میں تمہاری بوڑھی دادی اماں لگتی ہوں؟

''ہرگز نہیں! اب تو آپ دادا ابا لگتی ہیں'' پوتی نے کہا۔

(فوزیہ ثمر بٹ ، ہانیہ عمران گجرات)

....

اسمگلنگ: ایک پولیس مین نے ٹرک والے کو روکا اور تلاشی لی مگر کچھ نہ ملا۔ پولیس والے نے پوچھا! ''میں حیران ہوں کہ تم روزانہ گزرتے ہو اور ٹرک میں کچھ نہیں ہوتا، کیا وجہ ہے آخر تم کیا کرتے ہو؟''

ٹرک والے نے جواب دیا: ''اسمگلنگ''

پولیس والے نے زِچ ہو کر کہا! ''مگر مجھے تو کوئی ایسی چیز نہیں ملتی''

ٹرک والے نے پولیس والے کو ایک پرچی دی اور کہا! ''اسے میرے جانے کے بعد کھولنا''

پولیس والے نے اس کے جانے کے بعد پرچی کھولی تو اس میں لکھا تھا ''میں ٹرک اسمگلنگ کرتا ہوں''

(فوزیہ ثمر بٹ ، ہانیہ عمران گجرات)

....

خوش قسمتی: خاوند عدالت میں جج سے! ''میں اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہوں''۔

جج! ''مگر کیوں''

شوہر! ''اس نے پچھلے ایک سال سے میرے ساتھ بات نہیں کی''۔

جج! ''ایک بار پھر سوچ لو ایسی بیویاں قسمت والوں کو ہی ملتی ہیں''۔

(ندا فضہ ، فیصل آباد)

....

ہماری خیر ہے: ایک بے وقوف سڑک کراس کرتے ہوئے ٹرک سے ٹکرا گیا۔

لوگوں نے پوچھا؟ ''تمہیں نظر نہیں آیا''

بے وقوف! ''نظر تو آیا تھا لیکن اس پر لکھا تھا ، توں لنگ جا ساڈی خیر اے''

(عاصمہ ندیم، پشاور)

....

جاؤں کہاں: جج ملزم سے: ''تم جانتے ہو جھوٹ بول کر تمہیں کہاں جانا پڑے گا؟''

ملزم: ''دوزخ میں''

جج: ''اور سچ بول کر''

ملزم: ''سرکاری جیل خانے میں''

(نادیہ یاسر، گوجرہ)

....

ایمانداری: ایک بڑے میاں بندوق لیئے اپنے خربوزوں کے کھیت پر پہرہ دے رہے تھے۔

ایک راہ گیر نے کہا: ''کیسے ہیں یہاں کے لوگ؟''

بڑے میاں بولے: ''بڑے ایماندار ہیں کیا مجال ہے جو میرے خربوزوں کو ہاتھ لگائیں''۔

راہ گیر نے پوچھا: ''یہ بندوق آپ نے کیوں سنبھال رکھی ہے؟''

بڑے میاں بولے: ''ان کو ایماندار رکھنے کے لیئے''

(مسرت طارق ، آزاد کشمیر)

....

غریب کی محبت: لڑکے نے لڑکی سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ''کل تم سے ملنے آؤں گا اور تم کو پھول دوں گا''

لڑکی نے عقل مندی سے سوچتے ہوئے جواب دیا: ''گوبھی کا پھول لے کے آنا، تمہارے پیار کا اظہار بھی ہو جائے گا اور ہمارا سالن بھی پک جائے گا''۔

(حنا کرن ، پتوکی)

....

وائرس: ڈاکٹر نے مریض کی میموری واش کر کے پوچھا: ''بتاؤ تمہیں کچھ یاد آ رہا ہے؟''

مریض: ''صرف بیوی کا نام یاد ہے''

ڈاکٹر: ''سب کچھ فارمیٹ ہو گیا لیکن وائرس پھر بھی نہیں گیا''۔

(افشاں سمیع، کراچی)

....

سیدھا سادہ معاملہ: ایک ٹھیکے دار صاحب کسی محکمے میں اپنا کام نکلوانے کے لیے افسر کو کار کی پیشکش کر رہے تھے۔ افسر نے متانت سے کہا: ''جناب! یہ رشوت ہوگی اور میرا ضمیر اس کی اجازت نہیں دے سکتا''

''لیکن سنیئے تو۔۔۔۔'' ٹھیکے دار صاحب نے لجاجت سے کہا: ''میں یہ کار آپ کو مفت نہیں دے رہا، آپ مجھے اس کار کے عوض ہزار روپے دے دیں، اب تو رشوت نہیں ہوگی، یہ تو خرید و فروخت کا سیدھا سادہ معاملہ ہے''۔

افسر نے چند لمحے غور کیا اور پھر یوں گویا ہوا: ''ایسی صورت میں تو دو کاریں خریدوں گا''۔

....

نمک خوار: ایک روز کونسلر کے ہاں علاقے کے لوگوں کی دعوت تھی۔ میزبان اور مہمان دسترخوان پر موجود تھے اور کھانے کے ساتھ پورا پورا انصاف کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک صاحب اور آ گئے، میزبان نے ان سے کہا: ''

وہ صاحب کہنے لگے: ''بھوک تو نہیں ہے تھوڑا بہت کھا لوں گا تا کہ آپ کا نمک خوار ہو جاؤں''۔

میزبان نے برجستہ کہا: ''ہمارے ہاں کھانے میں نمک نہیں ڈلتا ، آپ بس خوار ہی خوار ہوں گے''۔

(سدرہ ، فاروق آباد)

......☆......☆......☆......☆......☆......

وہ شخص کامیاب نہیں ہو پاتا
جس میں ناکامی کا خوف
کامیابی کی چاہت سے زیادہ ہو۔

مقدس مجید
بی ایس اردو

تذکیر و تانیث کا کلیہ

معلومات

☆ پہاڑوں کے نام مذکر بولے جاتے ہیں، مثلاً ہمالیہ، قراقرم، کوہِ سلیمان وغیرہ

☆ تمام مہینوں کے نام مذکر بولے جاتے ہیں، چاہے وہ انگریزی، ہندی، عربی یا فارسی میں ہوں مثلاً جنوری، فروری، مارچ، محرم، صفر، چیت، بھادوں، مہر، بھن وغیرہ

☆ ستاروں اور سیاروں کے نام مذکر بولے جاتے ہیں، سوائے زمین (زمین مؤنث ہے) مثلاً عطارد، مشتری، زہرہ وغیرہ

☆ دنوں کے نام مذکر بولے جاتے ہیں مثلاً ہفتہ، اتوار، سوموار، منگل، بدھ، جمعہ سوائے جمعرات (جمعرات مؤنث ہے)

☆ دھاتوں اور جواہرات کے نام سب مذکر بولے جاتے ہیں مثلاً سونا، تانبا، پیتل، نیلم، پکھراج وغیرہ (سوائے چاندی کے صرف چاندی مؤنث ہے)

☆ تمام دریاؤں کے نام مذکر ہیں مثلاً راوی، ستلج، فرات، نیلم (سوائے گنگا جمنا اور نربدا، یہ مؤنث ہیں)

☆ تمام درختوں کے نام مذکر ہیں مثلاً شیشم، چپل، کیکر، انار وغیرہ

☆ اخبارات اور رسائل کے نام سب مذکر ہیں مثلاً جنگ، نوائے وقت، اخبار جہاں، ادبی دینی رسائل وغیرہ

☆ تمام شہروں کے نام مذکر ہیں مثلاً لاہور، کراچی، پشاور سوائے دہلی اور بریلی کے، دہلی اور بریلی مؤنث ہیں۔

☆ تمام ملکوں کے نام مذکر ہیں مثلاً پاکستان، شام، اٹلی، بھارت، افغانستان وغیرہ

☆ تمام اوقات کے نام مذکر ہیں مثلاً منٹ، گھنٹا، مہینہ، سال، سنہ، دن مگر رات کو مؤنث بولتے ہیں۔

☆ تمام رنگوں کے نام مذکر ہیں مثلاً نیلا، پیلا، گلابی وغیرہ

☆ شاعری میں عاشق کے جتنے نام ہیں، سب مذکر بولے جاتے ہیں مثلاً مجنوں، بےقرار، جاں نثار، شہید، رنجور وغیرہ

......☆......☆......☆......☆......☆......

ہم اس دورِ جہالت میں جی رہے ہیں
جہاں عمل کرنے سے زیادہ زور
سوشل میڈیا پر شیئر یا فارورڈ کرنے میں ثواب سمجھا جاتا ہے

مقدس عباس
سال دوئم

دولت کی حقیقت

☆ دولت عینک خرید سکتی ہے لیکن نظر نہیں۔
☆ دولت نرم بستر خرید سکتی ہے مگر نیند نہیں۔
☆ دولت دوائیں خرید سکتی ہے مگر صحت نہیں۔
☆ دولت کتاب خرید سکتی ہے مگر علم نہیں۔
☆ دولت سامان خرید سکتی ہے مگر آرام نہیں۔
☆ دولت عیش وعشرت خرید سکتی ہے مگر سکون نہیں۔
☆ دولت اسلحہ خرید سکتی ہے مگر موت نہیں۔
☆ دولت باڈی گارڈ خرید سکتی ہے مگر زندگی نہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں

قرآن مجید میں آخرت کے اور بھی نام ہیں:
☆ یوم القیام
☆ یوم الحساب
☆ یوم الحشر
☆ یوم الآخرۃ
☆ یوم العالین

دلچسپ معلومات

☆ ایک رات کی نیند میں انسان ساڑھے چھ ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے۔
☆ انسانی جسم میں ساڑھے تین کروڑ مسام ہیں جن کے ذریعے پسینہ باہر نکلتا ہے۔
☆ چیل سورج کی طرف ایک گھنٹے تک دیکھ سکتی ہے۔
☆ انسان کے سر میں 22 ہڈیاں ہوتی ہیں۔
☆ دنیا کا سب سے بڑا کنواں امریکہ میں ہے۔
☆ جنوبی افریقہ میں ایسی مچھلی پائی جاتی ہے جو کہ پرندوں کا شکار کرتی ہے۔

ماں کی دعا

ایک دن میں نے اپنی ماں سے پوچھا:
''جن کی ماں نہیں ہوتی ان کے لیے دعا کون کرتا ہے؟'' وہ بولیں: 'دریا اگر سُوکھ بھی جائے تو ریت سے نمی نہیں جاتی''۔

اہم معلومات

☆ دنیا میں سے سے زیادہ پہاڑ سوئیزرلینڈ میں پائے جاتے ہیں۔
☆ دنیا میں سب سے زیادہ آتش فشاں پہاڑ انڈونیشیا میں پائے جاتے ہیں۔
☆ جزیرہ زمرد آئیرلینڈ کو کہا جاتا ہے۔
☆ جاپان کو چڑھتے سورج کی زمین کہا جاتا ہے۔
☆ شہد کی مکھی کی پانچ آنکھیں ہوتی ہیں۔

رزق کو کم کرنے والے اسباب

☆ مغرب اور عشاء کے درمیان سونا
☆ نماز قضا کرنا
☆ اندھیرے میں کھانا کھانا
☆ قبرستان میں ہنسنا
☆ سجدۂ تلاوت نہ کرنا

زینب سعید
سال اوّل

ذوق مطالعہ

علم کی اہمیت کے پیش نظر مسلمانوں میں ذوقِ مطالعہ نے فروغ پایا، بہت سے مسلمان علماء نے اپنی زندگیاں مطالعہ کرنے میں صَرف کر دیں۔

☆ حضرت حسن بصریؒ نے اپنی زندگی کے چالیس سال اس حال میں گزارے کہ سوتے جاگتے کتاب ان کے سینے پر رہتی تھی۔

☆ علامہ ابن راشد نے ساری عمر مطالعہ میں گزار دی ان کے احوال میں رقم ہے کہ زندگی میں صرف دو راتیں ایسی گزریں جن میں وہ مطالعہ نہ کر سکے۔ ایک شادی والی رات اور ایک والدہ کی وفات والی رات۔

☆ مشہور عالم جاحظ نے تو اپنی جان بھی مطالعہ کرتے ہی جانِ آفرین کے سپرد کی۔ آخری عمر میں علامہ جاحظ مفلوج ہو گئے تھے۔ مگر اس حالت میں بھی مطالعہ جاری رکھا۔ ایک دن کتابوں میں گھرے ہوئے مطالعہ فرما رہے تھے کہ کتب ان پر آ گریں اور وہ کتب میں دَب کر وفات پا گئے۔

☆ مسلمانوں کے ذوقِ مطالعہ کے ہزاروں واقعات تاریخ میں محفوظ ہیں۔ جس قوم میں مطالعہ کا اتنا شغف ہو اس کے کتب خانے مثالی ہی ہوں گے۔

......☆......☆......☆......☆......☆......

اللہ سے کرے دور ، تو تعلیم بھی فتنہ
املاک بھی اولاد بھی جاگیر بھی فتنہ

ناحق کیلئے اٹھے تو شمشیر بھی فتنہ
شمشیر ہی کیا نعرۂ تکبیر بھی فتنہ

محفلِ شعروسخن

کالج میں ہونے والے تقریری مقابلاجات میں طالبات کی شرکت

ماریہ بخاری

بی ایس اردو کی بیاض سے

—— بشریٰ ندیم (رول نمبر130) ——

محبتوں کا مجھ سے نصاب مانگتا تھا
چاہتوں کا اپنی حساب مانگتا تھا
عجیب شخص تھا سب کچھ جاننے کے باوجود
اکثر وہ اپنی باتوں کا جواب مانگتا تھا

—— نادیہ رمضان (رول نمبر103) ——

تو جو شہر ہی میں مقیم ہے تو منافرت کی فضا ہے کیوں
تیرا کارواں جو نہیں گیا تو ہوا میں گرد ہے کس لیے

—— نمرہ بی بی (رول نمبر102) ——

شب تنہائی میں اب تو
اکثر گفتگو تجھ سے رہا کرتی ہے

—— سدرہ بانو (رول نمبر101) ——

وہ جو سوچتا ہے اس کی وضاحت بھی نہیں کرتا
وہ کھل کے محبت بھی نہیں کرتا
جتنا ٹوٹ کے چاہا ہے ہم نے تمہیں
اس طرح کوئی عبادت بھی نہیں کرتا

—— عبیرہ بلال (رول نمبر126) ——

تو محبت سے کوئی چال تو چل
ہار جانے کا حوصلہ ہے مجھے

—— مقدس مجید (رول نمبر137) ——

دن کے اجالوں جیسی سیاہ رات ہے
تصور اس کا ہے اسی کی بات ہے
میری شخصیت کا اور کوئی نہیں حوالہ
وہ شخص ہی اب میری ذات ہے

—— نورین شبیر (رول نمبر133) ——

اس تکلف کی محبت میں ضرورت کیا ہے
ہم نفس تیری مدارات سے گھبراتا ہوں
چال چلنے کا نہ اعجاز سلیقہ آیا
کس لیے آج میں شہ مات سے گھبراتا ہوں

—— ماریہ بخاری (رول نمبر104) ——

داستان دل کی بہت عام ہوتی جاتی ہے
ایک خواہش ہے جو عام ہوتی جاتی ہے
لمحہ زیست بدل ڈالا کس نے آخر
شام سے پہلے یہاں شام ہوئی جاتی ہے

—— حمیرہ لطیف (رول نمبر118) ——

سچ ہمیشہ ہی بُرا لگتا ہے
اچھے لگتے مگر فسانے ہیں

—— مصباح جمیل (رول نمبر120) ——

شکستِ شب بس اک آواز دینا
جنوں کی حد پہ آنا چاہتا ہوں
جو میرے ساتھ چلنا چاہتا ہو
میں ایسا اک زمانہ چاہتا ہوں

—— نادیہ بشیر (رول نمبر139) ——

نئے کچھ بھی نہیں اقدام اپنے
وہی معمول کے ہیں کام اپنے

—— رابعہ گل (رول نمبر112) ——

نہیں دیکھنا اب مجھے آئینہ
اسے توڑ دو یا مٹا دو مجھے

—— طاہرہ مصطفیٰ (رول نمبر114) ——

چلتے چلتے یاد آیا رستے میں
بچپن رکھ کے بھول آیا بستے میں
اس قدر مہنگائی میں لینا چاہتا ہوں
وہ لمحہ جو خرید نہ سکا سستے میں

—— سائبان اسلم (رول نمبر121) ——

ممکن نہیں ہے مجھ سے یہ طرزِ منافقت
اے دنیا تیرے مزاج کا بندہ نہیں ہوں میں

......☆......☆......☆......☆......☆......

﴿ نظم ﴾

عائشہ فاطمہ
بی ایس اردو

کوئی ایسا جادو ٹونہ کر
میرے عشق میں وہ دیوانہ ہو
یوں الٹ پلٹ کر گردش کی
میں شمع وہ پروانہ ہو

ذرا دیکھ کے چال ستاروں کی
کوئی زائچہ کھینچ قلندر سا
کوئی ایسا جنتر منتر پڑھ
جو کر دے بخت سکندر سا

کوئی ایسا کالا جادو کر
جو جگمگ کر دے میرے دن
وہ کہے مبارک جلدی آ
اب جیا نہ جائے تیرے بِن

کوئی ایسی راہ پہ ڈال مجھے
جس راہ پہ وہ دلدار ملے
کوئی تسبیح دَم درود بتا
جسے پڑھوں تو میرا یار ملے

کوئی ایسا چلا کاٹ کہ پھر
کوئی اس کی کاٹ نہ کر پائے
کوئی ایسا دے تعویز مجھے
وہ مجھ پہ عاشق ہو جائے

کوئی فال نکال کرشمہ گر
مری راہ میں پھول گلاب آئیں
کوئی پانی پھونک کے دے ایسا
وہ پیئے تو میرے خواب آئیں

کوئی قابو کر بے قابو جِن
کوئی سانپ نکال پٹاری سے
کوئی دھاگہ کھینچ پراندے کا
کوئی منکا اِکشا دھاری سے

کوئی ایسا بول سکھا دے نا
وہ سمجھے خوش گفتار ہوں میں
کوئی ایسا عمل کرا مجھ سے
وہ جانے جان نثار ہوں میں

کوئی ڈھونڈ کے وہ کستوری لا
اُسے لگے میں چاند کے جیسا ہوں
جو مرضی میرے یار کی ہے
اُسے لگے میں بالکل ویسا ہوں

کوئی ایسا اسمِ اعظم پڑھ
جو اَشک بہا دے سجدوں میں
اور جیسا تیرا دعویٰ ہے
محبوب ہو میرے قدموں میں

پر عامل اِک اِک بات کہوں
یہ قدموں والی بات ہے کیا؟
محبوب تو ہے سر آنکھوں پر
مجھ پتھر کی اوقات ہے کیا؟

اور عامل سُن یہ کام بدل
یہ کام بہت نقصان کا ہے
سب دھاگے اس کے ہاتھ میں ہیں
جو مالک کُل جہاں کا ہے

......☆......☆......☆......☆......☆......

کون کہتا ہے کہ موت آئی تو مر جاؤں گا
میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤں گا

اب تیرے شہر میں آؤں گا مسافر کی طرح
سایۂ ابر کی مانند گزر جاؤں گا

چارہ سازوں سے الگ ہے مرا معیار کہ میں
زخم کھاؤں گا تو کچھ اور سنور جاؤں گا

زندگی شمع کی مانند جلاتا ہوں ندیمؔ
بجھ تو جاؤں گا مگر صبح تو کر جاؤں گا

احمد ندیم قاسمی

مقدس مجید

نظم (معصوم لڑکی)

سُنو سُنو اِک کہانی سنو

اِک لڑکی تھی پیاری سی
معصوم سی بھولی بھالی سی

اِک پیارے سے گھر میں رہتی تھی
سب کی لاڈو رانی تھی

بابا کی وہ گڑیا تھی
ماما کی وہ رانی تھی

گھر میں سب سے چھوٹی تھی
لیکن بہت سیانی تھی

کرنا بہت کچھ چاہتی تھی
لیکن کچھ کر نہ پاتی تھی

کہنے کو سیانی تھی

دل میں محبت رکھتی تھی
دنیا سے وہ ڈرتی تھی

کچھ ہوا ایسا کہ وہ ٹوٹ گئی
دنیا سے وہ روٹھ گئی

خدا کو اس نے یاد کیا
دنیا کو وہ بھول گئی

سُنو سُنو اِک کہانی سُنو

اِک لڑکی تھی پیاری سی
معصوم سی بھولی بھالی سی

......☆......☆......☆......☆......☆......

یونہی بے سبب نہ پھرا کرو کوئی شام گھر بھی رہا کرو
وہ غزل کی سچی کتاب ہے اسے چپکے چپکے پڑھا کرو

کوئی ہاتھ بھی نہ ملائے گا جو گلے ملو گے تپاک سے
یہ نئے مزاج کا شہر ہے ذرا فاصلے سے ملا کرو

مجھے اشتہار سی لگتی ہیں یہ محبتوں کی کہانیاں
جو کہا نہیں وہ سنا کرو جو سنا نہیں وہ کہا کرو

یہ خزاں کی زرد سی شال میں جو اداس پیڑ کے پاس ہے
یہ تمہارے گھر کی بہار ہے اسے آنسوؤں سے ہرا کرو

بشیر بدرؔ

نظم

فضیلہ اجمل

نہ جانے کیوں مجھے محسوس ہوتا ہے
تم بچھڑ جاؤ گے
ہر پل یہی لگتا ہے
تم بکھر جاؤ گے
میرے اور زیادہ قریب آ جاؤ
تم نکھر جاؤ گے
سنو جاناں!
ایک بار مجھے چھو کر دیکھو
تم صندل ہو جاؤ گے
میرے خیال کو خود پر حاوی کر دو
تم سنور جاؤ گے
نجانے کیوں مجھے محسوس ہوتا ہے
تم بچھڑ جاؤ گے

ہماری باتیں
ہماری ملاقاتیں
ہمارا ہنسنا
ہمارا بولنا
صرف ایک دن یاد بن کے رہ جاؤ گے
یہ سوچ کر سب
نجانے کیوں دل دہل سا جاتا ہے
کیوں کہ سچ میں مجھے محسوس ہوتا ہے
تم بچھڑ جاؤ گے
تم بچھڑ جاؤ گے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نجانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے

غزل

مصباح جمیل

چلو تم ساتھ مت دینا
مجھے بے شک بھلا دینا

نئے سپنے سجا لینا
نئے رشتے بنا لینا

بھلا دینا سبھی وعدے
سبھی قسمیں سبھی ناطے

تمہیں جاناں اجازت ہے
جو دل چاہے وہ سب کرنا

مگر اب تم کسی سے بھی
ادُھورا پیار مت کرنا

.....☆.....☆.....☆.....☆.....☆.....

غزل

مصباح جمیل

دکھ دے کر سوال کرتے ہو
تم بھی یارو کمال کرتے ہو

دیکھ کر پوچھ لیا حال میرا
چلو کچھ تو میرا خیال کرتے ہو

شہرِ دل میں یہ اداسیاں کیسی؟
یہ بھی مجھ سے سوال کرتے ہو

مرنا چاہیں تو مر نہیں سکتے
تم بھی جینا محال کرتے ہو

اب کس کس کی مثال دوں تم کو
ہر ستم بے مثال کرتے ہو

.....☆.....☆.....☆.....☆.....☆.....

نظم "مٹی کا بھید"

فضہ لطیف
سال اول

تو بھید بتا دے مٹی کا
مرے مٹی ہونے سے پہلے

میں کب سے بیٹھا ہوں سبق یاد کیئے
تو سُن لے چھٹی ہونے سے پہلے

کیا بھید تھا خالی لانے میں؟
کیا بھید ہے خالی لے جانے میں؟

یہ راز عیاں کر دے مجھ پر
بند مٹھی ہونے سے پہلے

تو بھید بتا دے مٹی کا
مرے مٹی ہونے سے پہلے

☆☆☆☆☆

خدا ہم کو ایسی خدائی نہ دے
کہ اپنے سوا کچھ دکھائی نہ دے

خدا ایسے احساس کا نام ہے
رہے سامنے اور دکھائی نہ دے

غزل

عائشہ فاطمہ

غمِ عاشقی سے کہہ دوں رہِ عام تک نہ پہنچے
مجھے خوف ہے یہ تہمت میرے نام تک نہ پہنچے

میں نظر سے پی رہا تھا تو یہ دل نے بد دعا دی
تیرا ہاتھ زندگی بھر کبھی جام تک نہ پہنچے

یہ ادائے بے نیازی تجھے بے وفا مبارک
مگر ایسی بے رُخی کیا کہ سلام تک نہ پہنچے

جو نقابِ رُخ اُٹھا دی تو یہ قید بھی لگا دی
اُٹھے ہر نگاہ لیکن کوئی بام تک نہ پہنچے

نئی صبح پر نظر ہے مر آہ ، یہ بھی ڈر ہے
یہ سحر بھی رفتہ رفتہ کہیں شام تک نہ پہنچے

وہی خوشی نغمہ ہے شکیل جان ہستی
جو زبان پر نہ آئے جو کلام تک نہ پہنچے

......☆......☆......☆......☆......☆......

نظم 'یہ میرا کالج'

عائشہ سرفراز

شوق دیکھنا چاہو اور لگن بھی
علم کی محفل اور انجمن بھی
ترقی اور رہبری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بھی
سچ پوچھو تو یہ ہے عظمت کا گگن بھی
یہ میرا کالج ، دبئی محل ہے یہ میرا کالج

ہر میدان میں یہ اعلیٰ بھی
اندھیروں میں اِک اُجالا بھی
یہ روشنی کا ایک ہالا بھی
یہ سب کا لہجوں میں مالا بھی
یہ میرا کالج ، دبئی محل ہے یہ میرا کالج

یہاں انگریزی پڑھائی جاتی ہے
یہاں اردو سکھائی جاتی ہے
یہاں سائنس کے بھی شعبے ہیں
یہاں تحقیق بھی سکھائی جاتی ہے
یہ میرا کالج ، دبئی محل ہے یہ میرا کالج

یہاں اخلاق سکھائے جاتے ہیں
یہاں کردار بنائے جاتے ہیں
یہاں دین بھی سکھاتے ہیں
یہاں سلیقے سکھائے جاتے ہیں
یہ میرا کالج ، دبئی محل ہے یہ میرا کالج

دسمبر کی ایک نظم

زہرا شفقت

پچھلے سال دسمبر میں
دل کو رنج کمال کے پہنچے

سارے سپنے تجھ سے ملن کے
آخر کار زوال کو پہنچے

اب کے سال دسمبر میں
کیسے عجب تماشے ہیں

سارے سپنے تجھ سے ملن کے
دل نے خوب تراشے ہیں

......☆......☆......☆......☆......☆......

غزل : عبدالحمید عدمؔ

وہ جو تیرے فقیر ہوتے ہیں
آدمی بے نظیر ہوتے ہیں

دیکھنے والا اک نہیں ملتا
آنکھ والے کثیر ہوتے ہیں

جن کو دولت حقیر لگتی ہے
اف! وہ کتنے امیر ہوتے ہیں

جن کو قدرت نے حسن بخشا ہو
قدرتاً کچھ شریر ہوتے ہیں

نظم

خولہ نسیم صدیقی

تمام سبز سایہ دار پیڑوں نے
ترے بغیر وحشتوں میں اپنے
پیرہن کو تار تار کر دیا ہے
اب کسی شجر کے جسم پر قبا نہیں
سوکھے زرد پتے
کُو بہ کُو تیری تلاش میں بھٹک رہے ہیں
اداسیاں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اداسیاں
مرے دریچوں میں گلابی دھوپ روز جھانکتی ہے
مگر اب اس کی آنکھوں میں
وہ جگمگاہٹیں نہیں
جو تیرے وقت میں زمین کے صبیح ماتھے پر
سورجوں کی کہکشاں سجانے آتی تھیں
ترے بغیر اس کی کُوکھ سے بھی اب
کوئی گلاب اُگ نہ پائے گا
زمین بانجھ ہو گئی ہے
اور میری روح کی بہار آفرین کُوکھ بھی
میری سوچ کے صدف میں
حیران ہے

نظم ''احساس''

حمیرا لطیف

میں اپنوں کے جھُرمٹ میں
اکثر سوچتی رہتی ہوں
کہ کون ہے میرا
پر اک شخص کا دعویٰ ہے
اس کو مجھ سے
پیار بہت ہے
ہر اک شخص کے لب پر
میٹھی باتیں ہیں
پر من میں جھانک کے دیکھو تو
من مندر میں نفرت کی بُو باس بھری ہے
یہ احساس بہت ہے مجھ کو
میں اپنوں کے جھُرمٹ میں
اکثر سوچتی رہتی ہوں

......☆......☆......☆......☆......☆......

نظم

اُمامہ رفیق قریشی

میں پڑھنا چاہتی ہوں — آگے بڑھنا چاہتی ہوں
بیٹیاں بوجھ نہیں ہوتیں — یہ ثابت کرنا چاہتی ہوں
باپ کی عزت ہوں بھائی کی عزت ہوں — شوہر کا وقار ہوں بیٹے کی جنت ہوں
ہاں یہ سچ ہے کہ میں ایک عورت ہوں — اپنا مقام حاصل کرنا چاہتی ہوں
میں پڑھنا چاہتی ہوں — آگے بڑھنا چاہتی ہوں
میں دل و جاں سے پڑھتی ہوں — موسم کی پرواہ نہ کرتی ہوں
اچھے بُرے دنوں سے لڑتی ہوں — لوگوں کی بُری نظروں سے ڈرتی ہوں
پھر بھی میں ہر روز کالج آتی ہوں — کیونکہ
میں پڑھنا چاہتی ہوں — آگے بڑھنا چاہتی ہوں
میں طالب علم ہوں — اللہ کی پناہ میں ہوں
کتابوں کی وفا میں ہوں — ماں باپ کی دعا میں ہوں
اب ختم کرو یہ نظم اُمامہ — تم نے ہے کل کالج جانا
پروفیسر کو ہے سبق سُنانا — اچھے گریڈ ہے لے کر آنا
کیونکہ
تم پڑھنا چاہتی ہو — آگے بڑھنا چاہتی ہو

......☆......☆......☆......☆......☆......

نظم ''کاش''

کلثوم شوکت
سال اول

کاش! میں کاغذ کا ٹکڑا ہوتی
کسی کے دل سے نکلتی آہ کی تصویر ہوتی
جب کبھی کوئی اُداس ہوتا تو اس کے ہاتھ کی تحریر ہوتی
تنہائی میں بہائے جانے والے آنسوؤں کی کشتی ہوتی
کاش! میں کاغذ کا ٹکڑا ہوتی
ہاتھوں سے بنا کر کوئی بہا دیتا مجھ کو
گہرے پانیوں کی لہروں میں سمائی ہوتی
کوئی لکھ کر مجھ پر پھر ٹکڑے کر دیتا
اسی نقشِ پا پہ ریزہ ریزہ ہوتی
تیز ہوا جھونکوں میں اور آندھیوں میں
نامِ الفت بن کر خاک ذراں اڑا کرتی
کوئی قدموں تلے بھی مسل دیتا مجھ کو
تو کسی کے گوشۂ دل کے قریب ہوتی
کاش! میں کاغذ کا ٹکڑا ہوتی
کوئی محبت سے لب سے لگا لیتا مجھے
تو کسی کے گلے کا تعویز ہوتی
کسی کا چھپا راز بن کر میں
بند ڈائری کے حروفوں کو اٹھائے رکھتی
وقت آنے پر لوگ جلا دیتے مجھے
لیکن کسی کی یادوں کا میں ماضی ہوتی
کاش! میں کاغذ کا ٹکڑا ہوتی

نظم

بشریٰ اجمل
بی ایس نفسیات

تیرے ساتھ گزرا اِک اِک پل
محفوظ ہے میرے پاس
تیری باتوں کا اِک اِک حرف
محفوظ ہے میرے پاس
تجھ سے ملی اِک اِک خوشی
محفوظ ہے میرے پاس
تیری قربت کی اِک اِک یاد
محفوظ ہے میرے پاس
تیری یادوں کی اِک اِک بات
محفوظ ہے میرے پاس
تیرے سنگ جیئے جو لمحے وہ
محفوظ ہے میرے پاس
تیری خوبصورت اِک اِک ادا
محفوظ ہے میرے پاس
آپ تجھ سے ہی تو دوستی کا رشتہ
محفوظ ہے میرے پاس
آپ تیری ہی محبت ہے جو
محفوظ ہے میرے پاس
ہے تیری زندگی اور ہر لمحہ
محفوظ ہے میرے پاس

نظم

حفصہ مصطفیٰ
بی ایس نفسیات

ماں تیری بہت یاد آتی ہے

میں چھوٹی سی اک بچی تھی
تیری انگلی تھام کے چلتی تھی

تو دور نظر سے ہوتی تھی
میں آنسو آنسو روتی تھی

خوابوں کا اِک روشن بستہ
تو روز مجھے پہناتی تھی

جب ڈرتی تھی میں راتوں کو
تو اپنے ساتھ سُلاتی تھی

ماں تو نے کتنے برسوں تک
اس پھول کو سینچا ہاتھوں سے

جیون کے گہرے بھیدوں کو
میں سمجھی تیری باتوں سے

میں تیری یاد کے تکیے پر
ابھی رات کو سوتی ہوں

ماں میں چھوٹی سی اِک بچی
تیری یاد میں اب تک روتی ہوں

......☆......☆......☆......☆......☆......

نظم ''خدا کے دوست''

کلثوم

کیا میں نے خود سے جو اک دن سوال
خدا سے دوستی میں کون رکھتے ہیں کمال

خدا کی راہ میں جو جان وار دیں
خدا کے دشمنوں کو جاں سے مار دیں

جنت کی خواہش تو محض بہانہ ہے
دیدارِ خدا محورانہ ہے

جو نفس سے اپنے لڑ جاتے ہیں
سیڑھی منزل کی وہ چڑھ جاتے ہیں

وہی لوگ حشر میں کامران ہوتے ہیں
وہی تو خدا کے مہمان ہوتے ہیں

وہ مؤمن نہیں جو مَر کے مٹی و دھول ہوتے ہیں
وہ عمل کرو کہ کفن مشک و پھول ہو جائے

چراغِ دین جو کرتے ہیں روشن
وہی اسلام کے ہوتے ہیں محسن

ان کے پاس علم کے خزینے ہوتے ہیں
یہی تو دین کے نگینے ہوتے ہیں

ایمان کی اُلفت کا جو جام پیتے ہیں
ہزاروں سال وہی لوگ جیتے ہیں

رب کے دُلارے یہی لوگ سارے
دینِ متین کے حامی جو سارے

اے خدا! کر مجھے بھی شمار اُن میں
جن کے دلوں میں ہے تیرا پیار اُن میں

لسانی ہمہ رنگی

عربی

الحافظ ابن رجب الحنبلی

فارسی

شیخ سعدی

سرائیکی

خواجہ غلام فرید

کالج میں ہونے والی سرگرمیوں میں طالبات کی شرکت

حافظہ رفعت حمید
فرسٹ ایئر

علم و عمل (عربی کلام و ترجمہ)

لَيۡسَ الۡعِيۡدُ لِمَنۡ لَبِسَ الۡجَدِيۡدَ
اصل عید اس کی نہیں جو نئے کپڑے پہنے

اِنَّمَا الۡعِيۡدُ لِمَنۡ اَمِنَ مِنَ الۡوَعِيۡدِ
بلکہ عید تو اس کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی وعید سے محفوظ رہے

لَيۡسَ الۡعِيۡدُ لِمَنۡ تَبَخَّرَ بِالۡعُوۡدِ
اصل عید اس کی نہیں جو عود کی خوشبو استعمال کرے

اِنَّمَا الۡعِيۡدُ لِتَائِبِ الَّذِیۡ لَا يَعُوۡدُ
بلکہ عید اس توبہ کرنے والے کی ہے جو پختہ ارادہ کرے
کہ اب اللہ نافرمانی نہیں کرے گا۔

لَيۡسَ الۡعِيۡدُ لِمَنۡ رَكِبَ الۡمَطَايَا
عید اس کی نہیں جو سواریوں پر سوار ہو

اِنَّمَا الۡعِيۡدُ لِمَنۡ تَرَکَ الۡخَطَايَا
بلکہ عید تو اس کی ہے جو گناہوں کو چھوڑ دے

لَيۡسَ الۡعِيۡدُ لِمَنۡ بَسَطَ الۡبِسَاطَ
عید اس کی نہیں ہے جو قالین اور گدے بچھائے

اِنَّمَا الۡعِيۡدُ لِمَنۡ جَاوَزَ الصِّرَاط
بلکہ عید تو اس کی ہے جو پل صراط سے گزرنے کا انتظام کرے

الحافظ ابن رجب الحنبلی

امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قول ہے ''مومن کے لیے ہر وہ دن عید کا ہے جس دن وہ کوئی گناہ نہ کرے''۔
الحافظ ابن رجب الحنبلی اپنی کتاب **لطائف المعارف** میں انسان کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور ہر عمل میں اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے کی دعوت دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

کلثوم بی بی
فرسٹ ائیر

﴿ کتاب بہترین ساتھی ﴾

عربی زبان کے نامور شاعر متنبی کے شعر کا مصرع ہے:

وَخَبر جَلِیس فِی الزّمَان کِتَابُ (کہ زمانے میں بہترین ہم نشین کتاب ہے)

عصر عباسی کے ایک جلیل القدر ادیب ونثر نگار ابو عثمان عمر بن بحر ''الجاحظ'' تھے۔مطالعہ وکتب بینی سے ان کا عشق بے نظیر تھا۔اپنے شب وروز کتابوں کے درمیان گزارتے۔مطالعے کے لیے کتابوں کی دکانیں کرائے پر لیتے اور رات بھر اس دکان میں رہ کر اپنے مطالعے کے شوق کی تکمیل کرتے۔انہوں نے اپنی زندگی میں ڈیڑھ سو سے زائد کتابیں تصنیف کیں۔جاحظ الکتاب کے موضوع پر اپنی ''کتاب الحیوان'' میں لکھتے ہیں

''الکتاب هُو الجَلِیس الَّذِی لَا یَطرِیکَ و الصدِیق الَّذِی لَا یَغْرِیک ، والرَّفِیق الَّذِی لَا یَملک ، وَالجارالَّذِی لَا یستبطئُک ، والصَّاحبُ الَّذِی لَا یُرِید الستخراج مَاعِنْدَکَ بِالملق ، وَلَا یُعَامِلُکَ بِالمکر ، وَلَا یَخْدعُک بِالنِفَاق ، وَلَا بحتال لک بالکذب''

ترجمہ: جاحظ لکھتے ہیں کتاب ایسا ہم نشین ہے جو آپ کی بے جا تعریف نہیں کرتا اور ایسا دوست ہے جو آپ کو بہکاتا نہیں ہے اور ایسا ساتھی ہے جو آپ کو اکتاتا نہیں اور ایسا پڑوسی ہے جو آپ کو ٹال مٹول نہیں کرتا اور ایسا ساتھی ہے جو خوشامد کے ذریعے آپ سے آپ کی چیزیں نکلوانا نہیں چاہتا اور نہ آپ کے ساتھ دھوکے سے معاملہ کرتا ہے اور نہ منافقت کے ساتھ آپ کو فریب دیتا ہے اور نہ ہی جھوٹ کے ساتھ آپ سے حیلہ بہانہ کرتا ہے۔

جاحظ مزید کتاب کے بارے میں خوبصورت الفاظ میں لکھتے ہیں:

''الکِتَاب نِعْمَ الانِیس سَاعة الوَحْدَةَ ، وَ نِعْم الْمَعرِفَةَ بِبَلَادِ الْغُرْبَةَ وَنِعْمَ الْقَرین وَ الدَّخِیلُ ، وَاِنَّاء شحن مِزاحا و جدًا ، وَاِن شِعْت ضحکت مِن نوَادره وَاِن شئت عَجِیب مِن غَرائب فرائده ، وَمَنْ لَکَ بِمؤنِسِ لَا یَنَام اِلَّا بنومک ، وَلَا یَنطق اِلَّا بِمَا نَهوٰی ، آمن مِنُ فِی الاَرضِ ، وَأکتُم للسرمن صَاحب السّر

ترجمہ: کتاب تنہائی کے لمحے میں بہترین مونس ہے اور پردیس میں بہترین پہچان ہے اور بہترین ہمدم اور راز دان ہے۔کتاب ایسا برتن ہے جو مزاح وسنجیدگی سے بھرا گیا ہے۔اگر آپ چاہیں تو اس کے نوادرات پر ہنسیں اور اگر آپ چاہیں تو اس کی انوکھی اور عجیب باتوں پر تعجب کریں۔اور کون آپ کا ایسا غم خوار ہے جو آپ کی نیند کے ساتھ ہی سوتا ہے۔آپ کی خواہش کے مطابق بات کرتا ہے جو روئے زمین پر سب سے زیادہ امن والا ہے اور صاحبِ راز سے زیادہ راز کو چھپانے والا ہے۔

اقبال اور عشقِ رسول ﷺ

(فارسی کلام اور ترجمہ)

آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ اُس وقت تک تمہارا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا جب تک میں تمہاری جان، مال اور اولاد سے عزیز تر نہ ہو جاؤں۔ گویا نسبتِ رسول ﷺ اور محبتِ رسول ﷺ ہی اساسِ دین اور معیارِ ایمان ہے اور پھر ہم غلاموں کے دامنِ صد چاک میں حضور ﷺ کی محبت کے سوا ہے بھی کیا۔ یہی ہمارا اثاثہ، یہی ہمارا سرمایۂ حیات اور یہی ہمارا زادِ سفر ہے۔

اقبال نے عشق و بے خودی کے جہاں کو اس رُباعی میں اس طرح سمو دیا ہے اور عشقِ رسول ﷺ کی وہ انتہا بیان کی ہے جو اہلِ دل کو تڑپا کر رکھ دیتی ہے۔

تو غنی از ہر دو عالم ، من فقیر
روزِ محشر عذر ہائے من پذیر

ور تومی بینی حسابم ناگزیر
از نگاہِ مصطفیٰ ﷺ پنہاں بگیر

رُباعی کا ترجمہ کچھ یوں ہے!

اے مالک! تو غنی ہے اور میں ایک فقیر ہوں۔ قیامت کے دن میری ایک درخواست قبول کر لینا، اگر وہاں میرا حساب لینا لازمی ہو جائے تو حضور ﷺ کی نگاہوں سے چھپا کر میرا حساب لے لینا۔ (میں گناہگار اور شرمندہ اُمتی اپنے آقا ﷺ کی نگاہوں کا سامنا نہ کر سکوں گا)

☆ گزیده ای از گلستانِ سعدی ☆

(گلستان سعدی سے انتخاب)

یکی از ملوکِ عجم طبیبی حاذق را به خدمتِ محمد مصطفی ﷺ فرستاد۔ سالی در دیارِ عرب بود و کسی بتحیر بتی پیشِ وی نیآمد و مصالحتی انروی درنخواست۔ پیشِ پیغمبر ﷺ آمد و گله کرد که: مراین بناه رابرای مضالحت اصحاب فرستاده اند و در این ملت کسی التفاتی نکرد تاخدمتی که بر بنده معیّن است بجای آورد۔ رسول الله ﷺ گفت: این طائفه راطریقی است که تا اشتها غالب نشود ، نخورندو هنوز اشتها باقی بود که دست از طعام بدارند۔

ترجمہ: شیخ سعدیؒ بیان کرتے ہیں کہ عجم کے کسی بادشاہ نے ایک اعلیٰ پائے کا حکیم حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ وہ حکیم

کئی سال عرب میں رہا، کوئی ایک شخص بھی اُس کے پاس علاج کیلئے نہ آیا۔ ایک دن وہ حضور ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں اِس شکایت کے ساتھ حاضر ہوا: ''یہ خادم یہاں لوگوں کے علاج معالجہ کیلئے آیا لیکن اتنی مدت گزرنے کے باوجود کسی نے میری طرف توجہ نہیں کی اور نہ ہی کوئی بیمار علاج کیلئے میرے پاس آیا''۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا: ''اِن کا دستور یہ ہے کہ بغیر بھوک کھاتے نہیں اور کھاتے وقت ابھی بھوک باقی ہوتی ہے تو اپنا ہاتھ کھینچ لیتے ہیں''۔

مفہوم:۔ ضرورت کے تحت کھانا پینا اور گفتگو کرنا حکمت کی دلیل ہے۔ بلاوجہ بولنا اور بھوک کے بغیر کھانا خطرات کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ بھوک رکھ کر کھانا تندرستی کی دلیل ہے۔

......☆...... خطاب به جاوید (سخنے بہ نژادِ نو) ......☆......

(نئی نسل سے چند باتیں)

علامہ اقبال اس نظم میں اپنے فرزند کے توسط سے مسلم نوجوانوں سے مخاطب ہوئے!

136 اشعار پر مشتمل اقبال کی یہ نظم نوجوانوں کیلئے نصیحتوں پر مبنی ہے۔ ''سخنے بہ نژادِ نو'' میں اقبال تعجب کا اظہار کرتے ہیں کہ اُمتِ مسلمہ صاحبِ قرآن ہونے کے باوجود ذوقِ طلب سے محروم ہے۔ نوجوانوں کو اُن کی تلقین یہ ہے کہ وہ قرآن حکیم سے دلی وابستگی پیدا کریں کیونکہ ہماری دنیاوی کامرانی اور اُخروی نجات قرآن پر عمل پیرا ہونے سے مشروط ہے۔ فرماتے ہیں!

این سخن آراستن بے حاصل است
برنیآمد آنچہ در قصرِ دل است

یہ جو میں گفتگو کی محفل آراستہ کر رہا ہوں، اس سے کچھ حاصل نہیں۔ جو کچھ دل کی گہرائی میں ہے، اُسکا باہر آنا ممکن نہیں۔

مادرت درہیں نخستیں باتو داد
غنچۂ تو از نسیم اُو کشاد

لا اِلٰہ کا پہلا سبق تجھے تیری والدہ نے دیا اور اسکی بادِ نسیم سے تیری کلی کِھل گئی۔

دولتِ جاوید انرو اندوختی
انر لبِ اُو لا اِلٰہ آموختی

تو نے دین وایمان کی ہمیشہ رہنے والی دولت اُسی سے حاصل کی اور اُسکے ہونٹوں سے تو نے لا اِلٰہ سُن کر سیکھا ہے۔

اے پسر! ذوقِ نگاہ از من بگیر
سوختن در لا اِلہ از من بگیر

اے بیٹے! اب تُو مجھ سے ذوقِ نگاہ سیکھو اور لا اِلہ میں جلنا مجھ سے سیکھو۔

مہر و مہہ گردونے سوزِ لا اِلہ
دیدہ ام این سوز را درکوہ و کہ

سورج اور چاند کی گردش لا اِلہ کے سوز سے ہے۔ میں نے یہ سوز پہاڑ اور تنکے (ہر چھوٹی بڑی شئے) میں دیکھا ہے۔

مومن و پیشِ کساں بستن نطاق؟
مومن و غداری و فقر و نفاق؟

مومن ہوتے ہوئے غلامی کا کپڑا کمر پر باندھنا؟ اور مومن ہوتے ہوئے غداری، فریبی اور نفاق کی زندگی بسر کرنا؟ (مومن کی شان نہیں)

با پشیزے دین و ملت را فروخت
ہم متاعِ خانہ و ہم خانہ سوخت

آج کے مسلمان نے دین و ملت کو ایک کوڑی کے بدلے بیچ دیا۔ اُس نے اپنے گھر کا سامان اور گھر بھی جلا دیا۔

نور در صوم و صلوٰۃِ اُو نماند
جلوہَ در کائناتِ اُو نماند

اُس کے روزوں اور نمازوں میں نور نہیں، اُس کی کائنات میں حق کا جلوہ نہیں رہا۔

آنکہ بود اللہ اُو را ساز و برگ
فتنہَ اُو حُبِ مال و ترسِ مرگ

وہ مسلمان جس کی زندگی کا ساز و سامان خدا تھا، اب اُس کا فتنہ مال کی محبت اور موت کا خوف ہے۔

صاحبِ قرآن و بے ذوقِ طلب
العجب ثم العجب ثم العجب

عجیب بات ہے کہ مسلمان صاحبِ قرآن ہوتے ہوئے بھی ذوقِ طلب سے محروم ہے۔ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔

خواجہ غلام فرید عظیم ''کافی گو'' شاعر

فاطمہ بی بی

خواجہ غلام فرید جامع کمالات تھے وہ ایک صاحب حال صوفی تھی۔ مجاہدہ اور ریاضت کی آگ میں تپ کر نکلے تھے۔ عشق حقیقی اور عشق مجازی کے رمز آشنا تھے۔ فن موسیقی سے بہرہ یاب تھے۔ عربی، فارسی، ہندی، سندھی، اردو اور سرائیکی زبان کے ماہر تھے۔ الغرض خواجہ غلام فرید ایک اعلیٰ پائے کے عظیم شاعر اور صوفی بزرگ تھے۔

جیسے امراءالقیس کے ساتھ عرب کے لوگوں کو، شیکسپیئر کے ساتھ انگریزوں کو اور فردوسی کے ساتھ ایرانیوں کو پیار ہے، اسی طرح سرائیکیوں کو خواجہ فرید کے ساتھ پیار ہے۔ خواجہ فرید نے اپنی زبان کی مشہور صنف سخن ''کافی'' کو اپنے کلام کیلئے منتخب کیا۔ خواجہ غلام فرید کی کافیوں کو صرف پنجاب میں ہی نہیں بلکہ سرحد، بلوچستان اور سندھ کے بیشتر علاقوں میں بھی مقبولیت حاصل ہے۔ کوئی موسیقار ایسا نہیں جس کو خواجہ غلام فرید کی کافیاں یاد نہ ہوں۔ جب آپؒ کی کافیاں گائی جاتی ہیں تو لوگوں پر وجد و کیف کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اُردو دیوان کے علاوہ سرائیکی کا دیوان جو کہ 271 کافیوں پر مشتمل ہے وہ شہرت و دوام رکھتا ہے۔

خواجہ غلام فریدؒ پیدائشی شاعر تھے۔ جب انہوں نے بولنا شروع کیا تو پہلا لفظ نکلا ''آکھ غلام فرید الف'' خواجہ صاحب نے ''الف'' کی اس گردان ''آکھ فرید الف'' کے پس منظر میں ایک کافی بھی لکھی۔ اس کے اشعار کچھ اس طرح سے ہیں:۔

الف ہکو ہم بس وے میاں جی ، ب ، ت دی پئی خبر نہ کائی
ہور کہاٹی مول نہ بھاٹی الف گھدم دل کھس وے میاں جی

ترجمہ:۔ اے میاں جی مجھے تو ابتداء کے علم کا ایک ہی پہلا حرف ''الف'' ہی کافی ہے، دوسری کہانی بالکل پسند نہیں۔ صرف الف ہی میرا دل چھین کے لے گیا۔ ب، ت کا کوئی علم نہیں صرف الف نے ہی مجھے بے اختیار کر دیا ہے۔

خواجہ صاحب نے انسانی عظمت کو اپنی کافیوں میں بہت اچھی طرح سے بیان کیا ہے۔ ان کی ایک مشہور کافی ہے:۔

کیویں توں جُز تے جُز سڈاویں ، توں گُلی توں گُل

ترجمہ:۔ اس شعر میں انسان کو احساس کمتری کا شکار ہونے سے روکا ہے کہ وہ غلطی سے جُز اور فرد کہلانے پر ہی قناعت کر بیٹھا ہے۔ حالانکہ وہی سب کچھ ہے تمام دنیا اُسی کیلئے ہے۔

اس وعظ و نصیحت میں اپنے اصل مسلک وحدت الوجود کو فراموش نہیں کرتے اور کہتے ہیں:۔

باغ بہشت دا تو ہیں مالک ،عرش وی تیڈا فرش وی تیڈا
خود بُلبل خود گُل ، تُوں عالی اَن مُل

ترجمہ:۔ یعنی تو ہی باغ و بہشت کا مالک ہے۔ بلبل بھی توں اور گُل بھی تو ہے۔ تو بلند پایہ اور بے بہا ہے۔ یہ عرش اور فرش تیرے ہیں۔ خواجہ صاحب کی فطرت میں عشق کی لذت کُوٹ کُوٹ کر بھری ہے۔ وہ خدا کو عشق اور عشق کو خدا سمجھتے ہیں۔

قسم خدا دی قسم نبیؐ دی   عشق ہے چیز لذیذ عجیب

ترجمہ:۔ عشق کی یہ لذت ہی ہے جو دکھ درد کو سمجھتا ہے اور سہہ لیتا ہے۔ وہ عشق مجازی کو عشق حقیقی کا ذریعہ کہتے ہیں۔

ہر صورت وچ ڈِسدا ڈھولا ماہی   دلڑی اساڈی کھسدا ڈھولا ماہی
رنگ برنگے اس دے ڈیرے   آپ رانجھا ہیر تے کھیڑے
لک چھپ بھید نہ ڈِسدا ڈھولا ماہی

ترجمہ:۔ سب صورتوں میں اپنا محبوب دلنواز ہی دکھائی دیتا ہے۔ ہمارا دل محبوب چھین لیتا ہے۔ اس کی قیام گاہیں رنگ برنگ کی ہیں۔ رانجھا کھیڑا چھپ چھپا کر ہمیں محبوب دلنواز ہمیں اپنا بھید نہیں بتاتا۔

مَیڈا عشق وی تُوں مَیڈا یار وی تُوں   مَیڈا دین وی تُوں ایمان وی تُوں
مَیڈا دین وی تُوں ایمان وی تُوں   مَیڈا حُسن تے بھاگ سُہاگ وی توں
مَیڈا بخت تے نام نشاں وی توں   میڈی مہندی کجل مُساگ وی توں

ترجمہ:۔ میرا عشق بھی تم ہو، میرے محبوب بھی تم ہو، میرا دین بھی تم ہو، میرا ایمان بھی تم ہو، میرے حُسن کی خوش بختی اور سہاگ بھی تم ہو۔ میری مہندی، کجل، مُساگ سنگھار کی ہر چیز بھی تم ہو۔

خواجہ غلام فریدؒ صاحب کی دیوان میں ایسی کافیاں بھی ہیں، جن میں ریگستانی مناظر، دوشیزاؤں کے حُسن کی تعریف و توصیف کی گئی ہے۔

وِچ روہی دے رہندیاں   نازک نازُو جٹیاں
راتیں کرِن شِکار دِلیندے   ڈِینہاں وَلوڑِن مٹیاں

ترجمہ:۔ روہی میں ایسی حسین نازک خوبصورت، ناز و انداز والی لڑکیاں رہتی ہیں جو راتوں کو دل لُوٹ لیتی ہیں، دن کے وقت لسی بلوتی ہیں۔

گیا رول راول وِچ روہ راوے
ناں یار مِلدا نہ موت آوے

ترجمہ:۔ اے محبوب! روہی ریت میں تجھے چھوڑ کے بھول گیا اب نہ یار محبوب ملتا ہے نہ موت آتی ہے۔

آ چنڑوں رَل یار پیلُوں پکّیاں نی وے

ترجمہ:۔ خواجہ صاحب رجائیت پسند شاعر ہیں۔اُمید ان کی شاعری کا ایک اہم پہلو ہے۔

تھی خوش فریدؔ تے شاد وَل ڈکھڑیں کُوں ناں کر یاد وَل
جھوکاں تھیسن آباد وَل اِیہا نیں نہ وَہسی ہِک منڑیں

ترجمہ:۔ فرید اچھا وقت بھی آئے گا۔پھر سے حالات بدلیں گے۔اُداس نہ ہو پھر سے شہر آباد ہوگا، دریا ایک رُخ میں نہیں چلے گا،تبدیلی آئے گی۔

ہمارے معاشرے کی رِیت روایت کو بڑے خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے:۔

یار سیاہیڑا آ وس میڈڑے کول
ہک لکھ ڈیندیں ڈو لکھ ڈیساں ہک واری چا بول

ترجمہ:۔ اے محبوب میرے پاس آ کر آباد ہو جاؤ۔ میں ایک لاکھ صدقہ خیرات کے طور پر دوں گی۔صرف ایک دفعہ میرے ساتھ بولو۔

نواب صادق محمد خان مرحوم چہارم خواجہ صاحب کے مُرید تھے۔اپنے مرید کی محبت میں نصیحت آمیز کافی لکھی:۔

صُبح صادق خان صاحبی مانڑیں پا سہرے گانے گہنڑیں
سہجوں پُھلوں سیجھ سُہاتوں بخت تے تخت کوں جوڑ چھکا توں
اپنڑیں ملک کُوں آپ وَسا توں پَٹ انگریزی تھانڑیں

ترجمہ:۔ اے صُبح صادق خان تم عروسی بندوزیور ہیرے پہن کر حکمرانی سے لطف اندوز ہو اور انگریزی اقتدار کو اُکھاڑ پھینکو۔اپنے ملک کو خود آباد کرو۔

خواجہ غلام فریدؒ بہاولپور کے عظیم صوفی شاعر ہیں۔اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں خواجہ فرید چیئر کے ساتھ ساتھ خواجہ فرید کیمپس ہے اور اُس کے علاوہ بغداد الجدید کیمپس میں مین آڈیٹوریم کا نام بھی خواجہ فرید آڈیٹوریم کے نام سے منسوب ہے۔خواجہ صاحب کے سرائیکی وسیب اور قوم پر احسانات ہیں کیونکہ یہ سرائیکی تمدن اور ثقافت کے عکاس ہیں۔اُنکی ذاتِ بابرکات سرائیکی علاقے کیلئے سرمایۂ افتخار ہے۔صوفی شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ خواجہ صاحب سرائیکی زبان وادب کی عظیم الشان شخصیت بھی ہیں۔

بکروال — سرائیکی قصہ

فاطمہ بی بی

ہِک دفعہ دا ذِکر اے جو کہیں وَستی وِچ ہِک بکروال رہندا ہا۔ اُوندے کول ہِک سَو ویہہ بکریاں ہَن۔ اُو اپنی شادی کیتے دوست کُوں مِنت کِیتوس جو میڈی شادی کرا ڈے۔ اُوندا دوست لالچی ہا۔ اُو بکروال کُوں آھدے ' جو مَیں تیڈی شادی کِیتے رشتے دی گول وِچ ویندا تے خرچے پانی کیتے ویہہ بکریاں ڈے۔ ایویں کریندے کریندے اُوندیاں ساری بکریاں کھا گیا۔ آخر کار بکروال بول پوندے جو بکریاں تاں کھا گئیں، میڈی شادی کڈاں تھِیسی؟۔ اُو اُوندا یار اُوکوں ہِک قاضی دے گھر گِھن ویندے تے آھدے جو ایہہ تیڈا گھر اے۔ تے قاضی دی زال تے بالاں داناں آھدے جو اے تیڈی ذال تے بال ھِن۔

پہلا ڈینہہ جو ہوندے بکروال شرم کنُوں چُپ رہندے۔ اتے قاضی دی ذال وی سوچیندی اے جو اے بندہ قاضی کول کوئی کَم آیا ہوسی تے اُو وی اِیویں چُپ رہندی اے۔ کُجھ دیر تئیں بال آپس دے وِچ لڑ پوندن، تے قاضی دی ذال اُٹھی تے وڈے بال کوں چاٹ مریندی اے، تے بکروال آھدے: ''جو توں میڈے بال میڈے سامنڑے کیوں ماری''؟۔ او رَن آھدی اے: ''اے میڈے بال ہِن''، تے بکروال آھدے: ''اے میڈے بال ہن تے تُوں میڈی ذال ہیں''۔ ایں گالھ دے لڑدے لڑدے شام تھی ویندی اے۔ قاضی گھر آندے تاں حالات خراب ڈیکھ تے آھدے جو بادشاہ کول چلو۔ فیصلہ بادشاہ کریسی۔ اُو سارے دربار دی طرف روانہ تھی گئے۔

رَستے وِچ ویندے ہوئیں مٹھائی دی دکان آندی اے۔ تے بکروال قیمت پُچھدے کہ کیویں کِلو اے؟ دکاندار ہِک تھال دا اِشارہ کرتے آھدے: ''اے ڈوں سَو روپے کلو اے، تے بئے ڈوں تھالاں دا اشارہ کر کے آھدے جو اے وی ایویں اے''۔ تاں بکروال آھدے جو اِنہاں تھالاں وِچوں ڈے جیندا ناں دکاندار آھدے جو اے وی ایویں ہے۔ تاں اُوں تول ڈیندے۔ اے ساری مٹھائی کھا پی تے ونجن پوندن تاں دکاندار پیسے منگدے۔ بکروال آھدے: ''کِتھ دے پیسے''؟ اے تاں ایویں ہی مٹھائی ہئی، تُوں کِتھ دے پیسے منگدی تاں جھیڑے جھگڑے دے بعد اے فیصلہ وی بادشاہ کول کرواوَن کِیتے ٹُر پوندن۔

اَگاں ویندن تاں ہِک بندہ گھوڑے کُوں پکڑیندا وَدے، تے گھوڑا بکروال دی طَرف آندا پئے۔ اُو گھوڑے دا مالک آھدے: ''ایکوں ماری تاں'' بکروال مریندے تے گھوڑا مَر ویندا ہے۔۔۔ ایں معاملے دا فیصلہ وی بادشاہ کول کراوَن کِیتے او بندہ وِی نال ٹُر پوندے۔

جیڑھے ویلے بادشاہ دے دربا پُجے تاں باہنی، روٹی، چائی ویندی ہوندی اے۔ تے بکروال آھدے: ''روٹی ڈے، میڈے بالاں کو بُکھ لگی اے''۔ تاں اُو باہنی آھدی: ''اے روٹی بادشاہ سلامت دی اے، میں نہیں ڈیندی''۔ بکروال ضد

کریندے۔ تے بانہی آھدی: ''اے ایندے وِچ زہر مِلیا ہویا اے، تُوں نہ کھا''۔ تے بکروال آھدے: ''اگر اے گالھ ھے تاں کھانا پہلے مَیں کھاساں، وَل بادشاہ کھاسی، اگر زہر ھے تاں بادشاہ تُوں پہلے کھانا مَیں چیک کریساں''۔۔۔ایں طرح اُو اپنڑے بالاں کُوں کھانڑاں کھویندے تے دَربار وِچ پُہنچ ویندن۔

دربار سَج گئے۔ بادشاہ سلامت دے اَگوں اپنڑا مسئلہ قاضی بیان کریندے تے بکروال آہدے: ''بال ذال میڈے ہن'' تے قاضی آہدے: ''میڈے ہن''لیکن بادشاہ ساریاں دی واری واری گالھیں سنٹر دے۔ مٹھائی والے دی گالھ سنٹن دے بعد فیصلہ تھیندے جو اُو جیڑھے تھال وِچوں مٹھائی ڈِتی اے، اُوندی قیمت ڈسے ھا اُوکوں اے آکھے جوایویں ہے تاں میں آکھینے ایندے وچوں تول ڈے۔ بادشاہ سلامت آہدے: ''ٹھیک اے اے گالھ بکروال دی، تے مٹھائی والا غلط اے''۔ وَل واری آئی اے جو گھوڑے آلے آکھے: ''ایکوں ماریں تاں میں مار ڈتے اگر اے آکھے ھا جو پکڑ گِھن تاں میں پکڑ گھناں ھا اوندے گھوڑے کُوں ماراں نہ ھا''۔ اِتھاں وِی بکروال سچا اے۔

تر یجھی اُوں بانہی اے جیڑھی آکھے جو کھانڑے وِچ زہر اے تاں میں آکھے جو بادشاہ سلامت دے کھانڑے کُوں پہلے میں کھاساں تے چیک کراں اگر زہر اے تاں پہلے میں مراں''۔ بادشاہ سلامت اے آھدے: ''عورت جھوٹی اے تے بکروال سچا اے میڈا خیر خواہ اے''۔ ایں طرح آخر وِچ بادشاہ سلامت بالاں کنوں پچھدے ''جو تہاڈا پیو کون اے؟'' تاں بال آہدن بکروال داناں جو اے ساڈا پیو اے کیوں جو اُو پیار کریندا ھا کھویندا پلویندا ھا، تاں بال تاں پیار دے ہوندن تے بالاں دے پیار کُوں ڈیکھ تے انہاں دے آکھن بادشاہ نے قاضی دے ذال بال بکروال کوں ڈے ڈِتے تے ایں طرح بکروال اپنڑی ذہانت نال تے معصومیت نال ذال بال گھنڑ اچ کامیاب تھی گیا۔

......☆......☆......☆......☆......☆......

سورہ واقعہ کی فضیلت

- ★ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ جو شخص روزانہ رات کو سورہ واقعہ (پارہ ۲۷) پڑھتا ہے وہ کبھی محتاج نہیں ہوتا ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی ج:۲)
- ★ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اپنی صاحبزادیوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ روزانہ رات کو سورہ واقعہ پڑھیں۔ (ایضاً)

ترتیب وتدوین
حمیرا اکرم
اسسٹنٹ پروفیسر
/ ڈاکٹر صغریٰ رانا

﴿ ترقی کا سفر ﴾

مطمئن ہوں کہ مجھے یاد رکھے گی دنیا
جب بھی اس شہر کی تاریخ وفا لکھے گی

کوئی تخلیقی کام ہو یا ادارہ جاتی سطح پر کیا جانے والا علم وآ گہی جیسا تعمیری کام، دونوں ہی ایک مسلسل محنت، خلوص، توجہ اور جگر کاوی کا تقاضا کرتے ہیں۔ اس نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو بہاول پور میں پہلے سے موجود سرکاری و نیم سرکاری اداروں میں اپنا تعارف بنانا اور پھر بتدریج ترقی کی منازل طے کرتے چلے جانا بلاشبہ کسبِ کمال ہے اور گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین دبئی محل روڈ بہاول پور کا یہ خصوصی امتیاز ہے کہ وہ اپنا ایک خصوصی تعارف بھی رکھتا ہے اور ترقی کے سفر کو بھی جاری وساری رکھے ہوئے ہے۔ اس شاندار روایت کے قیام میں سابق سربراہان ادارہ کا بھی اہم ترین کردار شاملِ حال رہا ہے۔ اس پس منظر میں دیکھا جائے تو یہ عہد اتنا سہل نہیں تھا، جب کالجِ ہٰذا کی سربراہی کا منصب فروری ۲۰۲۲ء میں محترمہ پروفیسر درشہوار ترمذی صاحبہ کو ملا، کیونکہ عصرِ حاضر میں ہر شعبے میں مقابلے کا رجحان بھی بہت زیادہ بڑھ گیا ہے لہٰذا ایک تو اس حوالے سے اس ادارے کو ماضی کی نسبت اب نئی طرز کے چیلنجز کا سامنا ہے دوسرا یہ کہ کالج اب اپنے متعدد سٹاف ممبران اور غیر تدریسی عملے کے ساتھ کالج پراپرٹی کے حوالے سے ایک بڑا ادارہ بن چکا ہے۔ لہٰذا آج ان کی زیرِ سربراہی میں مختلف شعبہ جات میں 75 کے لگ بھگ سٹاف ممبران اور ہزاروں طالبات ہیں۔ کالج کی تین بسیں، وسیع کنٹین، ہاسٹل، کالج کی وسیع وعریض عمارت اور اس کی پراپرٹی کا انتظام وانصرام یہ سب ایک کٹھن ذمہ داریاں ہیں، اس کے ساتھ ڈائیریکٹوریٹ کا اس ادارے پر اعتماد، جس کی بناء پر ہر نئی تقریب کی میزبانی کا فریضہ کالجِ ہٰذا کو سونپ دیا جاتا ہے اور یونیورسٹی کا اعتماد کہ ہر امتحان میں دبئی محل کالج کو ہی امتحانی سنٹر بنانے پر اصرار کیا جاتا ہے۔ اِن تمام متنوع ذمہ داریوں اور فرائض کے باوجود محترمہ مسز درشہوار ترمذی صاحبہ اپنے سائنٹفک ویژن (Scientific Vision)، انتظامی تجربے اور غیر معمولی ژرف نگاہی کی بناء پر اس کالج کی ذمہ داریاں بہترین انداز میں نبھا رہی ہیں۔ ان کی زیرِ قیادت اس سال کالج نے نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں میں اپنی کارکردگی کا ضلع اور ڈویژنل سطح پر لوہا منوایا ہے اور سال بھر میں ہونے والے مقابلہ جات کے لیے کالج کو میزبانی کا شرف بھی حاصل رہا ہے۔ ادارے کے اِن کارہائے نمایاں کو بیان کرنے کے لیے ان کا صرف خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

مارچ کے آغاز میں پُر رونق اور منظّم مینا بازار کا انعقاد کیا گیا، جس میں سابقہ پرنسپل مسز نزہت نازلی صاحبہ نے بطور مہمان

خصوصی شرکت کی۔موسم کی شدت زیادہ ہوتی جارہی تھی چنانچہ اگلے ہی ہفتے ایک اعلیٰ اور معیاری سپورٹس ڈے پیش کیا گیا۔طالبات نے شاندار روایات کو برقرار رکھتے ہوئے چاٹی ریس جیسے کھیلوں سے بھی مہمانوں کو محفوظ کیا۔ڈائریکٹر کالجز ڈاکٹر محمد ابراہیم کی بیگم مسز زبیدہ ابراہیم صاحبہ نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔

پراکٹر طالبات کو کالج کی طالبات سے متعارف کروانے اور پراکٹرز کو اُن کی ذمہ داریوں کا احساس دلانے کے لیے پہلی مرتبہ Oath Taking Ceremony کا انعقاد کیا گیا۔جس میں ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز محترم واجد ملک نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی اور طالبات سے حلف لیا۔

ڈائریکٹوریٹ کی طرف سے منعقدہ یومِ آزادی کی پندرہ روزہ تقریبات کی میزبانی کا شرف کالج کو حاصل ہوا۔انچارج شعبہ نے بہترین پروگرام تیار کروایا۔14 اگست 2022ء کو پرنسپل مسز درشہوار صاحبہ نے مسز فرزانہ محی الدین اور وائس پرنسپل صاحبہ مسز روبینہ شہزاد کے ہمراہ پاکستان کا پرچم لہرایا۔ اس پروقار تقریب میں کالج کے تمام Teacing اور Non Teaching سٹاف اور طالبات نے اکٹھے پاکستان کا قومی ترانہ پڑھا۔ڈائریکٹر کالجز اور ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور پرنسپل صاحبہ کے ہمراہ یومِ آزادی کا کیک کاٹا۔

کلین اینڈ گرین پنجاب مہم میں کالج کو Cluster Jungle بنانے کے لیے خاص طور پر نامزد کیا گیا۔ایک وسیع رقبہ میں مسز سعدیہ رحمانی کے زیرِ نگرانی 500 سایہ دار اور پھل دار پودے لگائے گئے۔

ماہ ربیع الاول میں حسبِ روایات میلاد النبی ﷺ کی پُرنور محفل منعقد کی گئی۔جس میں پورے سٹاف اور تمام طالبات کی شرکت اور شعبہ اسلامیات کی تیار کردہ نعت خوانی دیدنی اور مثالی تھی۔

سالِ اول کی طالبات کو کالج میں پہلے روز پرنسپل صاحبہ اور سٹاف کی طرف سے پر جوش خوش آمدید کہا گیا۔

2 جولائی کو ڈینگی سیمینار منعقد ہوا۔جس میں پروین مسعود بھٹی نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔

یوم ولادت اقبال نہایت جوش وخروش سے منایا گیا۔ایک منظم اور جامع پروگرام پیش کیا گیا اور خاص طور پر طالبات نے علامہ اقبال کی معروف نظموں کی تماثیل تیار کیں۔اسسٹنٹ کمشنر بہاولپور ڈاکٹر انعم فاطمہ نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں یوم اقبال کے سلسلے میں پروگراموں میں شرکت پر کالج کی پرنسپل صاحبہ کو اعزازی شیلڈ پیش کی گئی اور اساتذہ اردو ڈیپارٹمنٹ کو اعزازی سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔

27 اکتوبر 2022 کو شعبہ پولیٹیکل سائنس نے یومِ استحصال کشمیر کو بطور Black Day منایا۔جس میں ڈائریکٹر

کالجز ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ اس میں اساتذہ اور طالبات نے کشمیری عوام سے یکجہتی کے اظہار کے لیے کالے ربن باندھے اور طالبات میں پمفلٹ تقسیم کیے گئے، بعد میں طالبات نے کشمیر کے جھنڈوں کیساتھ واک کی۔

Rescue 1122 کی طرف سے 10 روزہ ٹریننگ کورس منعقد کیا گیا۔ جس کو بی ایس کی طالبات نے کامیابی سے مکمل کیا۔ آخری روز پرنسپل کالج نے بطور مہمان خصوصی کامیاب طالبات کے درمیان سرٹیفیکیٹ بھی تقسیم کیے۔

اکتوبر 2022ء میں ایک نہایت اہم معلوماتی، تخلیقی اور علمی نمائش شعبہ ایجوکیشن کی طرف سے پیش کی گئی۔ جو اپنی نوعیت کی پہلی نمائش کہی جا سکتی ہے۔ کیونکہ طالبات نے سلیبس سے عنوانات لے کر ترتیب وار ماڈلز بنائے جس کے لیے نہ صرف طالبات بلکہ اساتذہ کرام بھی اپنی تخلیقی فکر کو نمایاں کرنے میں کامیاب رہے۔ اس کے ساتھ شعبہ نفسیات کے ماہر اساتذہ کرام کی نگرانی میں بھی ایک نمائش پیش کی گئی جسے تمام مہمانان نے بہت سراہا۔

طالبات کو زندگی کے ہر میدان میں ہنر یافتہ بنانے کے لیے ریسکیو 1122 کی طرف سے کالج کی پچاس طالبات کو سرٹیفیکیٹ کورس کروایا گیا۔

سال کے آخر میں شعبہ پولیٹکل سائنس نے قائداعظم ڈے کا جامع پروگرام پیش کیا اور آخر میں دیے جلا کر پاکستان کی سدا سلامتی کو قائم رکھنے کا عزم کیا گیا۔

پنجاب کلچر ڈے ۲۰۲۲ء

پنجاب کلچرل ڈے ۲۰۲۲ء کے موقع پر کالج ہذا کو ڈسٹرکٹ اور ڈویژنل لیول مقابلہ جات کی میزبانی کا اعزاز بھی ملا۔ مختلف شعبہ جات کی محنت سے تقریبات میں کارکردگی کا خلاصہ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کیٹگری	ڈسٹرکٹ لیول	ڈویژنل لیول
1	تھیمیٹک ڈرامہ	پہلی پوزیشن	دوسری پوزیشن
2	ٹیبلو	پہلی پوزیشن	دوسری پوزیشن
3	سکِٹ	پہلی پوزیشن	پہلی پوزیشن

تقریباتِ یومِ آزادی ۲۰۲۲ء

یومِ آزادی کے موقع پر کالج ہذا کو ڈسٹرکٹ اور ڈویژنل لیول مقابلہ جات کی میزبانی کا اعزاز ملا اور منعقدہ مرکزی تقاریب میں ادارہ ہذا کی کارکردگی کا خلاصہ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کیٹگری	نام طالبات	جماعت	ڈسٹرکٹ لیول	ڈویژنل لیول
1	حسن قرأت	عائشہ صدیقہ	بی۔ایس نفسیات	پہلی پوزیشن	دوسری پوزیشن

نمبر شمار	کیٹگری	نام طالبات	جماعت	ڈسٹرکٹ لیول	ڈویژنل لیول
2	نعت	ریحا اکبر	بی۔ایس نفسیات	تیسری پوزیشن	-----------
3	تخلیقی نثرنویسی (اردو)	مقدس مجید	بی۔ایس اردو	تیسری پوزیشن	تیسری پوزیشن
4	تخلیقی نثرنویسی (انگریزی)	دعا احمد	بی۔ایس انگلش	پہلی پوزیشن	پہلی پوزیشن
5	اردو تقریر	عائشہ لیاقت	اے۔ڈی پی IV	دوسری پوزیشن	دوسری پوزیشن
6	انگریزی تقریر	حائقہ فاروق	بی۔ایس انگریزی	پہلی پوزیشن	پہلی پوزیشن
7	پینٹنگ	طیبہ سلیم	اے۔ڈی۔پی II	پہلی پوزیشن	دوسری پوزیشن
8	مصوری	اقصیٰ یوسف	اے۔ڈی۔پی II	دوسری پوزیشن	دوسری پوزیشن
9	ملّی نغمہ	عشرت عطا	اے۔ڈی۔پی IV	پہلی پوزیشن	دوسری پوزیشن
10	کوئز			پہلی پوزیشن	دوسری پوزیشن
11	ڈرامہ			پہلی پوزیشن	پہلی پوزیشن

انسدادِ بدعنوانی آگاہی مہم قومی احتساب بیورو کے زیرِاہتمام ''انسداد بدعنوانی آگاہی مہم'' کے تحت منعقدہ تقریری و تحریری مقابلہ جات میں بھی ادارہ ہذا کی طالبات نے اپنی صلاحیتوں کا شاندار مظاہرہ کیا جس کا خلاصہ حسبِ ذیل ہے:

نمبر شمار	کیٹگری	نام طالبہ	جماعت	ڈسٹرکٹ لیول
1	انگریزی مضمون نویسی	حائقہ فاروق	بی۔ایس نفسیات	تیسری پوزیشن
2	اردو مضمون نویسی	فضیلہ اجمل	سال دوم	تیسری پوزیشن
3	پینٹنگ	عفت علی	سال دوم	پہلی پوزیشن

کالج ہذا کا ایک اعزاز یہ بھی ہے کہ بہترین انتظامات کرانے پر ادارے کی پرنسپل محترمہ پروفیسر درشہوار ترمذی صاحبہ کو اعزازی شیلڈ سے نوازا گیا۔

ہفتہ شانِ رحمت اللعالمین ﷺ: اسی طرح صوبہ بھر میں ''ہفتہ شانِ رحمت اللعالمین ﷺ'' کے موقع پر بھی

کالج کی طالبات نے حصہ لیا اور بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا:

نمبر شمار	کیٹگری	نام طالبہ	جماعت	ڈسٹرکٹ لیول	ڈویژنل لیول
1	حسن قرأت	عائشہ صدیقہ	بی۔ایس نفسیات	پہلی پوزیشن	دوسری پوزیشن

کل پاکستان مقابلہ تقریر (منعقدہ صادق پبلک سکول بہاول پور)

پاکستان بھر کے بڑے بڑے اداروں کے طلباء اور طالبات کے مقابلے میں کالج ہذا کی طالبہ حائقہ فاروق کو چوتھی پوزیشن پر صادق پبلک سکول کی طرف سے حوصلہ افزائی کا خصوصی انعام دیا گیا اور ادارے کی بہترین شرکت پر پرنسپل صاحبہ کو اعزازی شیلڈ سے نوازا گیا جس کو ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر صغریٰ رانا صاحبہ نے وصول کیا۔

ساؤتھ پنجاب گیمز: کالج ہذا کی طالبات نے علمی وادبی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ کھیلوں کی سرگرمیوں میں بھی بھرپور حصہ لے کر یہ ثابت کیا کہ وہ ہم نصابی وغیر نصابی سرگرمیوں میں بھی کارہائے نمایاں سرانجام دینے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہیں۔
حال ہی میں جنوبی پنجاب میں ہونے والی ''ساؤتھ پنجاب گیمز'' میں کالج کی طالبات کی کارکردگی کا چارٹ کچھ یوں ہے:

نمبر شمار	کیٹگری	تحصیل لیول	ڈسٹرکٹ لیول
1	باسکٹ بال	پہلی پوزیشن	دوسری پوزیشن
2	ہاکی	پہلی پوزیشن	پہلی پوزیشن
3	کرکٹ	پہلی پوزیشن	دوسری پوزیشن
4	شارٹ پُٹ	دوسری پوزیشن	دوسری پوزیشن
5	رسہ کشی	پہلی پوزیشن	پہلی پوزیشن
6	ریلے ریس	دوسری پوزیشن	
7	دوسو میٹر ریس	دوسری پوزیشن	دوسری پوزیشن
8	والی بال	پہلی پوزیشن	
9	بیڈمنٹن	پہلی پوزیشن	پہلی پوزیشن

ڈویژنل لیول پر ہاکی کی طالبات نے بھی پہلی پوزیشن حاصل کی۔

مقابلے میں شریک طالبات:

رسہ کشی		بیڈمنٹن		ریلے ریس		شارٹ پُٹ	
طالبات	کلاس	طالبات	کلاس	طالبات	کلاس	کلاس	طالبات
حرارضوان	سال دوم	فاطمہ	سال دوم	نعلین	سال اول	فاطمہ	سال دوم
عیشہ خان	سال دوم	اسماء	سال دوم	تحریم	سال اول	سال دوم	فاطمہ
اقراءارشد	سال دوم	ہنزہ	سال دوم	کرن	سال اول	سال اول	نعلین
ایمن مقبول	سال دوم	طیبہ	سال دوم	عریشہ	سال دوم		
فاطمہ زہرا	سال دوم	عیشہ	سال دوم				
ماریہ	سال دوم						
ثمرہ ظفر	سال دوم						
کرن رمضان	سال دوم						
کرن شریف	سال دوم						
طیبہ	سال دوم						

ہاکی		کرکٹ		باسکٹ بال		والی بال	
طالبات	کلاس	طالبات	کلاس	طالبات	کلاس	طالبات	کلاس
ماریہ	اے۔ڈی۔پی	حرارضوان	سال دوم	حرارضوان	سال دوم	حفصہ مظفر	اے۔ڈی۔پی
عائشہ بی بی	اے۔ڈی۔پی	سائرہ ارشد	سال دوم	فاطمہ زہرا	سال دوم	فاطمہ زہرا	سال دوم
ہاجرہ	اے۔ڈی۔پی	کرن	سال دوم	کرن شریف	سال دوم	حرارضوان	سال دوم
عشرت عطا	اے۔ڈی۔پی	شریف	سال دوم	ایمن مقبول	سال دوم	ایمن مقبول	سال دوم
حرارضوان	سال دوم	عیشہ خان	سال دوم	ثمرہ ظفر	سال دوم	ثمرہ ظفر	سال دوم
کرن رمضان	سال دوم	فاطمہ زہرا	سال دوم	ماہ نور	سال دوم	عیشہ خان	سال دوم
عریشہ جاوید	سال دوم	عریشی	سال دوم	اقراءارشد	سال دوم	اثنیٰ ہاشمی	سال دوم
لائبہ مبین	سال دوم	جاوید	سال دوم	عیشہ خان	سال دوم	عریشہ جاوید	سال دوم
عیشہ خان	سال دوم	ایمن مقبول	سال دوم	عریشہ جاوید	سال دوم	طوبیٰ معراج	سال دوم

ہاکی		کرکٹ		باسکٹ بال		والی بال	
طالبات	کلاس	طالبات	کلاس	طالبات	کلاس	طالبات	کلاس
تمکین بی بی	سال دوم	فزا سجاد	بی۔ایس	عائشہ شمس	سال دوم	اقراء ارشد	سال دوم
سائرہ ارشد	سال دوم	سعدیہ بی بی	بی۔ایس	یمنیٰ اقبال	سال دوم	طیبہ	بی ایس فزکس
نوال سرور	سال دوم	حرا بی بی	بی۔ایس	لائبہ مبین	سال دوم	ماریہ	اے۔ڈی۔پی
سعدیہ بی بی	سال دوم	فاریہ بی بی	اے۔ڈی۔پی				
کنیز عائشہ	سال دوم	فاریہ نذر	اے۔ڈی۔پی				
عائشہ حیات	سال دوم	نوشین	اے۔ڈی۔پی				

کالج ہذا کی طالبات کی ضلعی اور ڈویژنل سطح پر یہ شاندار کارکردگی اس امر کا واضح اشاریہ ہے کہ ادارے کی عنانِ اقتدار نہایت مشاق ہاتھوں میں ہے اور کالج کا سارا عملہ کلاس فور کے ملازم سے لے کر سینئر پروفیسرز تک طلبہ کے شاندار مستقبل کا خواہاں ہے اور یہ اس ادارے کی خوش نصیبی ہے کہ اسے مخلص سربراہان ہی نہیں لائق، محنتی اور تعاون کرنے والے سٹاف ممبران بھی میسر آتے رہے، جن کے بھرپور تعاون سے ادارے کے سربراہان کا اپنے اپنے اہداف کو پورا کرنا ممکن ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیشہ کی طرح اس ادارے کو مستقبل میں بھی پرخلوص قیادت نصیب فرمائے اور اس ادارے کو ہر طرح کا عروج بخشے۔

مختصر عرصے میں محترمہ پرنسپل صاحبہ نے ادارے میں انقلابی انداز کے ساتھ سخت کاوش کرتے ہوئے پابندیٔ وقت، تعلیمی بہتری اور طالبات کی اخلاقی تربیت پر جس طرح توجہ دی ہے وہ خدمت تادیر یاد رکھی جائے گی۔ اس ادارے کی خوش نصیبی ہے کہ اسے مخلص سربراہان ہی نہیں بلکہ لائق، محنتی اور تعاون کرنے والے سٹاف ممبران بھی میسر رہے۔

Arooj

The Patron:

Professor Durr-e-Shehwar Tirmizi (The Principal)

The Coordinator:

Mrs. Robina Shehzad (The Vice Principal)

Editorial Team:

Mrs. Shafaq-us-Sahar (Associate Professor of English)
Mrs. Sadaf Siddique (Assistant Professor of English)
Mrs. Saima Zaidi (Assistant Professor of English)
Mrs. Sadia Qureshi (Assistant Professor of English)
Mrs. Bushra Javed (Assistant Professor of English)
Miss Huma Anwar (BS English 5th Semester)
Miss Maryam Shahbaz (BS English 5th Semester)

Title Artwork:

Shafaq-us-Sahar (Associate Professor of English)

Photography:

Mrs. Sadia Qureshi (Assistant Professor of English)
Mrs. Bushra Javed (Assistant Professor of English)

Government Graduate College for Women,
Dubai Mahal Road, Bahawalpur.

The Table of Contents

1. Editor's Note 03
2. The Message of the Principal 04

Part 1: Thoughts and Reflections

3. Belief in Allah 07
4. My Prophet (PBUH) My Role Model 08
5. The Most Memorable Day of my Life; The First Fun Fair 10
6. My Grandparents 12
7. Electronic Media in 21st Century 14
8. A Nightmare 15
9. Education The Priceless Jewel 16
10. Pranks Can Be Dangerous 17
11. Choose Humans Not Evils 18
12. Countryside 19
13. The College Magazine: An Opportunity to Create 20
14. A Miracle 21
15. Writer's Block 22
16. My First Cooking Ever 23
17. Different Skin Tones 24
18. Motivation 25

Part 2: Songs of Sweetness

19. Journey of Life 28
20. Even After Forever 28
21. Before Death 29
22. Destination 29
23. A Cockleshell 30
24. No One Can See Me 30
25. Love 31
26. I Wonder 32
27. Soul Like a Bird 33
28. To My Friends 34
29. Let's Move On 35
30. Broken Heart 36
31. Mother 36
32. My Parents 37
33. You are mine I love You 37
34. What Mums Do 38
35. True Friends 38
36. A Confident Women 39
37. Dear Woman 39
38. The Sound 40

Part 3: Tellers of Tales

39. Blueprints 43
40. The One Eyed 49
41. The Sunny Side 53
42. Friendship 55
43. In the Dark Night 56

Editor's Note:

Dear readers!

Assalam-o-Alaikum!

Literature is a bouquet and words are flowers. And the words are a special blessing of Allah for all humanity. Expressing all emotions and conveying our thoughts would not be possible without use of words. This medium is so powerful that divine inspiration was translated into words by the Almighty. Written words can make or break a society by their strength. In the volume you are holding, our editorial team has collected a bouquet of positive thoughts and soothing words that is sure to spread its perfume through years to come.

I am very obliged to our principal Professor Madam Durr-e- Shehwar sahiba for her patronage and my editorial team for diligent hard work which made this magazine into a work of art. Happy reading!

Shafaq-us-Sahar
Editor
(English Section)

The Message of the Principal

Dear Students,

We form a very privileged lot of women in a third world country. The gross root levels of society rest on our intellect and attitudes. Getting a chance to study is a dynamic task to build a generation who can contribute to the world an essence of humanity, high morality and compassion. The materialistic approach to education has left a void in our personalities.

My passion is to raise a versatile generation of mothers. I believe that imparting knowledge to the students is a process of giving them skills, professionalism, vision and wisdom for their overall development. Spreading humanity, observance tolerance, practicing patience and preserving the natural green is all I dream in the guise of my students.

As a Principal, I wish that each of my student bring a small positive change to the society.

May you have good luck and success in all aspects of life.

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

Professor Durr-e- Shehwar Tirmizy
The Principal
Government Graduate College for Women,
Dubai Mahal Road, Bahawalpur.

Thoughts and Reflections

College Library

College Notice Board

Physics Laboratory

Biology Laboratory

Chemistry Laboratory

Belief in Allah

Saima Muhammad Deen
BS English 5th Semester

In the trial of disease, when you cry, He heals you.
If you cry out in hunger, He gives food to you.
If you have gone astray, He shows you the way.
If you cry out in disgrace, He gives you honour.

He is my Allah who gave life to my brother again and He saved me from the deprivation of my prayers, He showered the blessings of health on him.

Moreover, ,my father has not been well for the last eight years, but when he got sick this time, his condition got worse.

He is my God, The One who blessed my father with a new life.

Surah Yasin, His miracle, which is considered the heart of The Holy Quran. Prayers are more powerful than fate, and can shake the throne. Prayers have the power that can do what is hard to imagine.

The Holy Quran says,
"And Nothing will happen to you unless Allah wills."

Thanks to Allah's will and grace, defeating illness in its worst conditions. My Father is hale and hearty today.

Allah hears you call and
knows every heart,
He knows your pains
He just checks your belief
He teaches you prayer and patience.

Miracles are part of our destiny because Allah is with us.

My Prophet (PBUH) My Role Model

Ayesha Rauf
Roll No: 49
BS English 5th Semester

Every person has a favorite personality. A person whom you idealize because of various qualities prevalent in his personality is considered your favorite. Like this, I also have a favorite person and he is my ideal as well.

There are certain qualities and traits that are a part of a person's character that makes him different, attractive and appealing in the eyes of others. Every person in this world idealizes someone who is the role model in his life. Hazrat Muhammad (PBUH) is my favorite personality because of being very brave, honest and Holy man. He (PBUH) is my favorite person ever created by Allah Almighty.

My favorite personality, our Holy Prophet Hazrat Muhammad (PBUH), is the last messenger of Allah Almighty. In this world, he was the last human being upon whom the revelation of The Holy Quran was sent.

According to a Hadith, Allah Almighty says to Hazrat Adam (AS),

"If Muhammad (PBUH) would not be created you also would not be created."

Prophet Hazrat Muhammad (PBUH) is the person who encompasses all the good qualities in his personality. As Hazrat Ayesha (RA), wife of Prophet (PBUH) narrated,

"Muhammad (PBUH) is the living example of Quran, he is an embodiment of Quran."

He (PBUH) is the last prophet. He was born in Makkah in the year 570 A.D. Before the birth of Prophet Muhammad (PBUH), people in. Arab were completely indulged in every kind of malicious activity. Darkness was prevailing throughout Arabia. Then there came the time when a ray of hope emerged with the birth of Prophet Muhammad (PBUH.

Due to his chivalry, Prophet (PBUH) became very popular in the city of Makkah, People used to call him, "The honest", "The truthful" because of his pious character.

When he reached the age of 40, first revelation of Quran was sent to him in Ghar-e-Hira, The Angel Gabriel brought a message from The Creator, which is mentioned in Surah Alaq,

"Read with the name of thy Lord, Who created man with congealed blood; Read and your Lord is most beneficent; Who taught the use of pen; taught man which he knew not."

After the advent of Islam, Prophet Muhammad (PBUH) started preaching to the people of Mecca as well as others in Arab. He became a source of light for the people

who were lost in immense darkness and chaos. He acted as a saviour and a preacher of Islam, but things were not easy for him. Our beloved Prophet (PBUH) had to face many trials and tribulations. He (PBUH) faces a lot of calamities, conspiracies and troubles.

At present, one-fifth of the people of the world are the followers of great and noble Prophet (PBUH). All muslims are grateful to him for his sacrifices and achievements.

In the modern world, everyone wants peace in his life; people work like machines to gain success, fame and money. Most famous figures in this world recognize him as The Greatest Personality in the history of mankind.

For having peace in life, one has to follow the golden principles of Islam set forth by the best teacher, preacher and mentor of this world- Our Holy Prophet Muhammad (PBUH). He (PBUH) turned muslims into brothers of one another, and built a great nation and powerful state.

Countless Durood and Salam on him!

قال الله تعالى :

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيراً

(الأحزاب : ٢١)

There has certainly been for you in the Messenger of Allah

on excellent pattern for anyone whose hope is in Allah and

the Last Day and (who) remembers Allah often.

The Most Memorable Day of My Life; The First Fun Fair.

Ameera Aamir
Roll No : 05
BS English 2nd Semester

The most memorable day of my life was on December 14, 2019. The day of Fun Fair at Dubai Mahal College BWP. As I was a student of first year at DMC, I had to participate in the function. Even though it was like any other chilly day of December. However, for a girl like me, who had never attended festivals like that before, and a cherry on the top, was with the company of some besties, it was something worth living.

Like always, I woke up at 6 AM, with a dull and boring feeling to follow the same tedious routine for the next 4 months of my introverted life. But on that day, there was an abrupt change in my behavior. I was happy, excited, sparkly, and above all, thrilled to see my friends at the Fair. It felt like a dream come true for me, to start a whole day at college without scheduled lectures, strict rules, lots of assignments and a never ending wait to go back home and watch the MEMES until I fell asleep like a baby. It was for me like finding calm in the chaos.

Even though being a punctual one, still the process of getting dressed, eating breakfast and wearing makeup ended up getting me late. I was wondering if I might be looking like "Beauty" rather than the Beast. But eventually, it turned out to be the opposite. I was looking like melting ice cream. Due to the dry season of December, all my efforts were in vain. The confidence that you get after you prepare yourself to seize the day was also fading away with my makeup.

Nevertheless, I went for the journey. When I reached college, I saw the crowd wearing beautiful glittery and colorful clothes. There was loud music playing on decks. The people were enjoying themselves, dancing, taking snaps and reuniting with their friends and close ones. The entire college staff was also present there. Some teachers were assigned stalls of different kinds. All the teachers were looking beautiful and very hospitable towards us.

The scene of the college was majestic. The freshly mowed grass, sight of flowers and serenity of winter morning was giving me soothing vibes. But there was only one thing which was missing, my pals, whom I couldn't find in such a crowd. Despite the fact that I was surrounded by familiar faces, the absence of my friends felt like a hole in the hollow of my chest.

After searching for my friends here and there for 20 minutes, I started to get gloomy vibes that they might have ditched me and didn't make it to the Fair. But suddenly out of nowhere, I heard my name being shouted. When I turned around , there were my friends Ayesha and Zaha, waving at me with cheerful faces. A wave of excitement suddenly swept across me. We three were finally reunited. We had a group hug. We were dressed in the same shades of green and golden theme with maroon shoes.

Without wasting much time, Zaha and I went towards the gigantic ferris wheel. We were the first ones to ride on it. When the ride started, we felt that we were at the top of the sky and we're about to go to outer space. I could see the entire college from the top of the wheel. It was a spectacular view. But when the gravity lowered us down, all the excitement vanished. The dreadful feeling was making us realize that our time had come. Although Ayesha was standing below watching us smiling. She must've thought that we were having a great time. But in reality, we were like scared kittens holding each other's hands. we were blowing AYATUL KURSI all over us. At last the bumpy ride was over.

Then we went towards the stalls. There were lots of refreshments to fill our needs, like biryani, my favorite macaroni, gol gappy, milk shakes and burger etc. I wanted to swallow all of them because my stomach digested all the brunch after the second round on Wheel.

After satisfying our appetites , we went to meet our beloved teachers and class fellows. We danced together and took pictures to make some memories. All my classmates then decided to ride over the PIRATE SHIP. And this time Ayesha was also with us. We boarded the ship. The ride started and we were floating like kites in the sky back and forth. A song, " I believe I can fly, I can touch the sky" was echoing in my head. But the gravity didn't allow me to enjoy this sparkly moment of my life. Finally the ride was over.

Then the three of us went to the roof of INTER BLOCK to see the wintery sunset. It was a mesmerizing scene of orange sky with a foggy layer of chilling breeze gradually mantle over the atmosphere around us. We three were tired to death. Time of our departure was coming and we had to return to our boring lifeless routine. A fine day was about to come to an end but somehow it gave us a purpose to look for a bright side in the future.

This day brought us much closer, our friendship evolved more strongly. We shared so much happiness together and made golden memories of our youth. I will never forget this experience of my life because I spent it with two beautiful souls on earth, Ayesha and Zaha, my dearest friends. Their company made my first ever FUN FAIR memorable and taught me to try everything new in my Life.

My Grandparents

Dua Ahmad Roll No: 6 BS English

Ever since my childhood, the fondest thing I could ever witness was the love of my grandparents. Being a child, I could not just find the right words to explain my love for them. After all, it is not easy for a little kid to describe something so abstract.

But in my heart, I had portions of memories, and every portion treasured something of association with them; like the gray hair of my dadi, holding hands with dada to help him walk, calming presence of nani amma and color of nana's eyes.

But as I grew up and Dada Abu became a memory and there was additional grave in the cemetery with his name, I started learning many things. That was also when the fear of losing loved ones to the absolute reality of this temporary world - death, got intense.

As the fear kept getting more intense and prominent, I kept finding love for my grandparents around me in bits and pieces. Love, that was no more just a concept but morphed into shapes and things, like Nani Amma's Pandaan, Dadi Ammi's showcase, Dada Abu's reading glasses and Nana Abu's prayer beads.

That was not all. There was the pendulum clock of Nana Nani's room. There were memories of things happening. The attempts of Ammi to get her Visa to go India, the habit of Dada Abu standing and reciting something out loud after Wudu which I could not comprehend at that time and the dominating stance of Nana abu. There was an amalgamation of material and nonmaterial things that stayed in the drawers of my memories and tagged themselves as "Love." The only love that caught my attention, and swelled my heart.

But the time never stopped. The dates on the calendar were changing with each passing year. I was growing and they were aging. The wrinkles on their skin increased. The light was slowly leaving their eyes and their voices had hints of multiple decades.

My brain was storing every memory of them. The voice of Nana telling about his youth in India still echoes amongst the walls of my head. The memory of my Nani narrating events of migration hung of those walls like an old calligraphy painting.

Memorization of Iqbal's poetry and singing the very poems in the tone like her father used to, Dadi Ammi left her prints of inclination towards literature on my heart or maybe it already ran in my genes. Somewhere in the cabinet of my room, the diary of my deceased Dada rests. Some cartons consist of yellowed papers, dry inkpots, books with fractured spines and aged pens. It all leads to thinking that this was all I could get in their inheritance.

Now the love for them had taken over the skies and natural surroundings as well. The sky at sunset, pale orange hues remind me of my Dada as he would sit outside

in the evening with the color of his attire somewhat similar to the shades of dry leaves. The white caped clouds swimming across the splendid blue sky gives me flashbacks of times when I would watch Nana Abu pray.

The remains of their remembrance linger in the sky with all its elements. The full moon on a quiet night reminds me of my childhood, I would lay next to Nani amma on the roof at night and she would ask to recite Kalma before drifting off to sleep.

The sky with all its conspicuous patterns takes me back to nights when Dadi Ammi would point out "Suraiya" and "Zuhra" planets in the sky.

Now that there is yet another grave with Nana's name inscribed on the gravestone, I have learned many things. The world is an illusion and full of deceptions. So, I look ahead to meeting them in Hereafter. That is another part of this story, yet to be started.

- *Grandparents are like magicians. They can create wonderful memories for their grandchildren out of thin air.*
- *Grandparents are one of the greatest gifts your heart will ever know.*
- *A grandparent is a little bit of your childhood that can never be lost.*
- *Grandparents, like heroes, are as necessary to a child's growth as vitamins.*
- *The best thing about grandparents is they always have time to talk and make you feel special.*
- *A grandparent stops noticing the mistakes of their children because they become so enchanted with the wonderful things their grandchildren do.*

Electronic Media in 21st Century

Shehnila Iqbal
Roll No: 15
BS English (5th semester)

Television has proved that people will look at anything rather than each other.

Television is a wonderful invention. It was invented by Baird in 1926. Modern science has invented many valuable things but there is nothing which contributed so much to our joy of life as the television.

Television is more interesting than people, if it were not than we would have people standing in the corners of our rooms.

It is great source of information, amusement, learning, recreation and teaching. A wonderful change has been coming in its range, scope and working.

Television is the first truly democratic culture the first culture available to everybody and entirely governed by what people want.

The one function television news performs very well is, that when there is no news, they give it to you with the same emphasis as if there were. High power relaying stations have been built to link these separate stations with one system. Television enables you to be entertained in your home by people you would not have in your home.

It presents programmes for both lettered and unlettered. It appeals to both the eye and the ear. It has knit the world into one whole. The world has become a family.

Television is man's eye through which he observes near as well as distant things keenly, minutely, fondly and clearly.

It has many disadvantages. Students ignore their studies. When young men watch various serials, they adopt evil ways and bad habits. The innocent children cannot distinguish between real and unreal. Some westernized trends affect the characters of youth. There are pros and cons of everything . To avoid the negative impact of this device, we have to manage our routines better and realize the importance of things as those should be.

A NIGHTMARE

Rabia Bibi BS English
Roll No: 20 5th Semester

My last night's sleep was not pleasant at all. Our nights are meant to be serene always. But yesterday night, I had a nightmare. Dreams are very common for every person, this one was quite horrible for me.

I saw that I am standing in front of a door and some kind of voice is coming from inside. When I entered through the door, I saw that there were many dead bodies and an eternal flame was glowing nearby.

There was blood, and signs of pain all around the area. Then suddenly I saw a hooded figure approaching me! I got scared and started running in the dream. For how long that phase went on I do not know. I remember precisely when I felt the touch of that hooded figure on my shoulder!

When I woke up from sleep, I was completely devastated. Thanks to my mother who had woken me up! How much I was scared of it, even after waking up, I can't explain.

Nightmares are not a pleasant experience. But we realize how safe we actually are when we wake up from one. Thank God for the security of our homes where life is nowhere near a nightmare.

☆ You will face many defeats in life, but never let yourself be defeated.

☆ If there is no struggle, there is no progress.

☆ Strength and growth come only through continuous effort and struggle.

☆ Once all struggle is grasped, miracles are possible.

☆ Yesterday I dared to struggle. Today I dare to win.

EDUCATION THE PRICELESS JEWEL

Bisma Rashid BS English 5th Semester
Roll No: 27

Education is the most important thing for human beings. It is a continuous and lifelong process. It brings a great change in our lives. Life becomes prosperous and meaningful. It is foundation of human development. It is said that education is the third eye of a person.

Education teaches us to be polite. So, education makes the people polite and courteous to others. They are always helpful and honest.

Education is that property which cannot be stolen. Educated people are always respected. They are always respected wherever they go. Education teaches us to be civilized. They can understand the problem of other people. Education provides Man a power like that of doctors, mechanics, pilots and teachers, etc. They can play an important role for the development of the country.

Uneducated people are a burden for the country. An educated person can solve any problem easily and efficiently. They can easily find out what is good and what is bad.

Educated people can change the whole society. They are always involved in creative work. Thus, educating the people should be the first priority in a country.

Education is one of the most powerful aspects of life

- Learning allows us to make sense of the world around us, the world inside of us, and where we fit within the world.
- Education helps us get exposure to new ideas and concepts that we can use to appreciate and improve the world around us and the world within us.
- When we improve our education and continue to learn, we can foster new connections, increase our marketable skills, and understand people better.

PRANKS CAN BE DANGEROUS

Maryam Shahbaz
Roll No: 11
BS English 5th semester

A prank is basically a practical joke or any mischievous act. These pranks are being performed on a daily basis among friends, cousins or even relatives. People consider pranks just a joke. That is okay with a person who is known to us if we prank them. The practice of pranks is increasing day by day.

Some people love these pranks and like to play them with their loved ones. But my opinion is a little different about this practice. I think that these pranks are okay if someone does it with a near and dear one. But the situation becomes worse and difficult to handle, when a prank is performed on someone who is unknown.

But as these pranks are increasing day by day, these have an extremely dangerous impact on society and people.

It was considered normal to prank a person who is known to you but it depends on what kind of prank it is. The person can be even harmed with that prank and it can even be that deadly that it can take the life of that person who is the prankster.

As nowadays, some YouTubers have considered it to be a normal thing to prank people without even thinking that it can even take their lives.

I think that it is not okay even to prank your listeners because it can also be deadly.

As a prankster Pamela Lal was shot dead accidentally by her own cousin as he thought that she was an intruder. Even he, Nerrek Galley was his family friend but that prank resulted in the death of the prankster herself.

This does not just stop here, but these deadly pranks due to immature nature of youngsters are still being performed and they even resulted in deaths of people in different countries like India and even in Pakistan.

Recently a Pakistani YouTuber Rana Zuhair was shot dead while filming a prank video in which he was pretending to be a ghost to scare people.

These pranks are getting more popular continuously and their dangerous aspects are also increasing. So, people should not perform such irresponsible acts which can be deadly for others and themselves.

CHOOSE HUMANS NOT EVILS

Sahar Asghar
Roll No: 7
BS English 5th Semester

Life is not easy. Yet we need to see if this is us who are the culprits of making it difficult for us and the others.

If a person is hurting you again and again, even after talking about it, that person is not improving. If it has been a long time since you were happy inside out. So, just hold yourself for a few moments, and ask yourself, why did you come into a relationship, for all this? That one person is hurting you constantly, even after knowing that it is damaging you viciously, and how badly it has broken you down from inside. Everything is fine. You love them, you think, that is fine too. Maybe they love you back, and that is fine too.

But a love like this? It is toxic.

Where you are crying out loud every day, begging someone not to hurt you every day and that torment still goes on.

You do not want it, you do not need it, your parents did not raise you to see you suffering for a single day of your life, every moment feels like a year. You deserve to be loved. You do not deserve the pain, getting physically or verbally abused every day, every moment of your life.

You do not deserve it all. Do not convince your heart to tolerate all of this anymore. You do not deserve the kind of love you are getting. So, just tell them that you do not need them anymore. Toxic relationships, gaslighting, emotional blackmail is unacceptable.

"Choose humans not evils...."

To prefer evil to good is
not in human nature, and when a man is
compelled to choose one of two evils,
no one will choose the greater when
he might have the less.

Plato

COUNTRYSIDE

Fozia Hamid BS English
Roll No: 34 5th Semester

Life in the countryside is simple and fresh due to its greenery and peaceful atmosphere that is remarkable.

There is no noise of buses and mills. The people who live in such areas are very close to nature and one another. They enjoy fresh air and pure atmosphere. They are healthy, active and smart. They enjoy the nature- fresh air, rising and setting of the sun.

The people who live in this area are very brave and hardworking. They get up early in the morning. After offering their Fajr prayer, they go to plough their fields. When harvest time comes, all of them, men and women and even children go hand in hand to harvest their crops.

They eat their lunch together in the field and then return to their homes in the evening. The people eat pure food and drink pure milk. They use fresh fruits, vegetables and butter. So, they enjoy good health.

There is no traffic pollution. Everything is pure. The people are very simple and hardworking. Therefore, the natural scenery attracts every person due to greenery and simple life.

I love to enjoy my life in such an awesome natural surroundings and fresh atmosphere. I love country life.

"All praise is for God, the Lord of the two worlds; The Most Compassionate to all, The Especially Compassionate to believers; King of the Day of Judgment. You Alone we worship, You Alone we ask for help; guide us along the straight path; the path of those You have bestowed with favors - not of those who earned Your Anger or those who went astray." 1:1-7

The College Magazine: an Opportunity to Create

Maria Fayyaz
Roll No. 20
BS English 2nd Semester

One of the Most important aims of education is to enable the students to express themselves correctly and adequately. College magazine is very important in this connection. A college magazine encourages the student to express their literary talent.

A College Magazine publishes stories, poems and articles written by students. Reports of literary and cultural activities of the college are also published in the magazine.

Most of the College Magazine have two sections - Urdu and English. Each of the sections is a collection of a few articles, some stories, some poems and a couple of addresses and speeches. The Urdu section is always bigger in volume than the English section as it is easier for the students to write in Urdu. Only a few students write in English. The size of the Urdu section is larger than that of the English section.

The articles received for publication in a college magazine are often too poorly written to be published word of word. Most of the articles have to be rewritten or, at least, extensively edited by the teachers. Afterwards, these are published in the magazine. Thus, the students learn to write and their creativity flourishes.

The standard of a College Magazine is naturally not very high. It is a magazine of those who are learning to be writers. They have their faults, but they have their promise, too. Soon they will become good writers and the leading magazines and newspapers of the country will gladly publish their articles.

- "Do not feel lonely, the entire universe is inside you."
- "Lovers don't finally meet somewhere. They're in each other all along."

Rumi

A Miracle

Amna Malik
2nd Year

Edwin Robinson (April 10,1794- Jan,27,1863) was an American Biblical scholar known for his magnum opus, Biblical researches in Palestine, the first major work in Biblical geography and Biblical Archeology, which earned him epithets "Father of Biblical Geography"

A man who was blind and deaf was struck by lightning and after that he could hear and see

This is one of the best "accidentally cured" incidents I have ever come across in my life; in the year 1980,Edward Robinson of Falmouth Maine, had been blind for around nine years due to a severe head injury caused by a collision with the tractor trailer. His seeing and hearing senses were affected. But the story doesn't end there; he wasn't meant to live his life like that forever.

One fine day, he was looking around for Tock Tock, his pet chicken. Suddenly, he was caught in a lightning storm; may be God had some other plans for him. Instead of returning to his house, he swung his aluminum cane to find a cosy shelter for himself underneath a huge tree at the backyard of his house. This was perhaps the best decision he could take at that point of time because returning home in the terrible storm was difficult. No doubt, the aluminum cane and the huge tree shelter was too tempting for the storm to control its witty nature; he was struck by lightning which blew his hearing aid and darkened the grass around him.

He was knocked out for around 20 minutes. After regaining strength and consciousness , he managed to crawl back to his house and rest. After a while, when Edwin finally woke up, he realized that he could see; it was neither peripheral vision nor a blurred one.

This was not only the blessing he got from surviving the lightning; after 35 years of baldness he observed growth of hair on his head. "Well, this just makes me say that lightning fixes everything!"

WRITER'S BLOCK

Dua Ahmad
Roll No: 6
BS English 2nd Semester

I crumple yet another paper and throw it away in the corner of my room. There is a heap of wrinkled balls of papers already there. The effort has been going on for days. I pour my heart out on pages but it has stopped making sense. All the feelings are gathered there and have turned my heart into dystopia. The poems do not touch their cores anymore. They fail to amuse me even.

The pile of papers in my head appears like a grotesque sculpture that once used to be exceptionally beautiful. The curves are not fine as they used to be. The details were marred over time by the agents that I cannot recall.

My words were never this ugly. There is, perhaps, some evil spirit that disassembles the letters. And at the final read, they not only lack charm but also appear somewhat familiar to the language of Neanderthals.

My God, I always have felt a strong attraction towards all ancient buildings and antique pieces. But why do my writings lay like smithereens of human bodies on a land smitten by war, disgusting and repulsing everyone, even myself.

My pens have been preferring broken nibs. The sentences I write are half-truth. The truths like a cloak of clouds are settling over the setting sun. The truth that is relevant now and sounds like a lie when you look at it again.

The clocks are running and their sound is not 'tick tock' anymore. It is more like someone is hurriedly using the typewriter.

Maybe someone is writing something much better than me. Something that would appear like swans and not vultures. Something that would swell the hearts instead of filling them with disdain. The sound of the typewriter is striking against my conscience. Which is fast asleep. What could happen to have it awaken? Maybe, nothing.

Maybe, I should stop looking for concision in the residencies of old writers and poets. Maybe, I should snap my quills from in-between and turn that pile of papers into a hearth. Or Maybe, I should myself step into one.

My First Cooking Ever

Zafeera Kamal Hashmi
First Year

We all have our Mothers at our homes, who cook delicious food for us. Whenever I ate the food cooked by my mother, I wondered how it would be like to cook? Would it be easy or difficult? Well, I got the idea about it when I tried to cook for the first time. Now I am going to share it here with you all.

It was a sunny day and my Mother was out at work. Me, my father and my siblings were at home. We had already taken our breakfast and then, it was time for lunch. So, I decided to check the refrigerator to find something to eat. But, all I found there were some vegetables and sauces but nothing ready to eat. Just then, I decked to cook. As that was my first cooking experience I decided to cook the simplest dish and it was none but rice. I chose rice because I had already seen my mother cooking it multiple times. So, I started to wash three cups of rice. After washing it I drained out the water and added 10 cups of water in it with 5 tablespoons of oil and 2 tablespoons of salt. Then, I placed it on the stove, covered it with a lid and waited for it to get cooked.

After about 45 minutes, I turned off the flame and removed the lid and stood shocked to see an extremely sticky and half-burned rice pudding infront of me. I was really upset to realize that my cooking could be that much worse. I wasn't able to show my Father and siblings the so-called rice I cooked. I somehow managed to do it, and I was literally embarrassed when they looked at the rice amused and exclaimed that I had cooked, with a roar of laughter.

No one dared to eat the rice because of their creepy structure. But then, I thought of giving them a try because I thought that they wouldn't taste that much bad. Gathering my courage I took a small amount of it. But, as soon as I tasted it, I felt like I ate the worst thing of the whole world. Without wasting any moment, I spitted it out of my mouth and quickly drank a glass of water. At this moment, I was feeling a little bit guilty because I knew that the rice I made were going to be wasted. I was thinking that what mistake I made, that caused this situation. Just at that moment, my mother arrived home as I quickly went to her and told her the whole incident. At first, she looked at me me in disbelief but then laughed a little. She told me that I used the right ingredients to cook rice but the proportion was wrong. Although my first cooking wasn't much nice but, I can now say that I made very tasty rice.

So, what I concluded was that cooking is not an easy task at first and what I learned from this experience is that first learn then practice

Different Skin Tones

Hafiza Zoha Arshad
Roll No. 13
Second Year

People on the earth have different skin tones, due to a pigment called melanin. Melanin is a substance in our body that produces hair, eye and skin pigmentation. The more Melanin in the body produces, the darker the colour of the eyes, hair and skin will be. People with more melanin production have dark complexion. This substance absorbs harmful ultraviolet radiations and protects the cells from the solar damages.

Less melanin means less protection from the sun rays.

Melanin production begins in large cells called melanocytes. Factors affecting melanin production are; exposure to ultraviolet light, inflammation, hormones and age.

Despite the variation in the human skin, hair and eye colour, almost all the human beings have roughly the same number of melanocytes. However people with dark skin tones have melanosomes that are higher in number, larger in size and more pigmented then those with the light skin tone.

Diseases due to less melanin:

Vitiligo is an autoimmune condition that occurs when the body does not produce enough melanocytes this causes a lack of pigment that can appear as white patches on the skin or hair.

Albinism is a rear genetic condition that occurs due to the less production of melanin then the surgery. This may happened due to the reduce number of melanocytes.

Rumi

- *"I know you're tired but come, this is the way."*
- *"Love is the bridge between you and everything."*
- *"The only lasting beauty is the beauty of the heart."*
- *"The universe is not outside of you. Look inside yourself; everything that you want, you already are."*
- *"If the light is in your heart, you will find your way home."*

Motivation

Ghazala Perveen
ADP 2nd Semester

Motivation means moving energetically toward a goal. It is an internal state that leads to direct approach maintains better behavior.

Motivation means that one should face the obstacles and find an inspiration that help one to go through tough times.

In addition it helps one to move further in life. It is a strong tool that helps one to get ahead in life to get motivated, we need a driving tool or goal that keeps us motivated and move forward.

Moreover it also helps one in being progressive both physically and mentally. Moreover a goal does not need to be big and long term, it can be small and empowering. Furthermore you need the right mind set to be motivated.

Although there are very types of motivations, but there are generally two types of motivations that are self- motivation and motivation inspired by others.

Self motivation:

It depends on the strength of someone to stay motivated without the influence of opposing situations and people.

Further people always find a way accumulate the reason and strength to complete a task. Also they do not need the other people to encourage them to perform challenging task.

Motivation by other:

This motivation required help from others as a person is not able to maintain a self- motivated state. In this, category a personal requires encouragement from others. Also he needs to listen to the motivational speeches to set a strong goal and most importantly inspiration.

"The Key to success is to focus on goals not obstacles"

you will learn to fight your fears and negative thoughts when you are motivated. It helps professionals to be positive and happy while working hard to achieve the goals. When you are motivated you learn to organize and prioritize your life. Motivation helps the student to concentrate and work hard in the class.

It awakens the sense of meaning in life. It is strong tool that helps to get ahead in life for being motivated we need a driving tool that keeps us motivated and help us in moving forward

"Optimism is the faith that leads to the achievement nothing can be done without hope and confidence"

Motivation is the very important for overall development of a personality and the mind. It also puts a person in action and in a comparative state. It improves the efficiency and desire to achieve the goal it leads to stability and successful life.

"Successful people do what unsuccessful people are not willing to do, Don't wish it were easier, wish you were better"

It is in fact discipline that helps you to achieve your life goals and also helps to be successful in life.

Rumi

- *"Raise your words, not voice. It is rain that grows flowers, not thunder."*
- *Why do you stay in prison, when the door is so wide open?"*
- *"Would you become a pilgrim on the road of love? The first condition is that you make yourself humble as dust and ashes."*
- *"You are not a drop in the ocean. You are the entire ocean, in a drop."*
- *"If the foot of the trees were not tied to the earth, they would be pursuing me. For I have blossomed so much, I am the envy of the gardens."*
- *"Stop acting so small. You are the universe in ecstatic motion."*
- *"Set your life on fire. Seek those who fan your flames."*

Songs of Sweetness

Journey of Life

Hafsa Hussain
Roll No. 23
BS English 4th Semester

Life is not Existing
But a stopping place
A pause in what's to be
A resting place along the road
To sweet eternity

We all have different journeys
Different paths along the way
We all were meant to learn something
But never meant to stay.

Our destination is a place
Far greater than we know
For some the journey's quick
For some the journey's slow.

And when the journeys finally end
We' ll claim a great reward,
And find an everlasting pause
Together with God.

Even After Forever

Maham Khan
Roll No.32
BS English 4th Semester

Till you meet your stars and all,
Your dreams come true
I will wait even after forever for you.
I 'll be there if you will feel
Blue in this dark world
I'll sing your favourite song if you
Forget the words.

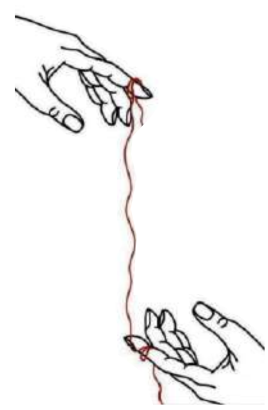

I want you for worse or for better,
I'll wait for you even after forever
If you ever break and feel like
Crying and no one is on your side
I'll be right there to wipe your
Tears and to make you smile more wide.

Before Death

Umme Aiman
Roll No. 29
BS English 4th Semester

In the vicissitude of my life,
I want to ramble around the moon
Before my legs would not amble
I want to leap on snow
Before my heartbeat got slow
I want to be drenched in rain
Before my blood stop in vain
I want to float on clouds
Before my feelings got numb
I want to have a peaceful cup of tea
Otherwise, it is reality,
I will die very soon.

Destination

Khadija-tul-Kubra
Roll No.
BS English 4th Semester

You walk on the straight path,
Never take a step back,
Don't stray from your destination,
Never give up on your dreams
Never listen to your erroneous heart,
Even if the road is thorny
Don't care about anguish
If the destination is too far
Dwindle distances.

A Cockleshell

Huma Anwer
Roll No. 14
BS English 4th Semester

Cockleshell on the black seashore,
Ready to get afloat from the beach
That seems like a bark
It's oars waiting for the waves
Til it lasts on the water,
As if it knows it will not last forever,
And eventually will sink
Because everything has to end,
It may be the sense of immense freedom,
Innocence, fertility, discovery life or breath of life,
But human life is fleeting.

No One Can See Me

Tehmina Bibi
Roll No.30
BS English 4th Semester

No one can see me,
No one can hear me,
But I am still here,
Though my soul is no more,
My body is still there.

Someone cries, someone shakes my hand,
Someone says "please wake up,"
Someone says,"I shall never break your heart again"

But now I can't feel,
I can't speak,
Will someone tell them on my behalf,
That my soul is calm,
Because I am free now.

Love

Yusra
Roll No.37
BS English 4th Semester

Love is deaf, love is blind,
Love is rough and love is kind,
Love hurts and love heals
Love endures all taunts.

Love is the feeling of the unknown,
You can easily unfold
But rarely found,
When love calls, you feel a little breeze,
True love is tough like a stone,
Violent like the devil and kind like the Creator.

Lover is underneath our eyes,
Beneath our hearts,
Love doesn't discriminate,
White or Black
Rich or Poor.

Love can take you high up within the clouds,
Where there are no wounds,
When Love wins, hate is defeated.

Parting is such sweet sorrow,
that I shall say goodnight
till it be morrow.

William Shakespeare

I Wonder

Huma Anwer
Roll No. 14
BS English 4th Semester

I felt myself in trance,
As if I was stuck in an ocean, like a desolate lighthouse,
Far away from the rabble of noise,
Maybe it is where I want to be,
Or may be where I never wanted to be,
Surround by the darkness,
In the cyclone of my life,
As if I was scattered by the winds,
Or maybe I was walking through absolute nothingness,
I wonder how to exude from these dark thoughts ,
Or, how to be placid?
May be, I should step forward,
Or, Be reborn from ashes like a phoenix
I wonder!

"I'll be here just waiting and hoping for every long dream of you to come true."

F. Scott Fitzgerald

Soul Like a Bird

Fatima Javed
Roll No. 33
BS English 4th Semester

Drowning in my own tears,
Vision lost due to over crying,
Now I can't even see the sky,
And the sun which depicts hope.

The bird residing in my window,
Flew away,
So it's just me with no sight.

And it's me with my might,
To go further,
To stand high.

My echo of screams,
And my anxious soul,
That doesn't let me have good dreams.

There is nothing good,
I can't be positive,
Because all we see is,
My world shattering around.

And the negative signs
Dominating the colours of my walls.

"The mind I sway by, and the heart I bear
Shall never sag with doubt nor shake with fear."

William Shakespeare

To My Friends

Maria Basit
Roll No.35
BS English 4th Semester

To my friends who celebrate with my gains and cry with my downfalls,
To my friends who push me to be better,
To my friend who joins me whether it's my coffee or a drink,
To my friend who protects and defends me, when
I am not around,
To my friend who believes in me and trusts me,
To my friends whom I seldom see but they show up
when it matters the most,
I know thank you is not enough,
Cheers to more years of trials and celebrations,
I know this is a bit cheesy, yet,
I love you guys to the end of the universe and back.

Motivational Lines For Working Women

- A beautiful women is a beautiful woman, but a beautiful woman with a brain is an absolutely lethal combination.
- A woman with a book and a pen has the power to move Nations, A woman with a mind and a voice has the power to change the world.
- A strong woman understands that the gifts such as logic, decisiveness and strength are just as feminine as intuition and emotional connection. She values and uses all of her gifts.

Let's Move On

Mehwish Hasan
Roll No.25
BS English 4th Semester

Bethink!
The dreadful moments,
Hazards appear and go across,
World was saturated with misery,
Verily, it is an ache to realize,
Realize that numerous previous lives,
Cast away from our sight,
Pandemic breaks the world apart,
That is ailing to every heart.

Life is frozen, and is at standstill,
Don't know how to live,
Don't know how to breathe the air,
Don't know how to choose,
Don't know how to dream now,
But we have to accept,
The plague may go beyond, eventually,
Hope and faith may redeem us gradually,

The sun will rise again,
Morning will come again,
As no darkness no season
Can last forever,

Everything will be so calm and bright,
So no need fall in fright,
Hope for the best, days are near,
Yes, spring season is finally here.

In what language does rain fall
over tormented cities?

Pablo Neruda

Broken Heart

Alia Bibi
Roll No. 24
BS English 2nd Semester

Would it help?
If I could sing!
Because I would sing
A thousand love songs for you!
Would it mean you will stay?
And you will find a new way
To fall in love with me
Over and over again.
This wouldn't have to end!
But I can't sing!
So I stay silent,
And keep breathing on the beat
Of my broken heart.

Mother

Fatima Aslam
Roll No. 23
BS English 2nd Semester

For as long as I can remember,
You were always by my side!
To give me support, confidence and help.

For as long as I can remember,
You were always the person I looked up to,
So strong, so sensitive, so pretty!

For as long as I can remember,
And still today,
You are everything a mother should be.

Whatever I have become is because of you,
And I shall always thank you for our relationship.

My Parents

Fatima Aslam
Roll No. 23
BS English 2nd Semester

You are both special in every way,
Encouraging me more and more each passing day.

Both of you are a reason why I am so strong
With you two at the helm nothing can go wrong

You two helped me through many trials and tribulations,
You made things better in every situation.

Thank you so much for always being there,
And showing me that you truly care.

Words could never explain how I feel about you,
But I hope you know that I truly love you two.

You are mine I love You

Fatima Aslam
Roll No. 23
BS English 2nd Semester

I am your parent, you are my child,
I am your quiet place, you are my wild.
I am your calm face, you are my giggle.
I am your support, you are my wriggle.
I am the finish line, you are my race.
I am your praying hands, you are my saving grace.
I am your lullaby, you are my peek-a-boo,
I am your good night kiss, you are my " I love you!"

What Mums Do

Fatima Aslam
Roll No. 23
BS English 2nd Semester

Cook and clean
Wash and fold
Keep me warm when I am cold.

Drive me here
Take me there
Mum, you sure are everywhere.

School and sports,
We have such fun,
And you are there when our day is done.

Tuck me in
To bed so tight
That is when you say good night!

True Friends

Sidra Umar
Roll No. 14
BS English 2nd semester

I'll be there when you are crying
I'll be there when you are smiling
I'll be there when you are happy
I'll be there when you are down.
I wish you could see
The angel I see
When you stand
In front of me

If I am happy or sad
Upset or mad
You're still the greatest friend
I ever had.
You are always there for me
When my spirits need a little lift
I can't thank you enough for that
You are truly an extraordinary gift.

A confident women

Syeda Misbah
2nd year

I am strong
I have been throw a lot in my life
And I am still standing I have self- worth
I took a lot of soul searching
To finally see for myself
I am not perfect
I don't need anyone to tell me
I already know my glow
I am beautiful
Nobody perfect but I have
Seen my good and bad sides
I am just myself
I will never be alone
I will always be there for me

Dear Woman

Syeda Misbah
2nd year

Dear women,
Be like the moon
Don't show your full heart
everyday
Young women,
You will survive near death
Of your soul
But you must stand up
Overcome your hidden wound
And go on with your life
Choose yourself
And start healing your broken heart

The Sound

Zarmina Irfan
Roll No 832

The sound of my spirit
The sound of my soul
All the time I hear it
The sound of people's crowd
I hear the sound when I am alone
A magical and mysterious sound
Some time it's looks like a light
Sometimes it makes me free of my body
This sound ask me to go out of my friends
Follow me I am your soul
The sound says lose yourself
Lose yourself in the sound
You will find everything
Just follow the sound
And just follow the sound
I can fly toward a secret Sky
I want to hear many sounds
Sound of pain, sound of heart
Sound of love, sound of wind
Sound of fire, sound of leaves
Sound of breath, sound of air
I am free as wind to hear any sounds
Follow the sound
Follow the sound

Out beyond ideas
of wrong doing
and right doing
there is a field.
I'll meet you there.

Rumi

Tellers of Tales

Group Activities of English Department BS Classes

College Canteen

Activities on Sports Day

Blueprints

Wajeeha Tahir
Roll No. 486, 2nd Year

A girl, who was running down the street wearing a long nude shaded coat and high black boots, stumbled and fell. After a while, gathering herself back, she got up and opened her backpack and threw everything in the garbage can except one thick envelope. In a hurry, she threw the backpack itself near the garbage cans and ran again.

~…~…~…~…~…~…~…~…~…~…~…~…~…

The detective guy named Zayan Ahmed was researching in a haunted apartment to find traces of a crime. The apartment had different blueprints all over the walls. There was a dead body in a room. The police had caught a guy with muddy brown hair wearing a greenish hoodie,who was flinching and struggling against them. Detective Zayan tried to make him calm and then started inquiring about him.

"Who did this all?" he asked the guy."Who are you and what is your name?"

He replied, " I am Sheheryar, Mr. Asfandyar's son, who owns The Art Life Architectural Company. And this is my father's apartment. He had asked me to visit it every two months"

Zayan asked, " Do you know the dead man?"

Sheheryar replied, "I don't know whose dead body is this, I haven't seen this man before in my life."

"Who might have killed him?" asked Zayan.

Sheheryar replied," It was my school friend Sara… I know she did this murder! She did this all!!! She ruined everything. I hate her, I just hate her!"

"Tell me more about Sara.Why do you think she killed this man?"

"We used to study in the same school many years back. Our fathers were friends and we used to be close. Sara and I used to be good friends, spending time with each other. However, one day his father,Uncle Tibraizy, passed away. After that day, Sara's life changed upside down. She was not the same Sara anymore. She was a shy girl back then. She was never violent. She was friendly with me. But somehow she assumed that my father killed his father. How could this be true? They were very good friends and my father loved Mr. Tibraizy. We all loved him a lot."

He was silent for a moment, then spoke again. "Sara has gone insane. She even did this all just to take revenge. This apartment shows how angry she is with my father. Mr. Detective, I am warning you, You need to find her before she does something irretrievable. She surely killed this stranger when she came here to kill my father."

~…~…~…~…~…~…~…~…~…~…~

Sara was sitting beside a grave. She was touching the soil with her fingers, holding back her tears stoically,

"Father! Please help me, I can't take this anymore.", She sobbed, "I have done everything to make this stop but your friend who you trusted the most is not letting me live as well. He is not happy just by killing you. He wants to kill all of us. Why? I am tired of his games. This man has no heart! I need you, I wish you were by my side…"

After staring deeply at the tombstone of her father's grave for a while, she said," Father! I promise you I won't ever let him succeed in his cruel plans. I will stop him. I don't care if he takes my life but I will not let him kill another innocent person anymore. I will never give him that blue-printed document till my last breath! He will never be able to snatch someone's land to make a company, I will never give him blueprints you made to build the company!"

She put a rose on the grave and left. On her way back home she took a bus to reach home. While sitting on a bus she closed her eyes, placed her head on the glass window and after a while went to sleep... She got a thrilling flashback of her father's death.

A 13-year-old girl was returning from her school. As she reached home, she saw her father screaming at his friend Mr. Asfandyar. Sara hid behind the door. She heard her father saying, "No, No! Asfandyar, you can not make that decision on your own. It is ethically incorrect. You can not kill those innocent people just because that land is beneficial for us monetarily! I won't let you do that. We did not decide to kill them, we decided to give them another piece of land instead."

Mr. Asfandyar shouted back, "I have made all the plans, you don't know, Tibraizy! how long I have waited for this project, I have done strenuous efforts to make this happen, Now this is happening after so long and you? Will you stop this? Do you think you'll ruin my dream? you know my efforts, after knowing all that you say this? You always were jealous of me! I think you need to die first. You want to save them then you die, I 'll kill you first".

Saying this, he pulled out his gun and shot his friend six times, fiercely. In a rage, he turned and saw Sara peeking behind the door. Her face was stained with tears. He ran towards her and opened the door further. Sara ran from him to save her life.

He shouted,"Stop, you dull-witted girl! You can't tell anyone about this! Or I shall come after you!"

Somehow Sara stumbled out of the house and went to her aunt Hushaima's home. Serra's mother had died when she was born and she was the only child of her father. Hushaima had welcomed her with open arms. Yet Sara won't tell her how it all happened. She was terrified.

The bus jolted. Sara woke up with a start. She was sweating out of fear. A thrill of fear that Mr. Asfandyar will catch her and kill her, making her body all stiff. She came out of the bus and ran to her home.

~…~…~…~…~…~…~…~…~…~…~…~…~…~…~…~…~

The next morning, Zayan found many witnesses fromthe company of Mr. Asfandyar against Sara that she had murdered two of his guards and attacked one of her colleagues once. That she was dangerous and violent. Mr. Asfandyar asked Zayan to find Sara soon.

Zayan came to know that Sara had been working in The News printing company for 2 years. Zayan was diving deep into this mysterious case. He wanted to find Sara as soon as he could to match all the shreds of evidence to solve the case.

~...~...~...~...~...~...~...~...~......~...~...~...~...~...~...

Zayan visited the company Sara used to work in. He found Sara sitting in a corner trying not to get noticed by anyone.

Zayan secretly followed her on her way back home, Sara noticed Zayan from the front mirror of a car in the lane. She panicked and started running.

After a while, she hid in a coffee shop. Zayan lost sight of Sara. In escaping and hiding from Zayan, Sara got badly hurt by bumping into a cake trolley. She fell and her knee started bleeding. She wrapped it with a yellow scarf that she was wearing around her neck.

Bearing this absurd situation, Sara started walking towards Aunt Hushaima's house where she was staying after the death of her father with her grandfather and aunt. Sara knocked at the front door in urgency.

Aunt Hushaima opened the door. Before she could say anything, Sara hurriedly got in. Trying to hide the bruises from her, she did not look up into her aunt's eyes and ran to her room upstairs, slamming the door shut. She put her backpack beside a table and hurriedly crawled into her bed.

After a while, she got out of her bed and sat on the chair beside the table. She took out some documents and polaroids. One caught her attention. It was a photograph of Sara and her father in his office. Now she was smiling placidly, watching her father smile there.

Suddenly, Sara heard some weird noises from the living room. She ran leaving everything behind to see if everything was alright. She saw Zayan and his cops sitting with aunt Hushaima and her grandfather Mr. Khurrum.

Sara was rooted to the ground. She couldn't escape now.

"Hello Miss Sara! I am really excited to see you!" said Alex.

Sara stood like a statue. Zayan asked her kindly to sit and let him interrogate her.

At first she hesitated, then walked into the room and sat in front of him with her aunt.

“Why are you running from the police if you haven't done anything suspicious?”asked Zayan after some formal questions to put her at her ease.

“I know you won't believe me. Nobody ever did! Even my own family!”Serra replied, looking at her aunt and grandfather.

" Mr. Asfandyar Khan is not an honest man. He plays tricks to misguide everyone. He holds so much power that he politicizes the police as well, which is why I do not trust the police anymore."

"Okay, I understand, but….." Zayan started to speak but she interrupted him.

"No! you don't understand. Mr. Asfandyar does not plan to stop here but he has more brutal plans which need to be stopped. You are wasting time here. Now he is planning to kill innocent people, even his adopted sonSheheryar."

She stood up and faced them," I went to that apartment to save my only childhood friend Sheheryar.That guy who got killed came to kill Sheheryar on Mr. Asfandyar's order, I knew, so I offered him those documents so that he does not kill Sheheryar. But he never changed his mind even after the deal. That day I ruined the apartment walls to give him a sign that he will never get blueprints if he ever plans to kill my friend again."

She took a long breath and continued.

"I did not know Mr. Asfandyar had sent another assassin who was there waiting outside so that the first killer may not tell Sheheryar anything. I had given them the blueprints for the safety of my friend. But The secret killer shot him at the very spot. I had to run to avoid the suspicion that would definitely rest on me in the situation."

"I hope you are not making this all up and misguiding the case right", said Zayan.

On this Sara angrily turned and went out of the house. Zayan stopped the other cops by a sign of hand and went after her. Outside, in the fresh air, Sara took a deep breath and asked Zayan, looking steadily at him,.

" What would you do if you were in the same place as I am now? Would you let this all happen? Or fight back?"

Zayan looked into her eyes and felt she was telling the truth. He started trusting Sara,s side of the story. He hesitated, and said to her, "I believe you, Sara! I promise I will help you. Please talk to me"

They decided to meet the next day to share information about the case.

~…~…~…~…~…~…~…~…~…

It was a dark night. There was no moon there to show anything. Sara and Zayan were walking the street, discussing in whispers. Suddenly a black van stopped by them. Numerous men rushed out. They caught both of them and kidnaped them in the black van with tinted windows. They put blindfolds on them, and took them to some secret place.

Sara and Zayan struggled to get free but couldn't help it and gave up. The Van stopped and a man took off the blindfold from their faces. They took them to a dark place far from the city.

They entered an abandoned huge motel hall, with neon lights on the walls. Motioning toward mismatched chairs in a small conference room, they offered chairs to them. They sat around the rectangular table, stained with coffee-mug circles.

The room's walls were two tones of flaking plaster: lime green around the top and dark green around the bottom. An odor of darkness permeated the air. They left Sara and Zayan alone in the room and locked it. After been tortured by the millions of minutes sitting in the dark room, they heard footsteps.

A man with white hair, wearing a midnight black long coat, entered the room. He was no one else but Asfandyar Khan. He was smiling mercilessly.

"Sara, my stupid little girl!" He advanced, looking into her terrified eyes,

"Where have you been hiding this whole time? I searched for you almost everywhere, but you escaped every trap. Yet, all thanks to this diligent young detective, Mr. Zayan, who found you and helped me unintentionally."

Zayan started to fight to get free. He could not do it.

Coming closer to face Sara, Mr. Asfandyar continued angrily

"You stupid little girl! give me back those blueprints so that I may start the construction of my dream architectural company, the way I always wanted it to be. It will only be possible if I make it according to the blueprinted map Tibraizy made. You have wasted enough of my time!"

Sara struggled, furiously looking back in his eyes. She gasped, "This can only happen in your dreams. I won't let you do that!"

Mr. Asfandyar took out a sharp knife and put it against Sara's neck. She struggled to get free. Zayan shouted to stop him from this assault but he was tied too securely.

"Ahhh! So would you still fight me, little Sara! Don't you remember how your father died fighting the same battle, huh?"

Sara's eyes filled with tears, "I will never forgive you! You will have to pay for everything you've done! Kill me if you want to. I don't have anything to lose but you have! You will never get to know where the blueprints are and you will never be able to open the locker, And that's all I want."

"Okay then you should not be living and breathing any longer. You need to go to your dad." Mr. Asfandyar said, pressing the knife a little.

"Hey, hey! Stop that!" Zayan shouted, "She does not have prints. I have them. I took them from her in between the interrogation and handed them off to my assistant. Let her Go"

"WHAT THE HELL! you detective! give them to me now!"Mr. Asfandyar shouted.

"No!" replied Zayan, " Only if you leave Sara alone and let her go."

" Okay then," pulling back his knife, he said,"Now give me those prints, detective.!"

Zayan replied,"I don't have those with me. I deposited those in my bank locker."

"Tell me the pin code, you idiot! Right now!"Said Mr. Asfandyar impatiently. His patience was running thin.

Meanwhile, secretly, Zayan had untied his legs. Suddenly, he kicked Mr. Asfandyar on his stomach. Being the wizened old man, he fell backwards. Zayan opened the bindings on Sara's hands. Sara grabbed the fallen gun and they jumped out from the window in the dark oak branches down there.

Then they started running towards the jungle to hide. They crossed two miles and reached a road.

Then they suddenly stopped. There were Mr. Asfandyar and his guards, holding guns towards them.

Mr. Asfandyar pulled out another gun on them and Sara pulled her gun back at him which she had taken while escaping the motel.

Mr. Asfandyar laughed at her in a taunting manner, "I told you, Sara! This is the last day of your life. Let me tell you a secret, stupid little girl! You can never kill me because you are just like your mother! Fragile and terrified, look at your hands. They are shivering just by holding that gun! Just like your mother, Let me tell you a little secret: keep it between us okay? Your mother did not die when you were born but I killed her when she got to know about my betrayal towards your innocent stupid father."he laughed mercilessly, "She tried to save her family she got killed by my hands, And now it's your time to die."

After hearing this painful truth, Sara's eyes were bloodshot. Infuriated with anger and tears, all of her painful childhood memories started flashing in her mind.Then her fingers gripped the gun more intensely and she started to pull off the trigger, "I will not let you kill another innocent life", She cried.

Right at that moment, a whistle was heard from the forest. Many cops rushed out. They grabbed all the gang within seconds. They had been following Zayan for hours and now they had their chance. Zayan took the gun gently from Sara's trembling hands. She was sobbing with relief. Her life was finally her own. She was free.

You are not a drop in the ocean.
You are the entire ocean, in a drop.

——*Rumi*——

The One Eyed

Bushra Javed
Assistant Professor (English)

After Esha prayer, in an open red tiled veranda , Zarmeen was lying next to her dadi Jan's cot. She was insisting that she tell her a story.

Dadi Jan thought for a while. She realised that Zarmeen was turning nine. So she decided to tell her the tale of "Dajjal"! Dadi started the story but Zarmeen interrupted her after a while.

"Really, dadi Jan!"her eyes wide opened, "Is it possible that there would be a person with only one eye!? And he would be able to control man and fulfil his desires? Would he be a magician "?

"No dear , he won't be a magician, yet a deception. He will allure the people to Evil. And as far as I heard a huge number of women would be his followers."

" Why dadi jan"? Are Women that foolish?"

" No my dear girl! it is because he would trap them with his oily tongue. The women will fall prey to him because they are innocent."

Just then her Dadi jan realised she was getting upset.

" Zarmeen! Don't worry. You recite surah Kahaf's first ten verses and you will be saved from his deception."

Well, that was easy. At least she could do that. She promised herself to remember all the features dadi jan told her about Dajjal- the cursed one!

Summers turned into winters so did the autumn to spring. Zarmeen completed her MBA and soon was established as a very prestigious business woman. She was a very confident lady. Her long black hair ,fair complexion and sparkling black eyes made her so attractive that it was not easy for even a woman to not admire her. She was considered a beautiful woman with a brain. She often played chess with her colleagues and every time won. The walls of her room were filled with her medals and appreciation letters .

The red tiled veranda, the sparkling sky full of stars , dadi jan and the dajjal…. did not stay any longer in her mind. It was success, appreciation, wealth, gathering of people…she was over the moon. Who would believe that once she was so scared of the one eyed imaginary character that she never forgot to recite duas to seek shelter from his evil.

And once, when she was attending an international conference ,she met Hassan. He was someone she could not define in words. Graceful, tall, intellectual, well groomed..and many other adjectives could be added to explain his personality but all could not justify ! He was like no one to be compared with... He was Hassan … a wonderful perfect man. Even when she was back from the event, she could not get out of his spell.

After a week when she got back from the event she was informed by her secretary that she had a visitor. She asked her to let the person in as she thought it might be some business man. As soon as the visitor entered ,her heart missed a few beats. That was Hassan all in flesh in front of her.

He explained his purpose of the visit and once again her heart missed another beat. He told her gently that he could not forget her since she left the conference and how he never felt for anyone the way he felt for her. As his parents were not alive ,he came himself to propose to her.

If Zarmeen was on a planet where there was everything but not a moon, she felt the moonlight spreading here to illuminate her whole sky! She accepted his proposal and asked him to meet her family and lo and behold…. He was all hers. Things were happening as if it was a dream.

However, she didn't know that like every dream, this too would break someday!

The time after her marriage passed so quickly that she could not manage her own business. Now and then Hassan had trips to other countries and it was getting impossible for her to travel along with him. She asked him if she could give time to her work which was neglected badly and Hassan agreed. He was going to Paris for three days this time , Zarmeen promised to call him every day . Things were settling down once again.

It was the third trip, in the same month and to Zarmeen's surprise, Hassan did not call her. He even ignored her calls and messages. She considered it normal at the beginning but it was getting worse after every trip. This time she could not hold herself. She packed her bags and decided to follow him.

She made a call," Hassan! Where are you?"

"Dear, I'm really busy in a meeting will catch you later", she heard Hassan lying.

" You need not to spare much of your time, just turn back . I'm here and I guess, now you won't lie". It was not her voice, her way to talk to Hassan.

He turned back, there was no sign of guilt on his face , rather he seemed more relax , some one she didn't know." I just want to know the fact, no more no less"!

She thought he would deny ,he would make her sure about her love, would make promises but what she heard was enough to burn her into ashes. Hassan un-apologetically told that he had married this woman a month ago. He was no more charmed by Zarmeen now.

And what she found was heart wrenching! It was his Hassan with another lady . How was that possible? He was perfect for her and so she was for him… Her planet was dark at once.. Gloomy..turned into glass and that was cracking every second.

With a heavy heart she returned home.. The servants of the house were astonished. Her pale face, dark circles around the eyes, her dishevelled hair…what went so wrong with er that broke her so badly.

" Baji is affected by evil eyes". Said her maid Kalsoom, "Or some churail has entered her body" .

"Hy Allah, what to do now?"

" I know a baba gee.He is very learned . He has stayed in dark caves for more than 15 years.I heard during a chilla, while fighting the evil spirits he lost one of his eyes. He is very famous in our village. He just looks at the person and takes out all his jinns".

"If what you say is true," said the old cook. "Ask baji if she wants to go to him. You are the most senior maid and Zarmeen Baji always takes your advice".

Kalsoom entered Zarmeen's room . She was half unconscious. She helped Zarmeen to get up and told her about baba gee.

Zarmeen heard herself crying and begging kalsoom to take her to him. Her degrees , her medals all were staring at zarmeen, but all zarmeen wanted was to repair her hurt ego . Her loss was unexplainable. Kalsoom asked her to do wazoo. As baba gee was very pious who didn't see the women without wazoo and parda.

With a strange mindset , Zarmeen got up, kalsoom told the driver the address . After some time they were standing outside a house. The door was half open , and it felt dark inside. There was a black lizard staring at her . She mustered her courage…was she really going to do it.

She entered into a hall full of women. Sobbing , complaining and some were very indifferent. Some were sitting and telling the other how baba gee gave her a taweez and her mother in law left the house. A middle aged woman sitting in the corner was lamenting his son for taking drugs. Every one had one hope," Baba gee will certainly help her"!

She saw a small messy room next to the hall. She walked inside dry roses,strange leaves , the smell of earth pot , flames , peacock feathers, there was a huge tin of donation box with a big lock. Green cloth spread and a man with a huge tasbeh and a was sitting in the center of the room. Zarmeen couldn't see his face properly but noticed his muttering lips.

Like a possessed one, she sat near the feet of the amil baba. He already knew her story. He told her how that other lady is controlling her husband with the help of spells.

" I'm ruined! What am I going to do now?"

" Don't be disappointed, lady. Look here. Your husband will love you more than he ever did. He will treat you like a queen and become restless if he doesn't find you around. You will be the only woman he desires in the whole world."

These were not only the words but Zarmeen's heartiest desires. She felt like she was looking at all of this in a mirror.

"What am I supposed to do to get all this"? She asked.

"Nothing, my dear. Just look at me."

She saw his hands approaching her." All your worries will end soon, my baccha, don't be shy. Just trust me, I'm like a father to you." He was taking her chaddar off her shoulders. She felt her head getting bare.

She was numb.

He was so close to her that she suddenly noticed his eyes.

He was the one eyed man….

She reflected. She knew him. How did she not realize when he was claiming to resolve her problems like the one dadi jan told about ..

"Many women will follow him. He will allure them with his oily tongue. "

The promise she had made to herself,"Dajjal will never fool me."

All the ayats were playing in her mind.

She suddenly got up and rushed towards the door.

Dajjal is not someone you relate to through your memory.

He's a challenge to your beliefs.

He's not the only one. There would be many like him to be faced by our future generations before the day of judgment.

He's the one you will face at least once in your life!!!!

She got back home and washed herself. She spread the prayer mat and started to cry. She wept so loudly that her voice was echoing in the house.

" O Allah forgive me. I testify there is no God but you. I seek your refuge from shaitan and Dajjal the cursed one."

Her heart was melting, she felt the presence of thousands of angels in her room. They all were consoling her. Her anxiety, her fears, her depression all were gone in a moment.

She was surrounded by light. Her body was at peace. So was her heart.

Kalsoom and other maids waited long for her to come for dinner. They came into the room to ask if dinner should be served.

They found Zarmeen laying on the prayer mat. Peaceful and profound! They started sobbing. But they didn't know Zarmeen has at last found the true refuge. She was in safer hands now and would remain under the blessings of Allah Almighty forever. Her Dadi would be with her and she would be equally proud of her!

The Sunny Side

Mahnoor
Roll No. 35

Ahmed was the kind of guy everyone loved and admired. someone would ask him how he was doing, he would reply, "If I were any better, I would be twins!"

He was always in a good mood and had something positive to say.

He was a restaurant owner. He was an exceptional manager because he had several waiters who had followed him around from restaurant to restaurant.

He was a manager by profession. The reason the waiters followed Ahmed was his encouraging attitude. He was a motivator by nature. If an employee was having a bad day, he was there telling him how to look at the positive side of the condition.

Observing this kind of decent style donned by him really made me curious. So one day, I went up to Ahmed and asked him,

"I don't get it! You can't be a positive person all the time. How do you do it?" Ahmed replied,

"Each morning I wake up and tell myself, Ahmed, you have two choices today. You can choose to be in a good mood or a bad mood."

He further explained that each time something bad happens, he decides to choose to be a victim or learn from it. He prefers to learn from it. Every time someone comes to him complaining about something, he chooses between accepting his complaint or pointing out the positive side of life for him as a result of facing the issue courageously.

"I choose the positive side of life." Ahmad said.

"Yeah, right, but it's not that easy," I protested.

"Yes it is," Ahmed said. "Life is all about choices. When you cut away all the junk, every situation is a choice. You choose how you react to situations. You choose how people will affect your mood. You choose to be in a good mood or bad mood.

The bottom line is ….. It's your choice how you live life."

I reflected on what Ahmed tried to tell me. Soon after, I left the restaurant to start my own business. We lost touch, but I often thought about him when I made a choice about life instead of reacting to it.

Several years later, I heard that Ahmed did something one is never supposed to do in a restaurant business. He left the back door open one morning and was held up at gunpoint by three armed robbers. While trying to open the safe, his hand, shaking from nervousness, slipped off the arrangement.

The robbers panicked and shot him. Luckily, Ahmed was found injured and people rushed him to the local hospital.

After 18 hours of surgery and weeks of intensive care, Ahmed was discharged from the hospital with fragments of the bullets still in his body. I saw Ahmed about six months after the accident.

When I asked him how he was, he replied, "If I were any better, I'd be twins. Want to see my scars?"

I declined to see his wounds, but did ask him what had gone through his mind as the robbery took place. "The first thing that went through my mind was that I should have locked the back door," Ahmed replied. "Then, as I lay on the floor, I remembered that I had two choices: I could choose to live, or I could choose to die. I chose to live."

"Weren't you scared? Did you lose consciousness?" I asked.

" No, I was conscious." Ahmed continued, "The paramedics were great. They kept telling me I was going to be fine. But when they wheeled me into the emergency room and I saw the expressions on the faces of the doctors and nurses, I got really scared. In their eyes, I read, 'He's a dead man." I knew I needed to take action."

"What did you do?" I asked.

"Well, there was a big, burly nurse shouting questions at me," said Ahmed.

"She asked if I was allergic to anything."

"Yes," I replied.

The doctors and nurses stopped working as they waited for my reply… I took a deep breath and yelled, 'Bullets!' Over their laughter, I told them, 'I am choosing to live. Operate on me as if I am alive, not dead."

Ahmed lived… thanks to the skill of his doctors, but also because of his amazing attitude. I learned from him that every day we have the choice to live fully.

Attitude, after all, is everything.

Don't grieve.
Anything you lose
comes round in another form.

—— *Rumi* ——

Friendship

Sawaira Saeed
B.S English 2nd Semester

Once there were two friends named Ali and Faisal. They lived in the same village. Ali belonged to a rich Family but Faisal was a poor boy. Despite the difference in their status, they were fast friends. They went to school together, played, dined and studied together. They spent most of their time with each other.

Time passed by and they both grew up. Ali took over his family business and Faisal found a petty job. When the burden of responsibilities fell upon their shoulders, it was impossible for them to spend time with each other as they did before.

One day Ali came to know that Faisal was ill. He went to his house to see him. After enquiring about his health Ali did not stay there for long. He gave some money to Faisal for buying medicine and soon left him saying that his business will suffer if he stayed there.

Faisal felt sad at Ali's behavior because at this time of illness he needed a friend more than the money, he wanted to share many things with him as they met each other after a long time. Although he remained upset yet he did not tell anybody about his friend's behaviour. After recovering he worked overtime, earned some money and returned it to Ali.

After a few months, one day when Faisal was at his work, someone told him about Ali's accident. He left all his work then and there and ran to see Ali. He donated his blood, stayed with him day and night, consoled him with his friendly gestures. Seeing Faisal's love and sincerity he felt ashamed of what he had done to him.
When he was discharged from hospital, he went straight to Faisal's home and apologized for his selfish behavior and said, “Dear friend now I realized that money is not as important as friends' company and sweet words of consolation.”

Faisal smiled and replied, “never again spoil friendship by weighing it with money.”

They hugged each other with vows of love and care.

In the Dark Night

Maryam Fatima
BS English 4th Semester

Atiqa moved around here and there and her hand touched the phone and turned on the torch. Her room was sordid with the bundles of papers and charts. Without wasting a moment, she went down quickly, picked up a bag, put her gun in it, some devices, some dresses and hung it on her back. She collected the papers , burned them without leaving any trace and went out of the back door. She was heading towards Imran's house.

It was a Muslim area in the Indian occupied city of Sirinagar. The police was torturing the Muslims with firing and violence. There were screams everywhere. Wearing a hat on her head she walked fast wondering if police would find her.A news reporter was shouting that a Pakistani spy was present in Sirinagar.

It took her three minutes to reach Imran's house. Atiqa breathed a sigh of relief that he would definitely help her as he had secretly helped her to come to India by the sea.

As soon as the door was opened, she started violently. The scene was so devastating that she lost consciousness after seeing the front view. The police was torturing Imran for finding out who else was with him. She ran back quickly. She needed shelter as soon as possible.

She left the police behind her for a while.

She was running desperately when an old man motioned for her to stop.

He asked her to come in and said,"Daughter,don't be afraid, I am also a Muslim, I will tell you the address of a person who will help you.

As Atiqa got a safe way out of this difficulty, she changed her mind about going to Pakistan. She still wanted to struggle as Kashmir was not yet freed. She would not lose heart and keep fighting.

College Library

College Notice Board

Physics Laboratory

Biology Laboratory

Chemistry Laboratory

Group Activities of English Department BS Classes

College Canteen

Activities on Sports Day

مارچ پاسٹ سپورٹس ڈے

صاف اور سر سبز پنجاب مہم

جشن آزادی کی تقریبات

تحصیلی اور ضلعی سطح پر ہونے والے تقاریری مقابلا جات

یوم جشن آزادی پاکستان 2022ء

یوم یکجہتی کشمیر 2022ء

نمائش ﴿سائیکالوجی ڈیپارٹمنت﴾

کالج میں ہونے والے تقریری مقابلاجات میں طالبات کی شرکت

کالج میں ہونے والے تقریری مقابلاجات میں طالبات کی شرکت

کالج میں ہونے والی سرگرمیوں میں طالبات کی شرکت